Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیمِ   وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد
58

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
24-23

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

10-17 / جمادی الثانی 1429 ہجری، 4-11 / احسان 1388 ہش، 4-11 / جون 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

جتنی بھی مخالفتیں ہوں جتنی بھی جائیدادیں چھینی جائیں جتنی بھی شہادتیں ہوں بالآخر فتح ہمارا مقدر ہے......اور یہ وہ تقدیر ہے جو کبھی ٹلنے والی نہیں

خدا تعالیٰ نے ہم پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ ہم اسلام اور احمدیت کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلائیں

خلاصہ خطاب سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۷ مئی ۲۰۰۹ بمقام محمود ہال لندن۔ یوکے

برموقع خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی جلسہ سالانہ قادیان

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب سے پہلے تو میں بتا دوں کہ قادیان میں ان دنوں آندھیوں کا موسم ہے اور عام طور پر آندھیوں کے آثار ہوجایا کرتے ہیں اس وقت بھی جو وہاں سے اطلاع مل رہی ہے اس کے مطابق تیز آندھی چل رہی ہے دعا کریں کہ جلسہ کی باقی کاروائی خیریت سے اختتام پذیر ہو جائے۔ (حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس فرمان کے دو یا تین منٹ بعد ہی آندھی بالکل تھم گئی اور موسم نہایت خوشگوار ہوگیا۔ فالحمدللہ علی ذٰلک۔ ناقل) فرمایا: ان دنوں میں جلسہ کے انعقاد کا پہلا تجربہ تھا جلسہ کے ایک دن پہلے شدید آندھی چلی۔ تمام انتظامات درہم برہم ہو گئے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور رضا کاران کی دعاؤں سے موسم خوشگوار ہو گیا اور بہتر رنگ میں جلسہ کی کاروائی عمل میں آئی۔ فرمایا چونکہ اس موسم میں جلسہ کا یہ پہلا تجربہ تھا لیکن اللہ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے ہمیشہ یہ سلوک رہا ہے کہ جب بھی نامساعد حالات پیدا ہوئے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مدد فرمائی اور اس کی مدد ہمارے شامل حال رہی۔ یہ جلسہ جو اِن دنوں ہو رہا ہے اس کا انعقاد دسمبر میں ہونا تھا میں نے نومبر کے آخر میں بھارت کا دورہ کیا تھا لیکن جیسا کہ آپ جانتے ہیں پہلے میں جنوبی بھارت کے دورہ پر گیا تھا۔ جس دوران بعض حالات کے پیش نظر جلسہ کے التواء کا فیصلہ کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے جلسہ ملتوی کرنے کے بارہ میں دل میں ڈالا تھا۔ اگرچہ بعض مخلصین قادیان نے لکھا کہ گو حالات خراب ہیں چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان کو دارالامان کہا ہے اس لئے اس جلسہ کو ملتوی نہ کیا جائے؛ بہرحال یہ ان کے جذبات تھے اور میرے جنوبی ہند سے واپسی کے بعد بے شمار احمدیوں نے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ اسی طرح پاکستان سے جو احمدی جلسہ میں شامل ہونے والے تھے ان کے بھی نہایت جذباتی خطوط موصول ہوئے لیکن اُس وقت جو حالات تھے میں نے بھارت سے آکر اپنے خطبہ میں بیان کئے تھے اور بعد کے حالات نے ثابت کردیا کہ یہ فیصلہ درست تھا۔

فرمایا: اس وقت جلسہ کا اختتام ہو رہا ہے اس تعلق میں بعض باتیں جلسہ کے انعقاد کے مقصد اور ہماری ذمہ داریوں کے متعلق بیان کرتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں مومنین کی مثال ایسی زمین کی بیان فرمائی ہے کہ جو بارش کے پانی کو اپنے اندر جذب کر کے روئیدگی کو زندہ کرتی ہے اور اس کی فصل سے دوسروں کو بھی فیض پہنچتا ہے گویا مومنین کی جماعت دوسروں کو فائدہ پہنچانے کا باعث بنتی ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کوشش کی جاتی ہے کہ بظاہر بہتر معیار کے علماء کو چنا جائے اور قرآن وحدیث کی وہ تفسیر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے اسے بیان کیا جائے۔ ان تین دنوں میں ایک خالص دینی ماحول بنتا ہے جس سے ایک نیک فطرت انسان کے دل کے تاروں میں ایک ارتعاش پیدا ہوتا ہے اور اس جلسہ کا مقصد یہ ہے کہ ہر شخص اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ آج کل ہر طرف انسان دنیا کے دھندوں میں گھرا ہوا ہے اور روحانی علم کے حاصل کرنے کے لئے اس درجہ تک تگ و دو نہیں کرتا جو اس کا حق ہے۔ لیکن جب ایسی مجالس منعقد کی جاتی ہیں جن میں اللہ کا نام بلند کیا جائے اور جن کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کا ادراک حاصل ہو تو یہ عمومی نصیحتیں انسان پر اثر کرتی ہیں اور اس کے استفادہ کا موجب بنتی ہیں اور ان نصیحتوں سے اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں کے لوگ بھی استفادہ کرتے ہیں اور عام لوگ بھی استفادہ کرتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے اور ایک استعارہ کے رنگ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے ایک مجلس کا حال پوچھا انہوں نے بتایا کہ ہم ایک ایسی مجلس سے اٹھ کر آئے ہیں جس میں شامل لوگ تیری حمد و ثنا کر رہے تھے اور تیری تعریف میں رطب اللّسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے پوچھا کہ وہ کیا مانگ رہے تھے انہوں نے جواب دیا کہ وہ تجھ سے تیری جنت مانگ رہے تھے اس پر اللہ نے پوچھا کہ کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان سے دریافت کیا کہ اس وقت ان کا کیا حال ہوگا جب وہ میری جنت دیکھ لیں گے۔ اسی طرح فرشتوں نے عرض کیا کہ وہ تیری پناہ مانگ رہے تھے اللہ تعالیٰ نے پوچھا کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے فرشتے عرض کرتے ہیں کہ یا اللہ وہ تیری آگ سے پناہ مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے فرشتوں نے کہا نہیں اِس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ جب میری آگ کو دیکھیں گے تو ان کا کیا حال ہوگا۔ فرشتے عرض کریں گے وہ تیری بخشش کے طالب تھے اس پر اللہ فرمائے گا کہ میں نے ان سب کو بخش دیا اور وہ سب کچھ دیا جو وہ مانگ رہے تھے اس پر فرشتے عرض کریں گے اے خدا ان میں ایک غلط کار آدمی بھی تھا اللہ فرمائے گا میں نے اس کو بھی بخش دیا کیونکہ وہ ایک ایسی قوم ہیں جس کے ساتھ بیٹھنے والے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے محروم نہیں رہتے۔

پس جو مجالس خالصۃً خدا کے لئے منعقد کی جائیں وہ اللہ تعالیٰ کی برکات کو سمیٹنے والی ہوتی ہیں اور ان سے راہ چلتے بھی فیض پاتے ہیں لیکن وہ جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے حاضر ہوئے ہوں ان پر جو اللہ تعالیٰ کے فضل کی بارش ہوتی ہے اس کا انسان تصور بھی نہیں کرسکتا۔ پھر وہ مجلس جس کے بارہ میں زمانہ کے امام نے فرمایا ہے کہ اس کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ وہ کس قدر برکات کی حامل ہوگی انسان اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا آج جو ایجادات اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں وہ دراصل اللہ تعالیٰ کے آخری شرعی نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ تمام دنیا میں پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج دور دراز ملکوں میں بسنے والے احمدی بھی قادیان کے جلسے سے فیضیاب ہو رہے ہیں اور میرا یہ خطاب جو لندن اور قادیان میں دوطرفہ براہ راست سنا اور دیکھا جارہا ہے اس امتزاج کی ایک خوبصورت شکل ہے۔ یہ ایم ٹی اے کا نظام اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں ظاہر فرمایا ہے۔ یہ چیز ان باتوں کی تصدیق کرتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بھرپور تائیدات شامل ہیں۔ فرمایا: اس جلسہ کے حوالہ سے قادیان کے رہنے والوں پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ بے شک اس جلسہ کی اتباع میں تمام دنیا میں جلسے ہوتے ہیں لیکن جو جلسہ قادیان کی بستی میں ہوتا ہے اس کی ایک اپنی اہمیت ہے اس قادیان کے

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر ایڈوکیٹ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ عالمگیر کا

۱۱۷ واں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی جلسہ سالانہ

☆افضال الٰہیہ وبرکات روحانیہ کے ماحول میں منعقد ہوا☆ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لندن سے اختتامی خطاب ایم ٹی اے کے ذریعہ اکناف عالم میں نشر ہوا☆ جلسہ سالانہ قادیان کی تمام کارروائی بذریعہ ایم ٹی اے براہ راست ساری دنیا میں نشر ہوئی

☆نماز تہجد باجماعت کا اہتمام، درس القرآن وعلماء سلسلہ کی پُر مغز تقاریر☆ پانچ زبانوں میں جلسہ سالانہ کی کاروائی کا رواں ترجمہ

☆کثیر الاشاعت اخبارات والیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ جلسہ سالانہ کی وسیع پیمانہ پر تشہیر☆ Alislam ویب سائٹ پر جلسہ سالانہ کے Live پروگرام

☆۱۱ ممالک کے احباب جماعت کی شرکت☆ اعلانات نکاح☆ دعائے مغفرت برائے موصیان

(رپورٹ مرتبہ: مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ کلکتہ و محمد ابراہیم سرور قادیان)

الحمد للہ ثم الحمد للہ جماعت احمدیہ بھارت کا ۱۱۷ واں جلسہ سالانہ قادیان دارالامان میں مورخہ ۲۵-۲۶-۲۷ مئی ۲۰۰۹ء بروز سوموار منگل بدھ کو نہایت کامیابی کے ساتھ ذکر الٰہی، پُرسوز دُعاؤں، فلک بوس اسلامی نعروں کے ماحول میں منعقد ہوا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ جلسہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی تقاریب کی آخری کڑی تھا اور یہ تاریخی جلسہ ماہ دسمبر ۲۰۰۸ء میں مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ اور ۲۹ کو منعقد ہونا تھا جس میں سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس شرکت فرمانی تھی۔ اور اس سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب پروگرام مورخہ ۲۳/ نومبر ۲۰۰۸ء کو ہندوستان کی سرزمین کو اپنی قدم بوسی کا شرف بخشا اور حسب پروگرام حضور انور نے جنوبی ہندوستان (تامل ناڈ-کیرلہ) کا کامیاب دورہ فرمایا۔ لیکن ممبئی میں بم دھماکوں کی وجہ سے ملکی حالات کشیدہ ہونے کے باعث حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے الٰہی تصرف کے ماتحت نہ صرف اپنے دورہ ہندوستان کو مختصر کرنے کا فیصلہ کیا بلکہ جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء کو ملتوی فرما دیا۔ یہ لمحہ افراد جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے نہایت ہی دلگداز تھا لیکن خلیفۂ وقت کے اس دور اندیش فیصلہ کو باعث برکت سمجھا اور یہ کہتے ہوئے آپ کے اس فیصلہ پر سر تسلیم خم کیا کہ ع

راضی ہیں ہم اِسی میں جس میں تیری رضا ہو

یہاں پر اس امر کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے طور پر منائے جانے والے اس عظیم الشان تاریخی جلسہ میں شامل ہونے کے لئے دنیا بھر کے ہزاروں شمع احمدیت کے پروانوں نے قادیان دارالامان کی پرواز کے لئے کئی سالوں سے تیاریاں کر رکھی تھیں۔ لیکن اپنے پیارے امام کی ایک آواز پر اپنی دیرینہ خواہشات وتمناؤں کو قربان کر دیا۔

چونکہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء کے انعقاد کو ملتوی فرما دیا تھا لہٰذا آپ نے بعد میں ازراہ شفقت ماہ مئی ۲۰۰۹ء کی ۲۵-۲۶-۲۷ تاریخوں میں اس تاریخ ساز خلافت جوبلی جلسہ کو منعقد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ گوکہ یہ ایام شدید گرمی کے ہوتے ہیں اور قادیان اور ہندوستان کے مختلف علاقوں میں شدید گرمی کی لہر چل رہی تھی لیکن چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی منشاء کے تحت اس بابرکت جلسہ کی بنیادی اینٹ رکھی تھی اور اس کے لئے بے شمار دعائیں بھی فرمائی ہیں اس لئے یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا جیسا کہ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کرے خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم وغم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روز آخرت میں اپنے بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔

اے خدا ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوّت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔‘‘

(اشتہار ۷/دسمبر ۱۸۹۲ء)

چنانچہ گرمی کی مناسبت سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں خصوصی دعا کی درخواست کی گئی تھی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین کی پُرسوز دعاؤں کے طفیل جلسہ سالانہ سے ایک روز قبل موسم میں تبدیلی رونما ہونا شروع ہوگئی۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلیفہ وقت کی دعاؤں سے جلسہ سالانہ کے تینوں ایام میں موسم نہایت خوشگوار رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یہ جلسہ سالانہ اس لحاظ سے تاریخی اہمیت رکھتا ہے کہ یہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی تقریبات کی آخری کڑی تھا۔

معائنہ کارکنان: مورخہ ۲۱/مئی ۲۰۰۹ء کو احمدیہ گراؤنڈ (نزد جلسہ گاہ) تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت نے بطور نمائندہ حضور انور معائنہ کارکنان فرمایا اور جملہ کارکنان کو اپنی زریں نصائح سے نوازا۔ اپنی تقریر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں مہمانوں کی خدمت کی طرف توجہ دلائی۔

پہلا دن ۲۵/مئی بروز سوموار

پرچم کشائی: صبح ٹھیک آٹھ بج کر ۳۰ منٹ پر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے لوائے احمدیت لہرایا۔ اور اجتماعی دعا کروائی۔ لوائے احمدیت لہرانے کے دوران قادیان کی فضا نعرہائے تکبیر اللہ اکبر اور اسلامی نعروں سے گونج اُٹھی۔

افتتاحی اجلاس: محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء کے افتتاحی اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔ افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم قاری نواب احمد صاحب نائب ناظر بیت المال آمد نے کی آپ نے سورۃ الحشر کے آخری رکوع کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔ بعدہٗ مکرم کے نذیر احمد صاحب آف قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا

بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد صدر اجلاس نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے اس تاریخی جلسہ سالانہ کے التواء کا پس منظر بیان کیا اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم آج اس تاریخی جلسہ میں شرکت کر رہے ہیں۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔

جلسہ سالانہ کی پہلی تقریر محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان ونمائندہ حضور انور نے بعنوان ’’خلافت احمدیہ کے ذریعہ توحید کا قیام‘‘ فرمائی۔ آپ نے قرآن مجید، احادیث نبوی، خلفائے راشدین وخلفائے احمدیت کے حوالہ سے توحید باری تعالیٰ کو بیان فرمایا۔ اس تقریر کے بعد مکرم تنویر احمد صاحب ناصر استاذ جامعۃ المبشرین قادیان نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا عشق محمدؐ سے مخمور منظوم کلام

حضرت سید ولد آدم

صلی اللہ علیہ وسلم

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا محمد عمر صاحب فاضل ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے ’’سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم - احترام انسانیت کی روشنی میں‘‘ کے عنوان پر کی۔ محترم موصوف نے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آپ کے ساتھ کئے جانے والے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب آپ کو غلبہ ملا اور مخالفین آپ کے قبضہ میں آئے تو آپؐ نے نہ صرف سب کو معاف کر دیا بلکہ آزاد کر دیا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کو بیان فرمایا۔ تقریر کے بعد مکرم ہاشم احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ اور ان کے ساتھیوں نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کا نعتیہ منظوم کلام:

بدرگاہ ذی شان خیر الانام

شفیع الورٰی مرجع خاص و عام

ترانہ کی صورت میں پیش کیا۔ اس کے بعد اس

بقیہ رپورٹ صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ اس وقت صادقوں کی جماعت تیار کر رہا ہے۔ پس ہمیں صدق کے نمونے دکھانے کی ضرورت ہے

جہاں جہاں بھی احمدی ظلم کا نشانہ بن رہے ہیں وہ یاد رکھیں کہ یہ شیطان کے ساتھ آخری جنگ ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آپ اُس فوج میں داخل ہوئے ہیں جو اس زمانے کے امام نے بنائی۔ اس لئے اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ثبات قدم اور استقامت مانگتے ہوئے ہمیشہ اور ہر وقت صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کے آگے مزید جھکیں۔ آخری فتح انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی ہی ہے

ہماری فتح مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جڑنے کی وجہ سے ظاہری اسباب سے نہیں ہونی بلکہ دعاؤں سے ہونی ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلنے والا بنانے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے نفس کا جہاد بھی بہت ضروری ہے۔

آج دنیا میں پاکستان کا تصور ظلم و بربریت کے ایک خوفناک نمونہ کے طور پر ابھر رہا ہے

آج اگر اس ملک کو کوئی بچا سکتا ہے تو اس فسق و فجور اور فساد اور ظلم کے سمندر میں صرف ایک کشتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تیار کی ہے اور جس پر آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم سوار ہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز– فرمودہ 6/مارچ 2009ء بمطابق 6/امان1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ– بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف مواقع پر جماعت کو جو نصائح فرمائیں، جن میں جماعت کے قیام کی غرض کے بارہ میں بھی بتایا اور افراد جماعت کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی اور پھر ان ذمہ داریوں کے پورا کرنے اور اس غرض کے حصول کی کوشش کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے جو فضل ہوں گے جن کا اللہ تعالیٰ نے آپؑ سے وعدہ کیا ہے اور من حیث الجماعت بھی اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو کہاں تک پہنچانا ہے اس بارہ میں بھی آپ نے بتایا۔ اس حوالہ سے مَیں اس وقت چند باتیں آپ کے سامنے پیش کروں گا تا کہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا بھی احساس رہے اور اس کی جگالی کرتے ہوئے ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور اس کی رضا کو حاصل کرنے والے بھی بن سکیں اور ان فضلوں کے وارث بن سکیں جو جماعت سے وابستہ رہ کر ہمیں ملیں گے۔

سلسلہ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’ یہ زمانہ بھی روحانی لڑائی کا ہے۔ شیطان کے ساتھ جنگ شروع ہے۔ شیطان اپنے تمام ہتھیاروں اور مکروں کو لے کر اسلام کے قلعہ پر حملہ آور ہو رہا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اسلام کو شکست دے مگر خدا تعالیٰ نے اس وقت شیطان کی آخری جنگ میں اس کو ہمیشہ کے لئے شکست دینے کے لئے اس سلسلے کو قائم کیا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 16۔جدید ایڈیشن)

آپؑ فرماتے ہیں: ’’مبارک وہ جو اس کو شناخت کرتا ہے‘‘۔

اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس سلسلہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ ہم میں سے بعض کو ان کے بزرگوں کی نیکیوں کی وجہ سے اس سلسلہ کو شناخت کرنے کی توفیق عطا ہوئی اور ہم احمدی خاندانوں میں پیدا ہوئے اور بعض کو خود اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ وہ بیعت کر کے سلسلے میں داخل ہوئے اور یہ سلسلہ آج تک جاری و ساری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جاری رہے گا تا کہ ہم اس گروہ خاص میں شامل ہو جائیں جس نے شیطان کے خلاف اسلام کی آخری جنگ لڑ کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بننا ہے۔ اس وجہ سے ہم میں سے بعض کو بعض ممالک میں سختیوں اور ابتلاؤں سے بھی گزرنا پڑ رہا ہے کہ ہم نے اس زمانہ کے امام کو مانا ہے۔ لیکن ایک عظیم مقصد اور غرض کے حصول کے لئے ہماری قربانیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو بے شمار تحریرات میں ہمیں ہمیشہ ان امتحانوں اور ابتلاؤں سے آگاہ فرماتے رہے جو آج بھی موجود ہیں کہ ابتلاء آئیں گے، تمہیں آزمایا جائے گا اور پھر اس کے نتیجہ میں خوشخبریاں بھی دیں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ: ’’اس وقت میرے قبول کرنے والے کو بظاہر ایک عظیم الشان جنگ اپنے نفس سے کرنی پڑتی ہے۔ وہ دیکھے گا کہ بعض اوقات اس کو برادری سے الگ ہونا پڑے گا۔ اس کے دنیاوی کاروبار میں روک ڈالنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس کو گالیاں سننی پڑیں گی۔ لعنتیں سنے گا۔ مگر ان ساری باتوں کا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں ملے گا۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 16۔جدید ایڈیشن)

آج اس زمانہ میں بھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کو جو آپؑ نے فرمائے بعض ملکوں میں بعینہٖ اسی طرح پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ اور آج بھی جو احمدی قربانیاں کر رہے ہیں وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا اجر پانے والے ہیں۔ ان دنوں میں پاکستان میں اور پاکستان کے بعد ہندوستان میں بھی خاص طور پر غیر احمدیوں نے نومبائعین کے ساتھ انتہائی ظلم کا سلوک روا رکھا ہوا ہے۔ پاکستان میں بھی نئی حکومت کے بعد احمدیوں پر ہر قسم کی ظلم و زیادتی کو کارِ ثواب سمجھا جاتا ہے۔ مولویوں کو حکومت نے کھلی چھٹی دے رکھی ہے اور ان لوگوں کے عزائم اور منصوبے انتہائی خوفناک اور خطرناک ہیں۔ ایک تو ملک میں ویسے بھی قانون نہیں ہے۔ آج کل لاقانونیت کا دَور دَورہ ہے اور پھر احمدیوں کے لئے تو رہا سہا قانون بھی کسی قسم کی مدد کرنے کے قابل نہیں ہے۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ جب بھی یہ لوگ جماعت کے خلاف کوئی بڑا منصوبہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ ان کے مکر ان پر الٹا دیتا ہے اور ان کو اپنی پڑ جاتی ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے ہم یہی دیکھ رہے ہیں اور ان دنوں میں بھی بظاہر یہی نظر آتا تھا کہ ایک منصوبہ جماعت کے خلاف بنانے کی کوشش کی جاری ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے خود ملک میں ایسی افراتفری پیدا کر دی کہ ان کو اپنی پڑ گئی۔

پس جہاں جہاں بھی احمدی ظلم کا نشانہ بن رہے ہیں وہ یاد رکھیں کہ یہ شیطان کے ساتھ آخری جنگ ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آپ اس فوج میں داخل ہوئے ہیں جو اس زمانے کے امام نے بنائی۔ اس لئے اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ سے ثبات قدم اور استقامت مانگتے ہوئے ہمیشہ اور ہر وقت صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کے آگے مزید جھکیں۔ آخری فتح انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی ہی ہے۔ جیسا کہ آپؑ نے فرمایا ہے کہ ان شیطانی اور طاغوتی قوتوں کو شکست دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم فرمایا ہے۔ لیکن ایک بات ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ بیرونی شیطان کو شکست دینے کے لئے جو اندرونی شیطان ہے اس کو بھی زیر کرنا ہو گا۔ کیونکہ ہماری فتح مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جڑنے کی وجہ سے ظاہری اسباب سے نہیں ہونی بلکہ دعاؤں سے ہونی ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلنے والا بنانے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے نفس کا جہاد بھی بہت ضروری ہے۔

اس بارہ میں ہمیں نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''اغراض نفسانی شرک ہوتے ہیں۔ وہ قلب پر حجاب لاتے ہیں۔ اگر انسان نے بیعت بھی کی ہوئی ہو تو پھر بھی اس کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوتے ہیں''۔ یعنی نفسانی غرضیں جو ہیں وہ شرک ہیں اور باوجود اس کے کہ بیعت کی ہوئی ہے دلوں پر پردے پڑ جاتے ہیں۔ انسان سوچ سمجھ کے بیعت کرتا ہے۔ بعض پرانے احمدی ہیں لیکن پھر بھی بعض ایسی باتیں ہو جاتی ہیں جو ٹھوکر کا باعث بن جاتی ہیں۔ فرمایا ''ہمارا سلسلہ تو یہ ہے کہ انسان نفسانیت کو ترک کر کے خالص توحید پر قدم مارے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ286 حاشیہ ۔جدید ایڈیشن)

پس ایک احمدی کا فرض ہے کہ تمام قسم کی نفسانی اغراض سے اپنے دلوں کو پاک کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی توحید کے قیام میں لگ جائے۔ آپؑ نے فرمایا کہ بیعت کرنے کے باوجود بعض لوگ ٹھوکر کھا جاتے ہیں صرف اس لئے کہ اس غرض کو نہیں سمجھتے جس کے لئے وہ بیعت میں شامل ہوئے ہیں اور وہ غرض یہی ہے کہ مکمل طور پر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دینا اور اپنے دل کو ہر قسم کے شرک سے پاک کرنا۔

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے اس غرض کے لئے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے وہ تطہیر چاہتا ہے اور ایک پاک جماعت بنانا اس کا منشاء ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ83 ۔جدید ایڈیشن)

پس آج کل جبکہ دنیا کی بے حیائیاں عروج پر ہیں۔ نہ حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف توجہ ہے اور نہ ہی حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ ہے۔ فتنہ و فساد ہر جگہ پھیلا ہوا ہے۔ مسلمان، مسلمان کی گردن خدا کے نام پر کاٹ رہا ہے، مذہب کے نام پر کاٹ رہا ہے۔ ایک طرف سے یہ نعرہ لگایا جاتا ہے کہ اسلام کے نام پر جو مملکت ہم نے حاصل کی ہے وہاں خدا تعالیٰ کے دین کی حکومت قائم کی جائے گی اور دوسری طرف مذہب کے نام پر، اپنی ذاتی اغراض کی خاطر، کلمہ گوؤں کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ اور آج دنیا میں پاکستان کا تصور ظلم و بربریت کے ایک خوفناک نمونہ کے طور پر ابھر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک پر بھی رحم کرے جس کی خاطر جماعت نے بہت قربانیاں دی ہوئی ہیں۔ اس بات کو ہر پاکستانی احمدی کو یاد رکھنا چاہئے۔ پس آج اگر اس ملک کو کوئی بچا سکتا ہے تو اس فسق و فجور اور فساد اور ظلم کے سمندر میں صرف ایک کشتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تیار کی ہے اور جس پر آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم سوار ہیں۔

پس ایک خاص کوشش کے ساتھ اپنے آپ کو بھی ہمیں اس کا اہل بنانے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اپنے ہم قوموں کے لئے خاص دعا کی ضرورت ہے کہ وہ عقل سے کام لیں اور اپنے نام نہاد راہنماؤں کے پیچھے چل کر اپنی زندگیوں اور ملک کی زندگیوں کو داؤ پر نہ لگائیں۔

بہرحال یہ دو بڑی اور اہم ذمہ داریاں ہیں جو ایک احمدی پر عائد ہوتی ہیں اور خاص طور پر پاکستانی احمدی پر کیونکہ وہاں کے حالات خراب ہیں۔ اور دنیا میں جہاں جہاں بھی حالات خراب ہیں، عموماً اب تو یہی نظر آتا ہے، احمدیوں کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ وہ احمدی جن کو اللہ تعالیٰ نے آسودہ حال بنایا ہوا ہے بعض اوقات اپنے احمدی ہونے کے مقصد کو بھول جاتے ہیں۔ دنیاوی کاموں میں ضرورت سے زیادہ پڑ جاتے ہیں۔ کئی شکایات آتی ہیں۔ جماعتی روایات اور اسلامی تعلیمات کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ توحید کے قیام کے لئے جو سب سے اہم کام ہے اور جو انسان کا مقصد پیدائش ہے یعنی عبادت کرنا اور نمازوں کی حفاظت کرنا اس کی طرف پوری توجہ نہیں دی جاتی۔ پس بڑا خوف کا مقام ہے کہ ہمارے میں سے کسی ایک کی بھی کمزوری اسے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مصداق نہ بنا دے کہ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ (ھود:47) کہ تیرے اہل میں سے نہیں ہے۔ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ (ھود:47) کہ یقیناً اس کے عمل غیر صالح ہیں۔ اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے، کبھی کسی بیعت میں شامل ہونے والے کا مقام خدا تعالیٰ کی نظر میں ایسا ہو۔ اس بات سے، خوف سے ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جانے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں وہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اس کی نظر میں صالح ہوں۔ ہم اپنے زعم میں اپنے آپ کو، اپنے خودساختہ نیکیوں کے معیار پر پرکھنے والے نہ ہوں۔ بلکہ وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں جو اس زمانہ کے امام نے اپنی جماعت سے توقع رکھتے ہوئے ہمیں بتائے ہیں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ: ''جب تک ہماری جماعت تقویٰ اختیار نہ کرے نجات نہیں پا سکتی''۔ فرمایا کہ ''خدا تعالیٰ اپنی حفاظت میں نہ لے گا''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 330 ۔جدید ایڈیشن)

پھر آپؑ فرماتے ہیں ''خدا تعالیٰ نے اگرچہ جماعت کو وعدہ دیا ہے کہ وہ اسے اس بلا'' (یہ طاعون کا ذکر ہے) ''سے محفوظ رکھے گا۔ مگر اس میں بھی شرط لگی ہوئی ہے کہ لَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ (الاَنعام:83) کہ جو لوگ اپنے ایمانوں کو ظلم سے نہ ملاویں گے وہ امن میں رہیں گے''۔ اس زمانے میں بھی بہت سی بلائیں منہ پھاڑے کھڑی ہیں۔ قدم قدم پر کھڑی ہیں، ان سے بچنے کے لئے بھی یہی اصول ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔

فرمایا ''پھر دار کی نسبت وعدہ دیا تو اس میں بھی شرط رکھ دی کہ اِلَّا الَّذِیْنَ عَلَوْا مِنْ اِسْتِکْبَارٍ۔ اس میں عَلَوْا کے لفظ سے مراد یہ ہے کہ جس قسم کی اطاعت انکساری کے ساتھ چاہئے وہ بجا نہ لاوے۔ جب تک انسان حسن نیتی جس کو حقیقی سجدہ کہتے ہیں، بجا نہ لاوے تب تک وہ دار میں نہیں ہے اور مومن ہونے کا دعویٰ بے فائدہ ہے''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 453 ۔جدید ایڈیشن)

پس فرمایا کہ حقیقی اطاعت اور انکساری جو ہے جب تک وہ نہیں بجا لاؤ گے، یہ سب دعوے جو ہیں غلط ہیں کہ ہم مومن ہیں، ہم نے بیعت کی ہے۔

پس یہ معیار ہیں جن کی ہم سے توقع رکھی جا رہی ہے۔ پس تقویٰ کی راہوں پر چلنے کی کوشش اور اطاعت اور انکساری کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش ہے جو ایک احمدی کو کرنی چاہئے اور یہی چیز ہے جو ایک احمدی کی اُس راستہ کی طرف راہنمائی کرے گی جو ان منزلوں کی طرف لے جاتا ہے جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نشاندہی فرمائی ہے۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہئے کہ ایک موت اختیار کرے۔ نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شے پر مقدم رکھے۔ بہت سی ریاکاریوں اور بیہودہ باتوں سے انسان تباہ ہو جاتا ہے''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 458 ۔جدید ایڈیشن)

جو دکھاوے کی باتیں ہیں، فضول باتیں ہیں، بیہودہ باتیں ہیں، وہ انسان کو تباہ کر دیتی ہیں۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم ہر وقت اپنا محاسبہ کرتے رہیں اور پھر ہمارے سامنے جو جائزے آئیں، جو اپنی حالت نظر آئے اس کی اصلاح کی کوشش کریں۔ ہر ایک کا اپنا نفس اس کو اصلاح کی طرف مائل کرنے والا ہونا چاہئے۔ خود اپنے جائزے لیتے رہنا چاہئے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اصلاح کی کوشش تبھی کامیاب ہو سکتی ہے جب کسی قسم کی ضد نہ ہو۔ جب یہ احساس ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو کر میری زندگی کا ایک خاص مقصد ہے اور وہ اپنی زندگی کا پاک نمونہ دوسروں کے سامنے پیش کرنا اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اس کے احکامات پر عمل کرنا ہے۔ اور یہی بات اپنے نفس کی اصلاح کے ساتھ دوسروں کو احمدیت اور حقیقی اسلام سے متعارف کروانے اور ان کی راہنمائی کرنے کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے اور بنتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''ہر ایک اجنبی جو تم کو ملتا ہے وہ تمہارے منہ کو تاڑتا ہے اور تمہارے اخلاق، عادات، استقامت، پابندی احکام الٰہی کو دیکھتا ہے کہ کیسے ہیں۔ اگر عمدہ نہیں تو وہ تمہارے ذریعہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ پس ان باتوں کو یاد رکھو''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 518 ۔جدید ایڈیشن)

پھر آپؑ نے ایک موقع پر فرمایا:

’’خداتعالیٰ اس وقت صادقوں کی جماعت تیار کر رہا ہے۔ پس ہمیں صدق کے نمونے دکھانے کی ضرورت ہے‘‘۔(ملفوظات جلد سوم صفحہ 402 ۔جدید ایڈیشن)اورصدق کیا ہے؟اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’جب عام طور پرانسان راستی اور راستبازی سے محبت کرتا ہے اور صدق کو شعار بنالیتا ہے تو وہی راستی اس عظیم الشان صدق کو کھینچ لاتی ہے جو خداتعالیٰ کو دکھادیتی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 243 ۔جدید ایڈیشن)

اور جب انسان خداتعالیٰ کو دیکھ لیتا ہے تو اس کو خداتعالیٰ کی وحدانیت کی معرفت بھی نصیب ہوجاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کی معرفت ملتی ہے تو پھر اس کی کامل اطاعت کی طرف ہمیشہ نظر رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کا حقیقی عرفان ملتا ہے۔ ہر قسم کے شرک سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ کا حقیقی بندہ ہونے کا صحیح علم حاصل ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی خاطر صبر وحوصلے سے ہر قسم کے ابتلاؤں اور تکلیفوں کو برداشت کرنے کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ پر توکل پیدا ہوتا ہے۔تمام قسم کے اعلیٰ اخلاق بجالانے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔غرض کہ صدق کے اعلیٰ نمونے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے ہر وقت، ہر آن اللہ تعالیٰ کی مدد سے راہنمائی کرتے ہیں۔

پس یہ خلاصۃً اس جماعت کی غرض اور مقصد ہے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خداتعالیٰ صادقوں کی جماعت تیار کر رہا ہے۔ اگر ہم اس معیار کو سامنے رکھ کر اپنے جائزے لیں تو ایک خوف کی صورت نظر آتی ہے۔ پس ایسی صورت میں پھر ہمیں خداتعالیٰ کی طرف لوٹتے ہوئے اس کے حضور جھکنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے کہ ان راستوں پہ چلنا بھی اس کے فضل کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل ہمارے شامل حال نہ ہو تو جتنی بھی ہم کوشش کرلیں کچھ نہیں ہوسکتا۔

اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ان افراد میں شامل ہو جو تقویٰ پر چلنے والے ہوں اور ان لوگوں میں شامل ہو جن کے بارے میں حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ’’ خداتعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اس فسق وفجور کی آگ سے ایک جماعت کو بچائے اور مخلص اور متقی گروہ میں شامل کرے‘‘۔(ملفوظات جلد سوم صفحہ538 ۔جدید ایڈیشن)

اور یہ متقی گروہ کون سا ہے؟اس بارے میں آپؑ فرماتے ہیں کہ :’’ جو بیعت کے موافق دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہیں‘‘۔(ملفوظات جلد سوم صفحہ 320 ۔جدید ایڈیشن)

بیعت کے موافق کا مطلب یہ ہے کہ بیعت کی جو شرائط ہیں ان کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اُس متقی گروہ میں شامل ہو جائے اور حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی اس حقیقت کو سمجھنے والا ہو جس کا آپ نے اظہار فرمایا ہے۔اللہ کرے کہ ہم کبھی اپنی ذاتی خواہشات کی تکمیل اور اناؤں کی خاطر اللہ تعالیٰ کے احکامات سے صرف نظر کرنے والے نہ ہوں۔ دوسروں کے لئے ایک نمونہ ہوں تاکہ ہماری نسلیں بھی ان راستوں پر چلتے ہوئے ہمارے لئے دعائیں کرنے والی ہوں۔ اور جو ہمارے ذریعہ سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کریں وہ بھی اپنے ان محسنوں کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں جنہوں نے انہیں احمدیت سے متعارف کروایا اور جن کی وجہ سے وہ احمدیت میں شامل ہوئے۔ جماعت نے تو انشاء اللہ تعالیٰ پھیلنا ہے اور پھلنا ہے۔ہم گزشتہ 100 سال سے زائد عرصہ سے یہی دیکھتے آرہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت پر اپنی رحمت کا ہاتھ رکھا ہوا ہے اور جماعت میں ہر سال لاکھوں سعید روحوں کو شامل کرتا چلا جا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ نئے شامل ہونے والوں کو بھی ثبات قدم عطا فرمائے اور احسان مند اور شکر گزار بنائے۔ جوں جوں جماعت کی تعداد اور مضبوطی بڑھ رہی ہے، حسد کی آگ بھی اسی طرح بڑھتی چلی جارہی ہے۔اس کا مَیں پہلے بھی کئی دفعہ، کئی موقعوں پر اظہار کرچکا ہوں۔مخالفین ہمیشہ جماعت کے بارہ میں یہی سوچ رکھتے ہیں اور ان کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ جماعت تباہ ہو۔ اور یہی سوچ سکتے تھے اور انتظار میں ہوتے تھے کہ دیکھیں جماعت اب تباہ ہوئی کہ اب تباہ ہوئی۔ اور وہ یہی شور ہمیشہ مچاتے رہے۔لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل ہمیشہ بڑھتے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ اب بھی ہماری پردہ پوشی فرماتے ہوئے اپنا فضل فرما رہا ہے اور ہمیشہ فرماتا رہے اور دشمن کا ہر وار ناکام ونامراد ہوتا رہے۔ جماعت کی یہ سب کامیابیاں جو ہمیں نظر آتی ہیں اور دشمن کو بھی اب نظر آرہی ہیں یہ اس لئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے اور اس وعدہ کی وجہ سے آپؑ نے ہمیشہ جماعت کو تسلی دلائی ہے۔

آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’ہمارے متبعین پر ایک زمانہ ایسا آوے گا کہ عروج ہی عروج ہوگا لیکن یہ خبر نہیں کہ ہمارے دور میں ہو یا ہمارے بعد ہو۔خداتعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو یہ بات ابھی پوری ہونے والی ہے‘‘۔فرمایا’’ یہ خداتعالیٰ کی سنت ہے کہ اوّل گروہ غرباء کو اپنے لئے منتخب کیا کرتا ہے اور پھر انہیں کامیابی اور عروج حاصل ہوا کرتا ہے...........ہمیں اس امر سے ہرگز تعجب نہیں کہ ہمارے متبعین امیر نہ ہوں گے۔ امیر تو یہ ضرور ہوں گے لیکن افسوس تو اس بات سے آتا ہے کہ اگر یہ دولت مند ہوگئے تو پھر انہی لوگوں کے ہمرنگ ہو کر دنیا سے غافل ہوجائیں اور دنیا کو مقدم کرلیں‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 489 ۔جدید ایڈیشن)

پس یہ ہیں اصل فقرے حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔ عروج تو جماعت کو حاصل ہونا ہے انشاء اللہ تعالیٰ لیکن اس عروج کی حالت میں پھر دنیا کو کہیں دین پر مقدم نہ کرلیں اور اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہوجائیں۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت سے متعلق جو خواہشات اور توقعات ہیں ان پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر اس برائی سے بچا کر رکھے جس کے بارہ میں آپؑ نے فکر کا اظہار کیا ہے اور اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ آپؑ کی دعاؤں کے وارث بنتے رہیں۔

☆☆☆

بقیہ مضمون از صفحہ نمبر 8

3۔ان حالات میں کہا جاتا ہے کہ جن کو فلو ہوچکا ہو ان سے قریبی رابطہ سے بچنا چاہئے۔عام طور پر کہا جاتا ہے کہبات کرتے ہوئے کم ازکم چھ فٹ کا فاصلہ ہونا چاہئے۔

4۔چھینکنے اور کھانسی کے وقت منہ اور ناک کو کسی ٹشو پیپر سے ڈھانپ لینا چاہئے اور جتنی جلد ہوسکے اسے تلف کردینا چاہئے۔

5۔کوشش کی جانی چاہئے کہ ناک، منہ اور آنکھوں کو انگلیوں سے نہ چھوا جائے تاکہ وائرس منہ، ناک اور آنکھوں کے راستہ جسم میں نہ داخل ہوجائے۔

6۔ہاتھوں کو بار بار صابن اور پانی سے دھونا چاہئے تاکہ وائرس پھیل نہ سکے۔

7۔دروازوں کے ہینڈل اور میزوں اور شیلفوں کی سطح کو صاف کرتے رہنا چاہئے تاکہ وائرس پھیل نہ سکے۔

8۔اگر ماسک دستیاب ہوں تو ان کا استعمال وائرس کے پھیلاؤ میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔

سوائن فلو کا علاج

جراثیم کش ادویات یعنی Antibiotics وائرس پر اثر نہیں کرتیں۔لیکن دو ادویات یعنی Tamiflu اور Relenza سوائن فلو کے علاج کے لئے مفید ہیں۔ یہ ادویات فلو کے اثر کو کم کرتی ہیں اور مریض جلد ٹھیک ہو جاتا ہے۔ان ادویات کے استعمال سے مرض کی پیچیدگیاں بھی کم ہوسکتی ہیں۔انگلستان میں احتیاطی طور پر Tamiflu کو سٹاک کیا گیا ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو لوگوں کو عام مل سکے۔ یہ دونوں ادویات تبھی مفید ہوسکتی ہیں اگر علامات ظاہر ہونے کے فوری بعد شروع کردی جائیں۔

ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ جو ویکسین عام طور پر استعمال کی جاتی ہے وہ کس حد تک سوائن فلو کو روکنے میں کامیاب ہوسکتی ہے۔نئی ویکسین کے تیار ہونے میں جو کہ سوائن فلو وائرس پر اثر کرسکے اس کی تیاری اور مارکیٹ میں آنے میں کم ازکم چار ماہ لگ سکتے ہیں۔1976ء میں امریکہ میں سوائن فلو کے خلاف ایک ویکسین تیار کی گئی تھی جس کے بہت شدید مضر اثرات سامنے آئے تھے اور بعض حالات میں اس کے استعمال سے اموات بھی ہوئیں۔

اپنے لئے اور دنیا بھر کے انسانوں کی بہتری اور ہمدردی کے جذبہ سے دعائیں بھی کرنی چاہئیں کہ خداتعالیٰ اپنا رحم فرماتے ہوئے بنی نوع انسان کو ہر قسم کی ہلاکتوں سے محفوظ رکھے آمین۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل ۱۵رمئی ۲۰۰۹ء)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام)
BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN
M/S ALLADIN BUILDERS
Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman
Contact : Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396
Email: khalid@alladinbuilders.com
Please visit us at : www.alladinbuilders.com

مخالفین احمدیت کا انجام اور تائیداتِ الٰھیه

(محمد یوسف انور استاد جامعه احمدیه قادیان)

تقسیم ہند کے وقت جب پاکستان وجود میں آیا تو حالات کے پیش نظر اور مشیّت الٰہی کے تحت جماعت احمدیہ کا مرکز خلافت پاکستان منتقل ہوگیا، لیکن دائمی مرکز قادیان دارالامان ہی رہا اور رہے گا جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی راہنمائی اور ہدایت کے تحت ضلع جھنگ میں چنیوٹ کے پاس دریائے چناب کے کنارے ایک غیر آباد وسیع وعریض رقبہ جماعت احمدیہ نے خریدا اور ایک قصبہ آباد کیا جس کا نام ربوہ رکھا گیا جو کہ بین الاقوامی جماعت احمدیہ کا مرکز بن گیا اور پھر بیرون ممالک سے احمدی احباب کا آنا وہاں شروع ہوگیا۔

ربوہ میں جلسہ سالانہ کا قیام

چنانچہ قادیان کی طرح پاکستان میں بھی ہر سال ربوہ میں ماہ دسمبر میں بین الاقوامی سطح پر جلسہ سالانہ منعقد ہوتا رہا جس میں اندرون پاکستان کے علاوہ بیرون ممالک سے بھی کثیر تعداد میں احمدی احباب شامل ہوتے رہے اور ہر سال جلسہ سالانہ میں شمولیت کرنے والوں میں اضافہ ہوتا رہا۔ خاکسار کی خوش قسمتی ہے کہ ۱۹۸۱ء کے جلسہ سالانہ ربوہ میں خاکسار کو بھی اللہ کے فضل سے شرکت کی توفیق ملی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے انفرادی ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔

اس جلسہ میں ایک اندازے کے مطابق پونے تین لاکھ کے قریب احمدی احباب شامل ہوئے تھے اس جلسہ میں سینکڑوں احمدی افراد بیرون ممالک سے بھی آئے تھے۔

قابل ستائش انتظامی امور

اس بات میں ذرّہ بھی شک نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ خالص دینی جماعت ہے سیاست سے اس کا کچھ بھی تعلق نہیں ہے جماعت کے سارے جلسے خالصتًا دینی وروحانی امور پر مشتمل ہوتے ہیں اور پورے وقار اور سنجیدگی اور پُر امن طریقے سے ہوتے ہیں دنیا بھر میں جماعت احمدیہ بڑے بڑے جلسے منعقد کرتی ہے کبھی بھی کسی ملک میں بھی ایسے موقع پر کوئی مسئلہ جماعت احمدیہ کی طرف سے پیدا نہ ہوا اور انشاء اللہ نہ کبھی ہوگا یہی وجہ ہے کہ ربوہ میں جو جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء میں ہوا اُس میں لاکھوں لوگوں نے شرکت کی لیکن حکام کو کبھی بھی کوئی دشواری یا حفظ وامان میں کوئی خلل کا احساس تک نہ ہوا بلکہ سارے جلسے نہایت پُر امن ماحول میں ہوتے رہے اور حکومت کے کارندے، پولیس، پریس رپورٹر اور دیگر اداروں کے ورکر وہاں کے پُر امن ماحول کو دیکھ کر حیران وششدر رہ جاتے اور یہ کہتے سنے جاتے کہ ربوہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں سیکورٹی کا مسئلہ نہیں یہ لوگ خود ہی نظم وضبط اور دیگر ساری ڈیوٹیاں احسن رنگ میں سرانجام دیتے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ آج دنیا بھر میں جہاں بھی جماعت احمدیہ سالانہ جلسے منعقد کرتی ہے وہاں کی حکومتیں بھی اس بات کا اعتراف کرتی ہیں کہ جماعت احمدیہ امن پسند جماعت ہے ان کے جلسے پُر امن ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا ایک مضبوط وسیع تر نظام ہے جس کے مختلف شعبے ہیں۔ ہر شعبہ اپنے خلیفہ کی آواز اور ہدایت پر من وعن عمل کرتا ہے۔ چنانچہ لاکھوں لوگوں کی بھیڑ کو جماعت کے نوجوان خود کنٹرول کرتے ہیں اور سارے جلسہ گاہ میں خاموشی ہوتی ہے اور جلسہ کی کارروائی سنی جاتی ہے یہ محض خلافت کی برکت ہے جو دیگر مسلمانوں کو حاصل نہیں ہے۔

حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا سانحہ وصال

جون ۱۹۸۲ء میں ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا اچانک وصال ہوا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ تو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو بے سہارا نہیں چھوڑا بلکہ اپنے وعدہ کے موافق خلافت کی نعمت کو جاری رکھتے ہوئے سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ کو خلافت کی نعمت سے سرفراز کیا اور اس طرح آپ جماعت کے چوتھے خلیفہ منتخب ہوگئے۔ اس وقت پاکستان میں فوجی حکومت تھی۔

جنرل ضیاء الحق کا آمرانہ وڈکٹیٹرانہ دور

دنیا اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ جنرل مذکور کا یہ ایک ظالمانہ اور جابرانہ دور تھا جس سے ساری پاکستانی قوم تنگ آچکی تھی یہاں تک کہ وہاں کے مشہور شعراء کی جانب سے اس دور پر تنقیدی منظوم کلام مختلف مجلسوں میں پیش کیا جاتا رہا۔

حبیب جالب کی نظم کا ایک مصرعہ کچھ اس طرح ہے ؎

”یہ منصف بھی تو قیدی ہیں ہمیں انصاف کیا دیں گے“

یعنی عدالتیں بھی اس عامرانہ اقتدار سے بری نہ تھیں۔ تاہم ملاں کو اس کے دور میں خوب رسائی حاصل تھی اور اسی دور میں طالبان بھی مستحکم ہوئے دراصل روس کی افغانستان میں فوج کشی کے وقت امریکہ نے طالبان کو جنم دیا اور پھر ضیاء الحق نے مزید مضبوط کیا اور آج کے دور میں اپنے ہی ملک میں طالبان پاکستان کی فوج کے ساتھ برسر پیکار ہیں۔

ظالمانہ آرڈی نینس کا اجراء اور اُس کا نتیجہ

بدقسمتی سے صدر جنرل ضیاء الحق نے ملاؤں کو خوش کرنے کے لئے ایک ظالمانہ اور جابرانہ آرڈی نینس جاری کیا جس کے تحت پاکستان میں مقیم لاکھوں کلمہ گو احمدی مسلمانوں کو جنہیں پہلے ہی ذوالفقار علی بھٹو وزیر اعظم پاکستان نے آئینی طور سے غیر مسلم قرار دیا تھا کو بنیادی حقوق سے محروم کیا اور جماعت کو جلسہ منعقد کرنے کلمہ پڑھنے مسجد کو مسجد کہنے اذان دینے اپنے آپ کو مسلمان کہنے اور دیگر اسلامی اصطلاحیں استعمال کرنے سے روکا گیا اسی پر بس نہیں کیا گیا جب حکام نے دیکھا کہ ایسا کرنے سے احمدیوں کو کچھ بھی فرق نہیں پڑا بلکہ وہ پہلے سے اپنے ایمان اور خلافت سے وابستگی میں مضبوط ہو رہے ہیں تو حکام وقت نے ایک اور ناپاک اور مذموم کوشش کی اور ایک سازش تیار کی گئی تاکہ اس سلسلے کو جڑ سے ختم کیا جاسکے۔ پلان یہ تھا کہ جماعت کے نظام خلافت کے ڈھانچے کو ہی ختم کر دیا جائے تاکہ یہ لوگ بکھر جائیں اور نعوذ باللہ جماعت احمدیہ سے بدظن ہو جائیں۔ اس کے لئے ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کئے گئے جھوٹے مقدمے تیار کئے گئے ساتھ ہی ربوہ کے چاروں اطراف سخت پہرہ بٹھایا گیا۔ خفیہ اداروں کو بھی الرٹ کیا گیا اور یہ اعلان کیا کہ جماعت احمدیہ کے امام مرزا صاحب کو ملک سے باہر نہ جانے دیا جائے۔

مَکَروا ومَکَرَ اللّٰہ واللّٰہ خیر المٰاکرین۔ (آل عمران:۵۵)

انہوں نے بھی تدبیر کی خدا تعالیٰ نے بھی تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ بہتر ہے تدبیر کرنے والوں سے۔

ہجرت خلافت اور تائید الٰہی

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اِک عالم دکھاتی ہے

حکام وقت اس تاک میں تھے کہ اب جماعت احمدیہ کے خلیفہ مرزا صاحب کو گرفتار کرنا ہے اس کی پوری تیاری ہو چکی تھی۔ چونکہ اس کائنات کا خالق و مالک خدا ان حالات سے باخبر تھا اُس نے اپنے فرشتوں کو کام پر لگا دیا تھا لیکن ان ظالموں حاسدوں منکروں کو کیا علم تھا کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا بیج ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق آپؐ کی بعثت ثانیہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو چکا ہے اور اس وقت خلافت راشدہ دوبارہ قائم ہوئی ہے جس کا سورۃ نور میں وعدہ ہے۔

بہرحال ان مذکورہ بالا حالات کے پیش نظر جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جماعت کے افراد کو دُعا کی تحریک کی خود بھی دعائیں کیں چونکہ یہ بات طے تھی کہ مفوضہ فرائض ایک ظالم کے دور میں سرانجام دینے میں دقّت پیش آسکتی ہے چنانچہ مشیّت الٰہی اور بزرگوں کی خوابوں اور مشوروں کے بناء پر نیز بین الاقوامی جماعت ہائے احمدیہ کے جذبات واحساسات اور نظام خلافت کی بقاء کے پیش نظر آپ نے خدا کی مصلحت کے تحت لندن ہجرت کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

الٰہی معجزہ اور سفر لندن

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ ربوہ کو فورسز نے گھیر کے رکھا تھا۔ ایسے میں کسی بھی احمدی فرد کا باہر نکلنا کتنا مشکل کام تھا لیکن محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ اپنے اہل خانہ کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر ربوہ سے نکلے اور بحفاظت الٰہی لندن پہنچ گئے۔

حکام وقت کی تمام کوششیں پہرے اور مذموم و ناپاک ارادے خدا نے خاک میں ملا دیئے اور سب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ بظاہر جماعت کے پاس کسی قسم کی کوئی طاقت نہ تھی نہ کسی حکومت کے کارندے پر بھروسہ تھا صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ اور محکم یقین تھا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس سے پہلے بھی امت محمدیہ میں اس قسم کے نظارے دکھائے ہیں۔ خاص کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کفار مکہ نے چاروں طرف سے گھیرا تھا اور فیصلہ کیا تھا کہ آج رات نعوذ باللہ آپؐ کا کام تمام کر دیا جائے۔ انہوں نے اپنی طرف سے قتل کرنے کے منصوبے میں کوئی کمی نہ رکھی تھی لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب جس کے لئے ساری دنیا بنائی تھی کفار مکّہ کی تمام تدبیروں اور سازشوں کو خاک میں ملا دیا۔ چنانچہ پہرے دار سارے کے سارے دیکھتے ہی رہ گئے اور ہمارے پیارے آقا کفار مکہ کے سامنے مدینہ کی طرف روانہ ہوگئے اور بحفاظت الٰہی حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ مدینہ پہنچ گئے۔

خدا کے اذن سے جب حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تب سے لیکر آج تک مخالفین نے ناخنوں تک اس جماعت کو مٹانے کے لئے زور لگایا اور بعض اوقات اپنے مذموم ارادوں کو کامیاب ہوتے دیکھ کر خوشیاں بھی منانے لگے لیکن آخر کار انہیں منہ کی کھانی پڑی اور سوائے ذلّت اور رسوائی کے انہیں کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔ جماعت احمدیہ ہر تند و تیز مخالفت کی آندھی میں پہلے سے بڑھ کر ترقی کرتی چلی گئی اور جماعت کے لئے طلوع ہونے والا نیا دن نئی خوشیاں اور مسرتیں لے کر آیا۔ چنانچہ حکومت پاکستان کو جب اس بات کا پتہ لگا کہ جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا صاحب لندن پہنچ گئے ہیں تو حیران وششدر رہ گئے۔ تب وہ ایک دوسرے کو کوسنے لگے اور اعلیٰ افسران سے جوابدہی شروع ہوگئی لیکن اب کچھ کر نہیں سکتے تھے۔

نعمت خلافت کی برکات

خلافت خدا تعالیٰ کا ایک عظیم انعام اور نعمت ہے پاکستان میں ایک نیک اور شریف فطرت طبقہ ایسا ہے جو اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ جماعت احمدیہ محض خلافت کی وجہ سے مضبوط اور مستحکم ہے اور خدا کی تائید ونصرت اسے حاصل ہے۔ یہ لوگ محبّ وطن ہونے کے ساتھ نیک فطرت خوش خلق اور دُعا گو ہیں اور پاکستان بنانے میں ان کی کوشش بھی شامل ہے۔ یہ لوگ اپنے مضبوط نظام کی وجہ سے ترقی کرتے چلے جارہے ہیں باوجود شدید مخالفت کے ان کا قدم آگے بڑھتا ہے اور اب باہر کی دنیا میں بھی بڑی تیزی سے یہ لوگ پھیل رہے ہیں۔

وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ خلافت کی منتقلی سے احمدیوں کو ہر لحاظ سے فائدہ ہوا جبکہ پاکستان اور عوام کو اس کے مقابل بہت نقصان اُٹھانا پڑا ہے۔ اور یہ بات درست ہے اور حقیقت ہے کہ پاکستان کو خلافت احمدیہ کے نظام سے وقتاً فوقتاً بہت فائدہ پہنچا ہے۔ جب بھی پاکستان کو مشکلات و مصائب سے دو چار ہونا پڑا تو جماعت احمدیہ نے اپنی استطاعت کے مطابق بھرپور تعاون دیا۔ اندرونی مسائل کا سامنا ہو یا آفاتی یا بیرونی مسائل کا سامنا ہو ہر موقعہ پر جماعت کے افراد نے اپنے ملک کے لئے قربانیاں کیں۔

خلیفہ ایک مفید اور بابرکت وجود ہوتا ہے

جب تک نظام خلافت پاکستان میں رہا قوم اور ملک کو کسی نہ کسی رنگ میں خلافت کی برکات حاصل ہوتی رہی ہیں کیونکہ خلیفہ وقت اپنی ذات میں ایک بابرکت اور مفید وجود ہوتا ہے، خدا تعالیٰ اپنے پیاروں کی خاطر اپنی نظر کرم ونظر شفقت اُس ملک اور قوم پر کرتا ہے جہاں وہ رہ رہا ہوتا ہے کیونکہ خلیفہ مجسم دعا ہوتا ہے وہ جہاں کل عالم کے بنی نوع انسان کی ہدایت بقاامن وشانتی کے لئے دُعا کرتا ہے اپنے ملک اور قوم کے لئے بھی دعا کرتا ہے اور خدا تعالیٰ اُس کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب تک نظام خلافت پاکستان میں تھا آج جیسے حالات کا سامنا کبھی نہ کرنا پڑا۔

ہجرت خلافت کے بعد عالمگیر جماعت ہائے احمدیہ پر خلافت کی برکات کی بارش

جنرل ضیاء الحق کے دور میں پاکستان میں بسنے والے احمدی افراد کو مجبوراً اپنے روزگار اور دیگر امور کے لئے دیگر ممالک میں جانا پڑا یہ عجیب اتفاق ہے کہ مغربی ممالک میں بعض ممالک نے احمدیوں کے پاکستان میں ظلم وستم کا نشانہ بننے پر بآسانی اپنے اپنے ملک میں پناہ دی اور ویزے دیئے چنانچہ احمدیوں کی ایک کثیر تعداد پاکستان سے باہر چلی گئی۔ اس سے باہر کے ممالک میں جماعت کو بہت فائدہ ہوا چونکہ احمدی امن پسند ہیں اور لڑائی جھگڑے فتنوں اور ایجیٹیشن سے دور رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے باہر کے ملکوں میں انہیں بآسانی کام ملا اور نئی نئی جماعتیں قائم کیں اور جہاں بھی گئے نظام جماعت کو مضبوط کیا اور کھل کر تبلیغ کی غیر از جماعت احباب اور غیر مسلم احباب کو پیغام احمدیت پہنچایا جس کی وجہ سے کثیر تعداد میں وہاں لوگ احمدیت میں داخل ہوگئے۔

پاکستان سے خلیفۂ وقت کا خطبہ یا خطاب یا کوئی بھی ارشاد یا ہدایت ڈاک کے ذریعے کئی کئی دنوں مہینوں بعد بیرون ممالک میں پہنچتا تھا۔ لیکن لندن ہجرت کے بعد خدا تعالیٰ نے بہت سی آسانیاں جماعت کو عطا کیں۔ اس قدر خدا نے برکات سے نوازا کہ اُن سب کی تفصیل اس وقت بیان نہیں کی جا سکتی۔

لندن سے انٹرنیشنل طور پر کام شروع کیا گیا اور جماعت کا بجٹ جو کروڑوں میں تھا وہ کئی ارب تک پہنچا جماعت مشکل سے سو ممالک تک پھیلی تھی آج ۱۹۳ ممالک میں پھیل چکی ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

خدا تعالیٰ نے ایک بڑی نعمت ایم ٹی اے کے رنگ میں جماعت کو عطا کی۔ اللہ کے فضل سے اس وقت چار چینل ایم ٹی اے انٹرنیشنل جاری ہیں۔ ۲۴ گھنٹے کی نشریات ہورہی ہیں حضور انور کے خطبات براہ راست جمعہ کے دن ہی دنیا بھر میں بیک وقت سنے اور دیکھے جاتے ہیں۔ حضور انور کے دوروں کی پوری ریکارڈنگ ساتھ ساتھ نشر کی جاتی ہے۔ بہت سے علمی سائنسی تحقیقی طبّی فنی تبلیغی وتربیتی اور دیگر مفید معلوماتی پروگرام روزانہ نشر کئے جاتے ہیں۔ جماعتی خبروں کے علاوہ دنیا بھر کی خبریں نشر کی جاتی ہیں لندن جرمن فرانس امریکہ کینیڈا اور دیگر کئی اہم ممالک جہاں جہاں حضور انور تشریف لے جاتے ہیں وہاں کے جلسوں کے پروگرام براہ راست نشر کئے جاتے ہیں۔ عرب دنیا میں العربی چینل کی وجہ سے کثیر تعداد میں عرب کے لوگ جماعت میں داخل ہورہے ہیں۔ اب پاکستان میں گھر گھر خلیفۂ وقت کا خطبہ اور تقاریر سنی اور دیکھی جاتی ہیں۔

جس سے ملاں بوکھلا اُٹھے اور شرپسند عناصر جماعت کے خلاف نئے نئے منصوبے تیار کرنے لگے۔ لیکن آج ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہہ سکتے ہیں جماعت احمدیہ پر اب قیامت تک سورج غروب نہیں ہوگا یہ جماعت انشاء اللہ خلافت کے نظام کے تحت پھیلتی چلی جائے گی اور ساری دنیا میں غالب آئے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت اب جماعت کو مٹا نہیں سکتی ہے۔ اب جو بھی اس سے ٹکّر لے گا وہ چور چور ہوگا جیسا کے پہلے ٹکر لینے والے چور چور ہوگئے ہیں۔

خلفائے کرام کی تحریک دُعا اور انتباہ

جماعت احمدیہ کے خلفاء کرام نے پاکستان کے لئے بار بار درد بھرے الفاظ میں جماعت کے سامنے دُعا کی تحریک فرمائی اور قوم وملک کے اعلیٰ حکام کو توجہ دلائی کہ جن مقاصد اور اصول کے پیش نظر پاکستان وجود میں آیا تھا اُس کو پامال نہ کریں۔ ملک کی مضبوطی اور ترقی کے لئے مل جل کر کام کریں بلاوجہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو لیکر ملک میں تفرقہ نہ ڈالیں قومی لسانی اور صوبائی رقابتیں رنجشیں دلوں سے نکال دیں۔ فرقہ واریت کو ہوا مت دیں بانی اسلام پیارے آقا آنحضرت صلعم کے بتائے ہوئے اصولوں اور اسوۂ حسنہ پر عمل کریں وہ کام نہ کریں جس سے دین اسلام پر حرف آئے قرآنی تعلیم پر چلیں کفر بازی سے باز رہیں محض خدا کے لئے اپنے وطن سے محبت کریں اور آپس میں پیار ومحبت سے رہیں کسی بھی جماعت یا فرقے کے لوگوں کو تنگ نہ کریں سب کو برابر کا شہری سمجھیں۔ ملک کو توڑنے کی بجائے جوڑنے کی کوشش کریں دشمن کو کوئی موقعہ ایسا نہ دیں کہ وہ ناجائز فائدہ اُٹھا کر ملک اور قوم کو نقصان پہنچا سکے۔ خلفائے کرام حکام اور ملاں کو خاص طور سے متنبہ کرتے رہے کہ اگر اب بھی ظالمانہ حرکتوں سے باز نہ آئے اور معصوم احمدیوں کو ظلم وستم کا نشانہ بناتے رہے اور مذموم سازشیں کرتے رہے تو یاد رکھو پھر خدا کی غیرت بھڑکے گی اور تم اُس کی گرفت میں آؤ گے پھر بچانے والا کوئی نہیں ہوگا خدا کی گرفت بڑی سخت ہوتی ہے اُسے بچنے کی کوشش کرو۔ خدا تمہیں عقل وسمجھ دے۔

حیرانی اور افسوس کی بات یہ ہے کہ قبل از وقت قوم اور ملک کے اعلیٰ حکّام کو جماعت احمدیہ کے خلفائے کرام نے متعدد بار نہایت احسن رنگ میں موجودہ حالات سے خبردار کیا تھا کہ اگر ملک کو بچانا چاہتے ہیں اور ملک کو مضبوط دیکھنا چاہتے ہیں تو پہلے اپنے اندرونی نظام کو درست کریں ایسی کوئی حرکت جو قرآن وحدیث اور اسوہ حسنہ رسول اللہؐ کے منافی ہو نہ کریں جس سے مذہب اسلام پر اعتراض کا موقعہ ملے۔ انتشار سے ملک کو بچائیں ملاں ملک میں فتنہ و فساد پھیلانے میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کو روکیں قرون اولیٰ میں صحابہ کرامؓ نے اسلام کے پھیلانے میں جو کردار نیک نمونے اور قربانیاں کیں اُن کو مد نظر رکھیں وہ کام ملک میں نہ کریں اور نہ کرنے دیں جو کفار مکہ کیا کرتے تھے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو پھر خدا تعالیٰ بے نیاز ہے وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتا ہے دور حاضر میں دنیا میں مختلف طرح کے عذاب نازل ہورہے ہیں کبھی زلزلوں کے رنگ میں کہیں طوفان کے رنگ میں کبھی بیماریوں کے رنگ میں تو کبھی جنگ وقتال کے رنگ میں دنیا نے اب تک اس قسم کے بہت سے نشانات دیکھے ہیں خود پاکستان کو کئی دفعہ مشکلات سے گذرنا پڑا ہے۔ غور کریں کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف ناپاک سازشیں کرنے والوں کا کیا انجام ہوا۔ آج پاکستان کو جن مصائب اور پریشان کن حالات کا سامنا ہے اس پر حکام کیوں غور نہیں کرتے آخر کار وجوہات کیا ہیں۔

پسِ پردہ ایسے کونسے عوامل ہیں جن کی وجہ سے پاکستان ایک بھیانک بھنور میں پھنس گیا

ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ یقیناً حضرت امام مہدیؑ کا یہ شعر آج پورا ہوتا نظر آرہا ہے ؎

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہوگئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

آج سے چودہ سو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر اپنی امّت کو یہ بشارت دی کہ میرے بعد امّت محمدیہ میں بعثت ثانیہ میں ظلی طور پر میرا نزول ہوگا۔ پھر آپؐ نے صحابہؓ کے پوچھنے پر فرمایا کہ یہ حضرت امام مہدیؑ کا دور ہوگا جب وہ آئے گا تم اس کی بیعت کرنا پھر میرا اسلام اُس کو کہنا فرمایا ثم تکون خلافت علیٰ منہاج النبوۃ۔ (مسند احمد بن حنبل و مشکوٰۃ) اس کے بعد خلافت جاری ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنا کوئی تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پھر تفرقہ پڑے گا اور انتشار پیدا ہوگا نیز فرمایا کہ میری امّت کے ۷۳ فرقے ہوں گے ایک ناجی ہوگا باقی جہنمی ہوں گے۔

آنے والا موعود جس کا ذکر احادیث اور قرآن میں موجود ہے وقت پر آیا اور خدا کے اذن سے اس نے دعویٰ کیا کہ میں خدا کی طرف سے مسیح موعود مہدی معہود بن کر آیا ہوں لیکن سنت قدیمہ کے مطابق اُس کی مخالفت ہوئی اس کا انکار کیا گیا اُس کی جماعت کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا۔ جماعت کی تاریخ گواہ ہے کہ مخالفین احمدیت نے جماعت احمدیہ کے ساتھ کیا سلوک کیا اور پھر خدا نے کس رنگ میں جماعت احمدیہ کی تائید ونصرت کی اور منکرین ومخالفین کس طرح ناکام وذلیل ہوتے رہے۔

پاکستان میں خودساختہ شرعی نظام کی کوشش اور اس کا انجام

جن باتوں سے ملک اور حکام کو خبردار کرایا گیا تھا اُن باتوں کی طرف توجہ نہ دی گئی اور سنجیدگی سے غور

باقی مضمون صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

سوائن (Swine) انفلوئنزا

(ڈاکٹر شمیم احمد۔لندن)

سوائن فلوسانس کی بیماری ہے جسے ہاگ فلو(Hog Flu) یا پگ فلو(Pig Flu) بھی کہا جاتا ہے۔اس بیماری کی وجہ ایک وائرس ہے جوسؤروں میں پایا جاتا ہے اوراس قسم کے وائرس کوسوائن انفلوئنزاوائرس یاSIV بھی کہا جاتا ہے۔بعض لوگوں کواس کے نام''سوائن فلو' پراعتراض ہے کیونکہ صرف سؤر ہی اس کا محرک نہیں بلکہ یہ وائرس پرندوں ،گھوڑوں،کتوں اور انسانوں میں بھی پایا جا سکتا ہے۔اس لئے یہ وائرس کبھی برڈ فلو،ڈاگ فلو یاہارس فلو کی شکل میں بھی ظاہر ہوتا رہتا ہے۔بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اسے''میکسیکن فلو' یا''نارتھ امریکن فلو' کا نام دینا چاہیے کیونکہ یہ ان ملکوں میں ظاہر ہوا ہے۔

وائرس

قبل اس کے کہ سوائن فلو کے بارہ میں کچھ کہا جائے بہتر ہوگا کہ سمجھا جائے کہ وائرس کیا ہوتا ہے اور وہ کیسے بیماریاں پھیلانے کی طاقت رکھتا ہے۔بہت سی بیماریاں مختلف قسم کے جراثیم سے پھیلتی ہیں۔زیادہ تر بیماریاں بیکٹیریا اور وائرس کی وجہ سے پھیلتی ہیں۔ بیکٹیریا ہرجگہ پائے جاتے ہیں مثلاً پانی،مٹی اور ہوامیں۔بیکٹیریا جسم میں بڑے ہوتے ہیں اور عام خورد بین سے دیکھے جاسکتے ہیں۔بیکٹیریا عام طور پر ایک مکمل خلیہ یاCell کی طرح ہوتے ہیں اور جسم میں داخل ہونے کے بعد مناسب ماحول ملنے پرخود بخود بڑھنا شروع کر دیتے ہیں اور مختلف قسم کی اقسام کی بیماریوں کا باعث بن جاتے ہیں۔تپ دق اور نمونیہ بیکٹیریا سے پھیلتے ہیں۔

وائرس بیکٹیریا کے مقابلہ میں بہت چھوٹا ہوتا ہے اور عام خوردبین سے اسے دیکھا نہیں جاسکتا بلکہ صرف الیکٹرانک خوردبین کی مدد سے دیکھا جاسکتا ہے۔وائرس کی بناوٹ بیکٹیریا سے مختلف ہوتی ہے کہ یہ ایک مکمل خلیہ کی طرح نہیں ہوتا بلکہ اس میں تھوڑا سا جینیاتی مواد ہوتا ہے اوراس لئے اس کی افزائش کے لئے لازمی ہے کہ وہ کسی حیوانی جسم میں داخل ہوکر اپنی خوراک حاصل کرے اور دوسرے خلیات کے ساتھ مل کر ہی اس کی افزائش ہوسکتی ہے۔اس لئے وائرس دوسرے خلیات میں داخل ہوکران کے Enzymes یا کیمیاوی مادوں کے ساتھ مل کر اپنے نامکمل جینیاتی نظام کومکمل کرسکتا ہے اور پھر بہت جلد بڑھنا شروع کر دیتا ہے اور بہت تیزی سے نئے وائرس تیار ہو جاتے ہیں۔جن خلیات میں وائرس داخل ہو کر بڑھنا شروع کر دیتے ہیں وہ خلیات بہت جلد بیکار ہو کر پھٹ جاتے ہیں۔اس طرح نئے پیدا شدہ وائرس دوسرے خلیات پرحملہ کرنا شروع کردیتے ہیں اورانہیں بھی ناکارہ بنا دیتے ہیں۔جب بہت سے خلیات بےکار ہوجاتے ہیں تو بیماری کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔وائرس بہت تیزی سے پھیلنے کی خاصیت رکھتے ہیں اور بعض دفعہ بہت تباہ کن بیماریاں پھیلا کر بے شمار اموات کا باعث بن سکتے ہیں۔جراثیم کش ادویات یعنیAntibioticsوائرس پراثرانداز نہیں ہوتیں۔صرف ویکسین ان پراثرانداز ہوسکتی ہیں اوران کے خلاف جسم میں قوتِ مدافعت پیدا کرسکتی ہیں۔وائرس اس لئے بھی مہلک ثابت ہوسکتے ہیں کہ بعض دفعہ وہ اپنی ماہیت اورساخت بدل لیتے ہیں جن کے خلاف جسم میں دفاع کی صلاحیت پیدا نہیں ہوسکتی اوراس طرح وہ بڑی تیزی کے ساتھ بیماریاں پھیلا سکتے ہیں۔عام موسمی فلو،چکن پاکس اورایڈز وائرس سے ہی پھیلتے ہیں۔

انسانی فلووائرس کی تین اقسام ہیں۔انفلوئنزاوائرس اے،بی اورسی۔انفلوئنزاوائرسA عام طور پرسؤروں میں بھی پایا جاتا ہے لیکن وائرس C بہت کم پایا جاتا ہے۔انفلوئنزا وائسB سؤروں میں نہیں پایا گیا۔ان سب وائرسز کی لیبارٹری میں شناخت کی جاسکتی ہے۔

سوائن فلو

سوائن فلوعام طور پرامریکہ کے مغربی علاقوں، میکسیکو، کینیڈا،ساؤتھ امریکہ کے ممالک،یورپ بشمول انگلستان،اٹلی اورسویڈن، کینیا،چین، جاپان اورتائیوان اور مشرقی ایشیا کے ممالک میں پایا جاتا ہے۔سوائن فلوعام طور پرانسانوں میں نہیں پایا جاتا لیکن جولوگ سؤروں کی دیکھ بھال کرتے ہیں انہیں سوائن فلو ہونے کا خطرہ ہوتا ہے خاص طور پر جو ایک لمبا عرصہ تک یہ کام کرتے رہتے ہیں۔اگر وائرس میں ایسی تبدیلی آ چکی ہو جوسؤروں اور انسانوں دونوں کومتاثر کر سکے تو انسان بھی اس کا شکار ہو سکتے ہیں اور یہ فلوایک انسان سے دوسرے انسان کولگ سکتا ہے۔

2009ءمیں ظاہر ہونے والافلو'سوائن فلو' کہلایا گیا ہے مگرحقیقت میں یہ سوائن فلونہیں۔اصل میں انفلوئنزا وائرسA کی ایک قسم ہے جسے H1N1 کا نام دیا گیا ہے جوصرف سؤروں سے نہیں منتقل ہوا بلکہ اس کا ایک حصہ انسانی فلو وائرس اور ایک حصہ برڈ فلو یعنی پرندوں کے وائرس سے اوردوحصے سؤروں کے فلووائرس سے مرکب ہو کر یہ ایک نئی قسم کا وائرس بن گیا ہے۔یہ وائرس بڑی آسانی سے ایک انسان سے دوسرے انسانوں میں منتقل ہونے کی خاصیت رکھتا ہے جوساری دنیا کے لئے ایک بہت بڑاخطرہ بن سکتا ہے۔

انفلوئنزا وائرس اے اور اس کی دوسری اقسام مثلاًH1N1,H1N2,H3N1,H3N2,H2N3 فلو پھیلاسکتے ہیں۔ان میں سے وائرس کی بعض قسمیں عام طور پردنیا میں پھیلتی رہتی ہیں۔1998ءمیں امریکہ کے سؤروں میں H1N1 قسم کا وائرس زیادہ پایا جاتا تھا مگر بعد میںH3N2 زیادہ تعداد میں پایا گیا۔یادرہے کہ H1N1وہی وائرس ہے جو عام طور پر ہر موسم میں فلو پھیلاتا رہتا ہے مگراس دفعہ والا یہ وائرس انسانوں،پرندوں اورسؤروں تینوں کومتاثر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

سوائن فلو کی تاریخ

1918-1919ءمیں سپین میں انسانی فلو نے بڑی تباہی مچائی تھی۔اس وقت تقریباً50ملین لوگوں کی اموات ہوئیں تھیں۔کہا جاتا ہے کہ موجودہ H1N1 وائرس1918ءکےسپین کے وائرس کی نسل میں سے ہے جونہ صرف سؤروں میں منتقل ہوا بلکہ انسانوں میں بھی بیسویں صدی میں وقتاً فوقتاً ظاہر ہوکر فلو پھیلاتا رہا۔یہ کہا جاتا ہے کہ سؤروں سے براہِ راست انسانوں میں یہ وائرس عام طور پرمنتقل نہیں ہوتا۔2005ءتا2008ءامریکہ میں صرف بارہ افراد کواس قسم کا فلو ہوا۔

فلو وائرس میڈیکل سائنس کے لئے ایک عجوبہ اور چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔یہ لگاتار اپنی ماہیت اورخاصیت بدلتا رہتا ہے اورانسانی جسم کی قوتِ مدافعت کوبڑی آسانی سے دھوکہ دینے کی اہلیت رکھتا ہے۔جب انسان پرفلو وائرس حملہ کرتا ہے تو اس کے جسم میں وائرس کے خلاف antibodies پیدا ہو جاتی ہیں جوقوت مدافعت کا کام کرتی ہیں۔جب وہی وائرس دوبارہ انسانی جسم میں داخل ہوتا ہے تو وہantibodiesاس وائرس کوناکارہ بنا دیتی ہیں اوراس کے بداثرات سے محفوظ کر دیتی ہیں۔بعض دفعہ وائرس ہر دو یا تین سال کے بعد اپنی ماہیت تبدیل کر لیتے ہیں اور جب تبدیل شدہ صورت میں انسان پرحملہ کرتے ہیں تواس کے خلاف انسانی جسم میں قوتِ مدافعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ بیماری کا شکار ہوجاتے ہیں۔بعض دفعہ تبدیل شدہ وائرس اتنی شدت سے حملہ کرتا ہے کہ وہ جسم کے نظامِ مدافعت کو بالکل ناکارہ بنا کررکھ دیتا ہے اوراس کی وجہ سے بڑے پیمانے پرتباہی پھیلتی ہے۔سپین کے فلو کے وقت میں یہی ہوا کہ پہلے دور میں فلو کا حملہ اتنا تباہ کن نہیں تھا مگراس کے دوسرے دورنے بڑے وسیع پیمانے پر تباہی پھیلا کررکھ دی۔

1957ءمیں''ایشین فلو' نے امریکہ میں45 ملین لوگوں کو متاثر کیا اور ستر ہزار سے زائد اموات ہوئیں اور دنیا بھر میں بیس لاکھ لوگ لقمہ اجل بن گئے۔ 1968-1969ءمیں ہانگ کانگ فلو نے بھی بڑی تباہی مچائی۔1976ءمیں بھی سوائن فلو ظاہر ہوا اور پانچ سو امریکی فوجی اس کا شکار ہوئے مگر جلد ہی سوائن فلوختم ہو گیا۔امریکہ میں اس کے بعد بھی سوائن فلو کے اکاّ دکاّ واقعات ہوتے رہے ہیں مگر جلد ہی ختم بھی ہوجاتے رہے ہیں۔ان سب واقعات میں انسانوں نے سؤروں سے بیماری پکڑی مگر ایسی نہ تھی کہ انسانوں سے انسانوں میں منتقل ہوسکے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ 2009ءمیں جوفلو میکسیکو میں ظاہر ہوا ہے کیا وہ پہلے فلو کے واقعات سے مختلف ہے اور کیا یہ زیادہ تباہی پھیلانے والا وائرس ہے۔اس پرتحقیق ہو رہی ہے مگر حتمی نتیجہ سامنے نہیں آیا۔ہوسکتا ہے کہ جو وائرس میکسیکو میں ظاہر ہوا ہے وہ عام قسم کی بجائے ایک مختلف قسم کا مرکب وائرس ہو۔یہ بھی ہوسکتا ہے کہ میکسیکو کا وائرس اپنی خاصیت کے لحاظ سے بالکل ہی مختلف ہو۔ایک یہ بھی خیال ہے کہ جولوگ میکسیکو میں اس وائرس سے متاثر ہوئے ہیں انہوں نے علاج کے لئے بہت دیر سے رجوع کیا ہو۔

میکسیکو میں ظاہر ہونے والافلو پہلی دفعہ ایک ایسے ٹاؤن میں ظاہر ہوا ہے جس کا نام La Gloria ہے۔مارچ تا اپریل اس فلو نے وہاں کے ساٹھ فیصد افراد کومتاثر کیا ہے۔اس ٹاؤن کے پاس ہی سؤروں کا ایک بہت بڑافارم ہے جہاں ہرسال دس لاکھ سؤروں کی پرورش اوران کی خرید وفرخت کی جاتی ہے۔خیال کیا جاتا ہے کہ سؤروں کے اس فارم سے فلو وائرس کا آغاز ہوا ہے گواس کے مالکان اس بات سے انکار کرتے ہیں اوران کا کہنا ہے کہ وہ ہرسال تمام سؤروں کوویکسین لگاتے ہیں۔اس کے بعد میکسیکوسٹی اور پھرامریکہ میں بھی لوگ اس سے متاثر ہوئے ہیں۔مارچ تا اپریل 2009ءمیں میکسیکو اور امریکہ میں ایک ہزار فلو کے مریضوں کی تشخیص کی جا چکی ہے۔

6مئی2009ءکی اطلاع کے مطابق دنیا بھر میں 22 ممالک اس فلو سے متاثر ہوچکے ہیں اور1516افراد کی تشخیص سے ثابت ہو چکا ہے کہ انہیں سوائن فلو ہوگیا ہے۔اب تک تیس اموات اس فلو سے ہو چکی ہیں۔انگلستان میں 32افراد میں ثابت ہو چکا ہے کہ وہ اس فلو کا شکار ہو چکے ہیں۔

کیا سوائن فلو کو روکا جاسکتا ہے؟

یہ سوال ہرایک کے ذہن میں پیدا ہو رہا ہے۔ہوائی سفر کے اس دور میں جب کہ دنیا بہت حد تک سمٹ چکی ہے یہ خیال کیا جارہا ہے کہ اب اس کی روک تھام بہت مشکل ہے۔ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کا خیال ہے کہ ہوائی سفر کی پابندیوں کے باوجوداس وائرس کو پھیلنے سے روکنا مشکل ہے۔اگرسفر سے آنے والوں کا معائنہ بھی کیا جائے تو تب بھی مشکل ہوگا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس وقت ان پر وائرس حملہ کر چکا ہو مگرابھی فلو کے آثار ظاہر نہ ہوئے ہوں۔بہر حال یہ پریشان صورتِ حال ہے اورحکومتوں کے لئے ایک بہت بڑامسئلہ۔

سوائن فلو کی علامات

فلو عام طور پرسانس کی بیماری ہے اوراس کی علامات وہی ہیں جوعام موسمی فلو کی شکل میں ہوتی ہیں مثلاً چھینکوں کا آنا،ناک کا بہنا، گلے میں خراش کی شکایت،کھانسی اور ہلکا سا بخار کا ہونا۔اس کے علاوہ بھوک کی کمی،سردرد،تھکاوٹ اور جسم میں ہلکی ہلکی دردوں کا ہونا بھی ظاہر ہوسکتا ہے۔2009ءکے فلو میں متلی،قے اور اسہال بھی علامتوں کے طور پرظاہر ہوئے ہیں۔یہ بات لازمی طور پر یادرکھنی چاہئے کہ ہرکسی میں مندرجہ بالا علامات کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اسے سوائن فلو ہوگیا ہے۔ہوسکتا ہے کہ اسے عام موسمی فلو ہوا ہو یا الرجی مثلاًHay Feverہی ہو۔سوائن فلو تب تشخیص کیا جا سکتا ہے کہ مندرجہ بالا علامات کے ساتھ لیبارٹری میں ٹیسٹ کے نتیجہ میں وائرس کی موجودگی ثابت ہوچکی ہو۔اگرکسی کوسوائن فلو ہوگیا ہوتو پہلے پانچ دنوں میں دوسروں کومتاثر کرنے کی بہت اہلیت ہوتی ہے اس کے بعد عام طور پرکم ہوجاتی ہے۔

احتیاطی تدابیر

1۔اگرکسی میں فلو کی علامات ظاہر ہوں اوروہ کسی ایسے مقام سے آیا ہو یا ایسے لوگوں سے رابطہ رہا ہو جہاں فلو وائرس پھیلا ہوتو اسے فوری طور پرطبّی مشورہ حاصل کرنا چاہئے۔

2۔اگرکسی کوشک ہوکہ اسے سوائن فلو ہو چکا ہے تو اسے ڈاکٹر کی سرجری میں نہیں جانا چاہئے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس سے دوسروں کولگ جائے اس لئے چاہئے کہ ڈاکٹر اسے گھر میں آکر دیکھ لے۔

باقی مضمون صفحہ نمبر5پرملاحظہ فرمائیں

صدسالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ فرانس 2008ء کی مختصر جھلکیاں

اس مسجد کے بن جانے کے ساتھ احمدیوں کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ایک تو عبادتوں کو پہلے سے بڑھ کر بجالانے کی اور سجانے کی کوشش کرنی ہے۔دوسرے تمام دنیا کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے لئے تبلیغ کرنا ہمارا کام ہے۔ اسی طرح ہمیں اپنے اعمال پر بھی نظر رکھنی ہوگی۔اپنی عبادتوں کی قبولیت کے لئے ہمیں تقویٰ پر قدم مارنا ہوگا۔

فرانس میں پہلی احمدیہ مسجد ''مسجد مبارک'' کا خطبہ جمعہ سے باقاعدہ افتتاح۔فرانس کے دو مختلف ٹی وی چینلز اور مختلف اخبارات کے نمائندگان نے خطبہ جمعہ کو کوریج دی۔

فیملی ملاقاتیں، واقفین نو بچوں کی کلاس میں واقفین نو کے لئے اہم ہدایات

(رپورٹ مرتبہ :عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

10/اکتوبر 2008ء بروز جمعۃ المبارک:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'مسجد مبارک' پیرس (فرانس) میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور اور ہدایات دیں اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پروگرام کے مطابق نماز جمعہ کے ساتھ سرزمین فرانس پر تعمیر ہونے والی پہلی مسجد ''مسجد مبارک'' کا افتتاح ہورہا تھا۔نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے اور افتتاح کے اس مبارک پروگرام میں شمولیت کے لئے صبح سے ہی ملک بھر سے احباب جماعت مشن ہاؤس پہنچنا شروع ہوگئے تھے۔بعض ہزار کلومیٹر سے لمبے فاصلے طے کرکے پہنچے تھے۔آج ہر ایک بہت خوش تھا اور اللہ کے حضور سجدہ ریز تھا کہ اس کی زندگی میں یہ دن آیا کہ ان کے اس ملک میں جماعت کی پہلی مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی اور آج اس کا افتتاح ہورہا تھا۔ہمسایہ ممالک جرمنی،بلجیم، برطانیہ، یونان اور سپین سے بھی احباب اس افتتاح کے پروگرام میں شمولیت کے لئے فرانس پہنچے تھے۔مرد و زن کی مجموعی حاضری آٹھ صد سے زائد تھی۔مسجد کے دونوں ہال، مسجد کا صحن، استقبالیہ تقریب کے لئے لگائی گئی مارکی اور مشن ہاؤس کی عمارت اور ہال سب نمازیوں سے بھرے ہوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرانس میں جماعت احمدیہ کی تاریخ میں پہلی بار فرانس کے نیشنل TV-F3 کی ٹیم اس افتتاحی پروگرام کی کوریج کے لئے مشن ہاؤس پہنچی۔اسی طرح فرانس کے ٹی وی France 24 کی ٹیم نے بھی ریکارڈنگ کی۔اخبارات کے نمائندے بھی موجود تھے۔ہمارے اس مشن ہاؤس اور مسجد کے علاقہ Saint Prix کے میئر Jean-Pierre Enjalbert بھی اس افتتاحی پروگرام میں شمولیت کے لئے آئے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔علاقہ کے میئر نے حضور انور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میئر سے گفتگو فرمائی اور تعاون پر شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک کے مین داخلی گیٹ کے پاس بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ایم ٹی اے پر تو یہ ساری کارروائی Live دکھائی جارہی تھی۔فرانس کے نیشنل ٹی وی نے ان سب لمحات کو فلمایا اور پریس اور میڈیا سے تعلق رکھنے والے احباب نے تصاویر بنائیں۔نقاب کشائی کی اس تقریب میں علاقہ کے میئر بھی حضور انور کے ساتھ موجود رہے۔

تختی کی نقاب کشائی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے اندر تشریف لائے اور خطبہ ارشاد فرمایا:

حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ نمبر 44 مورخہ 31/اکتوبر 2008ء میں شائع ہو چکا ہے۔تاہم اس کا خلاصہ یہاں پیش خدمت ہے۔

حضور انور نے تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا۔ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ۔ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ (سورۃ الاعراف 27) اور فرمایا:

الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ فرانس کو بھی پہلی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ کرے کہ یہ مسجد مزید مسجدوں کے لئے ایک مضبوط بنیاد ثابت ہو۔ملکی قوانین بھی راہ میں حائل نہ ہوں اور احباب جماعت کے اندر بھی مساجد کی تعمیر کے لئے قربانیوں کا شوق مزید بڑھے۔اور تعمیر کے لئے صرف شوق ہی نہیں بلکہ وہ روح بھی پیدا ہو جس سے وہ مساجد کی تعمیر کے مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں۔اس مسجد کی تعمیر نے یقیناً افراد جماعت کو یہ سبق دیا ہوگا کہ اگر ارادہ پختہ ہو اور لگن سچی ہو تو وقت آنے پر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے تمام روکیں دُور فرما دیتا ہے۔ یہ جگہ جہاں اب یہ خوبصورت مسجد تعمیر کی گئی ہے گو میناروں وغیرہ کی اونچائی کے بارہ میں کونسل نے علاقہ کے لوگوں کے شور مچانے پر یہاں بعض پابندیاں عائد کی ہوئی ہیں لیکن کم از کم اس جگہ مسجد کے نام کے ساتھ ہمیں ایک پراپر (Proper) مسجد بنانے کی، باقاعدہ مسجد بنانے کی اجازت تو ملی اور موجودہ ضرورت کے لحاظ سے عورتوں اور مردوں کو نمازیں ادا کرنے کے لئے، جمعہ پڑھنے کے لئے جگہ میسر آ گئی۔

باہر سے بھی کچھ مہمان آئے ہوئے ہیں اس لئے جگہ چھوٹی نظر آ رہی ہے۔فرانس کی جماعت کے لحاظ سے،اس علاقہ کی جماعت کے لحاظ سے مسجد کی یہ جگہ کافی ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ میناروں کی اونچائی کا مسئلہ بھی آہستہ آہستہ حل ہو جائے گا۔اس جگہ پر جیسا کہ آپ جانتے ہیں پہلے ایک عارضی ہال تھا جس میں نمازیں پڑھی جاتی تھیں۔علاقہ کے لوگوں کے اکثر اعتراض بھی آتے رہتے تھے یہاں تک کہ ایک وقت میں وہی ہمارے مہربان میئر صاحب جو اس وقت یہاں ابھی آئے بھی ہوئے تھے وہ بھی ایک دن غصّہ میں بھرے ہوئے آئے اور یہاں نمازوں پر پابندیاں لگانے کی، اس ہال کو گرانے کی دھمکیاں بھی دیں۔لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرماتے ہوئے ان لوگوں کے دلوں کو اپنے فضل سے بدلا تو انہی لوگوں نے باقاعدہ مسجد کی اجازت بھی دے دی۔ بلکہ مجھے یاد ہے کہ یہی میئر صاحب جو ایک زمانہ میں جماعت کے بارے میں اچھے خیالات نہیں رکھتے تھے ایک جلسہ پر یہاں تشریف لائے۔مَیں یہیں تھا تو بڑے ادب احترام سے سٹیج پر بھی جوتے اتار کر آئے، بڑے احترام سے مجھے ملے۔تو اللہ تعالیٰ نے ان کا دل نرم کیا اور وہی شخص جو ہمیں نمازوں سے روکتے ہوئے ہمارے اُس عارضی ہال کو گرانے کے درپے تھا ہمیں باقاعدہ مسجد کی تعمیر کے لئے نہ صرف اجازت دینے کے لئے تیار ہوگیا بلکہ راستے کی روکوں کو دور کرنے کے لئے خود ہمارا مددگار بن گیا اور ابھی تک یہ ہماری مدد کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور ان کا سینہ مزید کھولے کہ وہ احمدیت کے پیغام کو، اسلام کے پیغام کو بھی سمجھنے والے بنیں۔

پس یہ جو اللہ تعالیٰ جماعت پر فضل فرماتا ہے اور اپنے بیشمار انعامات سے نوازتا ہے اور ہم جو مانگ رہے ہوتے ہیں اس سے بہت بڑھ کر دیتا ہے، يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ کے الفاظ کہہ کر جب تسلی دیتا ہے تو صرف اپنوں کو ہی مددگار نہیں بناتا بلکہ غیروں کے دلوں میں بھی ڈالتا ہے کہ وہ اس کے بندوں کے معین ومددگار بن جائیں۔ یہ باتیں ہمیں خدا تعالیٰ کا شکر گزار بنانے والی ہونی چاہئیں اور شکر گزاری کا اظہار ہم کس طرح کر سکتے ہیں؟ اس کا طریق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ ہو۔مسجد کی زینت اور خوبصورتی کا خیال پہلے سے بڑھ کر رکھنے والے ہوں تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوں کیونکہ مساجد کی تعمیر کا سب سے بڑا مقصد تو تقویٰ کا قیام ہی ہے۔مسجد ہمیں جہاں ایک خدا کے حضور جھکنے والا بنانے والی ہوتی ہے اور بنانے والی ہونی چاہئے، وہاں خدا تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والی بھی ہونی چاہئے۔پس یہ ایک بہت بڑا مقصد ہے جو ہر احمدی کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے۔جیسا کہ مَیں نے کہا کہ شکر گزاری تبھی ممکن ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت پہلے سے بڑھ کر کرنے والے ہوں گے۔ اس کے گھر میں جب جائیں تو تمام دنیاوی سوچیں اور خیالات باہر رکھ کر جانے کی کوشش کریں۔کیونکہ یہ خدا کا گھر ہے اور جب ہم اس کے گھر اس لئے جارہے ہیں کہ وہی ایک خدا ہے جو تمام جہانوں کا مالک ہے اور خالق ہے، وہ رب العالمین ہے۔ہماری زندگی، ہمارے پیاروں کی زندگی عطا کرنے والا وہی ہے، ہماری ضروریات زندگی کو پورا کرنے والا وہی ہے تو پھر کسی دوسری چیز کا اس کے حضور حاضر ہوتے ہوئے ہمیں خیال نہیں آئے گا۔ جب ہماری یہ سوچ ہوگی، ہر قسم کے مخفی شرکوں سے بھی اتنے عرصہ کے لئے، جب تک ہمارے اندر یہ سوچ قائم رہے گی، ہم بچے رہیں گے۔

آج کل دنیا کے دھندے اور فکریں انسان کی سوچیں اپنی طرف مبذول کرا لیتی ہیں اور نماز پڑھتے پڑھتے بھی سوچیں اس طرف نہیں ہوتیں اور اپنی سوچوں میں غائب انسان الفاظ تو دوہرا رہا ہوتا ہے لیکن اس کو سمجھ نہیں آ رہی ہوتی کہ کیا کر رہا ہے۔سلام پھیرتا ہے اور نماز سے فارغ ہو جاتا ہے۔اس زمانہ کے امام کو مان کر جب ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے تو پہلی بات تو یہ کہ جمعہ کے جمعہ نہیں بلکہ سوائے اشد مجبوری کے نماز باجماعت ادا کرنے کی کوشش کریں۔ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کی کوشش کریں۔مسجد میں آئیں تو صرف اور صرف اس کی طرف توجہ ہو اور پھر یہ کہ اپنی عبادتوں کا اور مسجد کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔جیسا کہ مَیں نے کہا وہ حق کس طرح ادا ہوگا اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) ''یعنی ہم نے جنوں اور انسانوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے'' جو اس اصل غرض کو مد نظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں، فلاں مکان بنالوں، فلاں جائیداد پر قبضہ ہو جاوے تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلالے اور کیا سلوک کیا جاوے''۔

آپ فرماتے ہیں کہ ''انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جس کی وجہ سے وہ اس کے نزدیک ایک قابل قدر شے ہو جاوے گا''۔

فرمایا: انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ تعلق بنائے رکھے۔سب عبادتوں کا مرکز دل ہے

۔اگر عبادت بجالاتا ہے مگر دل خدا کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آوے گی۔ فرمایا اب دیکھو ہزاروں مساجد ہیں مگر سوائے اس کے کہ ان میں رسمی عبادت ہو اور کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد اور تنبیہ دل کو ہلا دیتا ہے کہ آپ ہم سے کیا توقعات رکھتے ہیں۔ ہماری اصلاح کے لئے اور خدا تعالیٰ سے ہمارا تعلق جوڑنے کے لئے کس درد سے ہمیں سمجھاتے ہیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل قدر شے بنانے کے لئے آپ میں کس قدر بے چینی پائی جاتی ہے۔ پس ایسی عبادتوں کا حصول ہمارا مطمح نظر ہونا چاہئے اور اس کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے تبھی ہم اپنی عبادتوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والے بھی بن سکتے ہیں اور مساجد کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والے بھی بن سکتے ہیں۔ ورنہ مسجدیں تو دوسرے بھی بنا رہے ہیں، بعض مسجدیں خوبصورتی کے لحاظ سے اتنی خوبصورت ہیں کہ ہماری مساجد ان کا مقابلہ نہیں کرسکتیں لیکن کیونکہ وہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے باہر رہ کر بنائی گئی ہیں اس لئے ظاہری خوبصورتی تو ان میں بیشک ہے لیکن جو اصل خوبصورتی جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ فرمایا ہے ان میں پیدا نہیں ہوسکتی کیونکہ مسجد بنانے والوں نے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کی نافرمانی کرتے ہوئے زمانے کے امام کو نہ صرف مانا نہیں بلکہ اس کی مخالفت میں بھی بڑھ گئے۔ اُس مسیح و مہدی کو نہیں مانا جس کے آنے کی خبر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے دی تھی۔ پس اب جبکہ ہم نے یہاں اپنی مسجد بنالی ہے جو گو اتنی بڑی نہیں لیکن پھر بھی جیسا کہ مَیں نے کہا فی الحال یہاں کی ضرورت کے لئے کافی ہے۔ اب اس مسجد کے بن جانے کے ساتھ احمدیوں کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ مسلموں اور غیر مسلموں سب کی توجہ اب اس مسجد کی وجہ سے آپ کی طرف پھرے گی۔ بلکہ کل امیر صاحب نے مجھے یہاں چھپنے والا ایک رسالہ دکھایا جس کی بڑی سرکولیشن ہے جس نے مسجد کے حوالے سے ہمارا تعارف شائع کیا ہے۔ اس سے جہاں جماعت کا تعارف دوسروں تک پہنچے گا وہاں حاسدوں کے حسد بھی بھڑکیں گے اور دونوں باتوں کے لئے یعنی تعارف کی وجہ سے تبلیغ کے مواقع پیدا ہونے اور اس کے بہترین نتائج ظاہر ہونے کے لئے بھی اور حسد کی وجہ سے دشمنیاں پیدا ہونی ہیں۔ ان دشمنیوں کے پیدا ہونے پر نقصان سے بچنے کے لئے بہترین ذریعہ دُعا ہے۔ عبادتوں کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے اس سے تضرع اور عاجزی سے اس کی مدد مانگنا ہے۔ دلوں کو کھولنے والا بھی خدا تعالیٰ ہی ہے اور حاسدوں کے حسد سے بچانے والا بھی خدا تعالیٰ ہی ہے۔

پس اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ آپ کو دو بلکہ تین طرح کے چیلنجوں کا سامنا کرنا ہے۔ ایک تو عبادتوں کو پہلے سے بڑھ کر بجالانے کی اور سجانے کی کوشش کرنی ہے اور اس کے لئے خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے گھر میں آکر پانچ وقت اپنی نمازیں ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ جب نمازوں کی طرف بلایا جائے تو اس پر بغیر کسی حیل و حجت کے لبّیک کہنا ہے کہ حقیقی فلاح نمازوں سے ہی ملتی ہے نہ کہ دنیاوی دھندوں سے۔ پس ان مغربی ملکوں میں رہنے والے عام طور پر اور فرانس کے اس شہر میں یا اس کے قریب رہتے ہوئے خاص طور پر جس کے بارہ میں مشہور ہے کہ دنیاوی رنگینیوں اور چکا چوند کا شہر ہے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے والا بنانا یقیناً خدا تعالیٰ کے پیار کو سمیٹنے والا بنائے گا۔ پس اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ اپنی عبادتوں کے بھی نئے معیار قائم کریں۔

دوسرا چیلنج تبلیغ کا ہے جیسا کہ مَیں پہلے بھی کئی مواقع پر بتا چکا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی جگہ فرمایا ہے کہ جہاں اسلام کو متعارف کرانا ہو، جہاں ایک مرکز کی طرف لانے کی کوشش کرنی ہو۔ وہاں مسجد بنادو، اس سے تعارف پیدا ہوتا ہے اور تبلیغ کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔

اور جیسا کہ مَیں نے بیان کیا، ابھی باقاعدہ اس مسجد کا افتتاح نہیں ہوا کہ رسالہ میں جماعت اور مسجد کا تعارف بھی شائع ہوگیا۔ پس یہ ابتدا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ تبلیغ کے مزید راستے کھلیں گے اور جب یہ راستے کھلیں گے تو پھر لوگوں کی نظریں آپ پر ہوں گی۔ پس اس چیلنج کو قبول کرنے کے لئے بھی تیار ہو جائیں۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرانس کی جماعت کی تبلیغ کی مساعی اچھی ہے، کتنے فیصد لوگ شامل ہیں مجھے نہیں پتہ لیکن بہرحال اچھے نتائج ہوتے ہیں، لیکن بعض طبقوں اور قوموں تک محدود ہیں جس میں عرب مسلمان زیادہ ہیں۔ یہ بڑی اچھی بات ہے اور عربوں کا پہلا حق بنتا ہے کہ ان تک آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی آمد کا پیغام پہنچایا جائے۔ کیونکہ یہ ان لوگوں کا ہی ہم پر احسان ہے کہ انہوں نے ہمیں آنحضرت ﷺ کا پیغام پہنچا کر ہمیں اس خوش قسمت اُمّت میں شامل ہونے کا سامان بہم پہنچایا، جس نے ہماری دنیا بھی سنواری اور اخروی اور دائمی زندگی کے راستے بھی دکھائے۔ پس اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ تمام عرب تک آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کا پیغام پہنچانا ہمارا اولین فرض ہے۔ لیکن ساتھ ہی ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور اس زمانہ میں یہ عظیم مشن مسیح موعود اور مہدی موعود کا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے دنیا کو اکٹھا کریں۔ پس یہ پیغام پہنچانا ہمارا کام ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ ہدایت دینا چاہے گا جس کی فطرت نیک ہوگی اس کے آپ ﷺ کی غلامی میں آنے کے سامان اللہ تعالیٰ پیدا فرمادے گا۔

پس پیغام پہنچانا اور پھر دعا کرنا یہ ہمارا اہم کام ہے۔ کیونکہ دعاؤں کا ہتھیار ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سب سے کارآمد ہتھیار ہے اور یہی ہتھیار آپ کو دیا گیا ہے اس لئے کبھی اپنے علم اور اپنی تبلیغ پر بھی انحصار نہ کریں۔ پھل بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی لگتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے دعائیں انتہائی ضروری چیز ہیں اس لئے کبھی دعاؤں کو نہ بھولیں۔

اور پھر تیسرا چیلنج، جب دنیا کی نظر آپ پر پڑے گی تو اپنے اعمال پر بھی ہمیں نظر رکھنی ہوگی کیونکہ جس کو تبلیغ کریں گے وہ ہمارے عمل بھی دیکھتا ہے۔ وہ یقیناً ہمارا اٹھنا بیٹھنا اور رکھ رکھاؤ دیکھے گا۔ وہ ہمارے آپس کے تعلقات کو دیکھے گا۔ وہ ہمارے قول و فعل کو دیکھے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے‘‘۔ فرمایا ’’جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ برے نمونے سے اوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونے سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کے ہمارے پاس خط آتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ مَیں اگرچہ آپ کی جماعت میں ابھی داخل نہیں مگر آپ کی جماعت کے بعض لوگوں کے حالات سے البتہ اندازہ لگاتا ہوں کہ اس جماعت کی تعلیم ضرور نیکی پر مشتمل ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النحل:129) ’’یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور احسان کرنے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ بھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے۔ پس انسان کو بھی اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہئے اور اس میں غور کرنا چاہئے کہ نیکی میں کہاں تک آگے قدم رکھا ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’انسان اگر خدا کو ماننے والا اور اسی پر کامل ایمان رکھنے والا ہو تو کبھی ضائع نہیں کیا جاتا بلکہ اُس ایک کی خاطر لاکھوں جانیں بچائی جاتی ہیں‘‘۔

پس آج ہم نے اپنے اعمال پر نظر رکھ کر اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اپنے ساتھ دنیا کے لاکھوں بلکہ کروڑوں لوگوں کو زمینی اور سماوی آفات سے بچانا ہے اور اس کے ساتھ دنیا کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لاکر اس دنیا میں بھی تباہ ہونے سے بچانا ہے اور آخرت کی آگ سے بھی بچنے کے راستے دکھانے ہیں۔ پس اسی بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ ہم نے ایک مسجد بنالی۔ مومنین کا ترقی کی طرف اٹھنے والا ہر قدم اسے مزید ذمہ داریوں کا احساس دلاتا ہے اسے مزید ترقی کے راستوں کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ تقویٰ میں مزید ترقی کی طرف سے توجہ دلاتا ہے اور جوں جوں تقویٰ میں ترقی ہوتی جاتی ہے، ذمہ داری کا احساس بھی بڑھتا چلا جاتا ہے اور نیکیوں کو بجالانے کے لئے نئے سے نئے راستے بھی نظر آنے لگتے ہیں۔

پس یہ پہلا قدم تو آپ نے اٹھا لیا کہ ایک مسجد بنالی لیکن اس کا اصل اجر تبھی ہمیں ملے گا جب یہ احساس رہے کہ ہمارا یہ عمل محض لِلّٰہ ہے، اللہ تعالیٰ کی خاطر ہے اور اس کا حق ہم نے ادا کرنا ہے اور جب یہ احساس ہوگا تو ہمارے تقویٰ کے معیار بھی بڑھتے چلے جائیں گے۔ ہماری عبادتیں بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہوں گی۔

آنحضرت ﷺ نے جب مسجد بنانے والوں کو یہ خوشخبری دی کہ مسجد بنانے والے کو ایسا ہی گھر جنت میں ملے گا تو ساتھ یہ بھی فرمایا یہ شرط لگائی کہ مسجد اللہ تعالیٰ کے لئے ہو تو اس کا اجر ہے اور جو مسجد اللہ کے لئے ہو اس میں انسان خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے لئے عبادت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مسجد کی تعمیر کرکے یا اس کے لئے کسی قسم کی قربانی کرکے اس میں فخر نہیں پیدا ہو جاتا بلکہ اس کا دل اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی خشیت میں مزید بڑھتا ہے اور وہ یہ دعا کر رہا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی اس حقیر قربانی کو قبول فرمائے۔ تقویٰ پر چلتے ہوئے وہ وہی باتیں کرنے کی کوشش کرتا ہے جو خدا تعالیٰ کی پسندیدہ اور خدا کے بندوں کے لئے آسانی اور خوشی پیدا کرنے والی ہو نہ کہ تکلیف میں ڈالنے والی۔

پس آج جو آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر شکرگزاری کا اظہار کرنا ہے یا کر رہے ہیں تو اس کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ تقویٰ میں ترقی ہو اور ہماری عبادتیں اور ہمارے سب عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوں اور یہی چیز خدا تعالیٰ کو پسند ہے۔ جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے، اس میں خدا تعالیٰ نے اس بات کی طرف راہنمائی فرمائی ہے کہ انسان کو تقویٰ کو ہر چیز پر مقدم رکھنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ نے یہاں لباس کی مثال دی ہے کہ لباس کی دو خصوصیات ہیں۔ پہلی یہ کہ لباس تمہاری کمزوریوں کو ڈھانکتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ زینت کے طور پر ہے۔ کمزوریوں کے ڈھانکنے میں جسمانی نقائص اور کمزوریاں بھی ہیں، بعض لوگوں کے ایسے لباس ہوتے ہیں جس سے ان کے بعض نقص چھپ جاتے ہیں۔ موسموں کی شدت کی وجہ سے جو انسان پر اثرات مرتب ہوتے ہیں ان سے بچاؤ بھی ہے اور پھر خوبصورت لباس اور اچھا لباس انسان کی شخصیت بھی اجاگر کرتا ہے۔ لیکن آج کل ان ملکوں میں خاص طور پر اس ملک میں بھی عموماً تو سارے یورپ میں ہی ہے لباس کے فیشن کو ان لوگوں نے اتنا بیہودہ اور لغو کر دیا ہے خاص طور پر عورتوں کے لباس کو کہ اس کے ذریعہ اپنا ننگ لوگوں پر ظاہر کرنا زینت سمجھا جاتا ہے اور گرمیوں میں تو یہ لباس بالکل ہی ننگا ہو جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لباس کے یہ دو مقاصد ہیں ان کو پورا کرو۔ اور پھر تقویٰ کے لباس کو بہترین قرار دے کر توجہ دلائی، اس طرف توجہ پھیری کہ ظاہری لباس تو ان دو مقاصد کے لئے ہیں۔ لیکن تقویٰ سے دور چلے جانے کی وجہ سے یہ مقصد بھی تم پورے نہیں کرتے اس لئے دنیاوی لباسوں کو اس لباس سے مشروط ہونا چاہئے جو خدا تعالیٰ کو پسند ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے۔ یہاں لفظ رِیْش استعمال ہوا ہے۔ اس کے معنی ہیں پرندوں کے پَر جنہوں نے انہیں ڈھانک کر خوبصورت بنایا ہوتا ہے۔ وہی پرندہ جو اپنے اوپر پروں کے ساتھ خوبصورت لگ رہا ہوتا ہے اس کے پَر نوچ دیں یا کسی بیماری کی وجہ سے وہ پَر جھڑ جائیں تو وہ پرندہ انتہائی کراہت انگیز لگتا ہے۔

پھر اس کا مطلب لباس بھی ہے اور خوبصورت لباس ہے۔ لیکن بدقسمتی سے آج کل خوبصورت لباس کی تعریف ننگا لباس کی جانے لگ گئی ہے اور اس میں مردوں کا زیادہ قصور ہے کہ انہوں نے

Sarmad
SJ
Jewellers
different like you....
Rizwan Aslam
0321-9463065
www.sarmadjewellers.com
Main Branch shop # 4, Umer Market, Zaildar Road, Ichra, Lahore
Tel: +92-42-7523145
Fax:+92-42-7567952

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کے لئے رجوع فرمائیں
Tel :6211550 Fax : 047-6212980
Mob: 0333-6700663
email : ahmadtravel@hotmail.com

انی معک یا مسرور
طالب دعا: محمد احمد مظفر علوی
نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل شعبہ اشتہارات
گلشن علوی، برجی روڈ، نصیر آباد حلقہ ’’غالب‘‘ ربوہ
فون: 047-6211687 موبائل +923344090620
رہائش: +923349868214
email: mamalvi@hotmail.com
mamalvi@yahoo.com

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510-049-4423173

عورت کو اس کی کھلی چھٹی دی ہوئی ہے اور عورتیں بھی اپنی حیا اور تقدس کو بھول گئی ہیں اور ہماری بعض مسلمان عورتیں بھی اور احمدی بھی اِکّا دُکّا متاثر ہو جاتی ہیں۔ پردے اور حجاب جب اترتے ہیں تو اس کے بعد پھر اگلے قدم ننگے لباسوں میں آ جاتے ہیں۔ پس اپنے تقدس کو ہر عورت کو قائم رکھنا چاہئے۔ کل ہی مجھ سے ایک نئے احمدی دوست نے سوال کیا کہ اس معاشرے میں جہاں ہم رہ رہے ہیں بہت ساری برائیاں بھی ہیں ننگے لباس بھی ہیں تو ہم کس طرح اپنی بیٹیوں کو معاشرے کے اثرات سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ تو مَیں نے انہیں یہی کہا تھا کہ بچپن سے ہی بچوں میں اپنی ذات کا تقدس پیدا کریں انہیں احساس ہو کہ وہ کون ہیں۔ خدا تعالیٰ ان سے کیا چاہتا ہے؟ اور پھر بڑی عمر سے ہی نہیں بلکہ پانچ چھ سال کی عمر سے ہی انہیں لباس کے بارے میں بتائیں کہ تمہارے اردگرد معاشرے میں جو چاہے لباس ہو لیکن تمہارے لباس اس لئے دوسروں سے مختلف ہونے چاہئیں کہ تم احمدی ہو۔ اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کو وہی لباس پسند ہے جن سے ننگ ڈھکا ہو۔ ان کے اندر کی نیک فطرت کو ابھاریں کہ انہوں نے ہر کام خدا تعالیٰ کی خاطر کرنا ہے۔ تو آہستہ آہستہ بڑے ہونے تک ان کے ذہنوں میں یہ بات پختہ اور راسخ ہو جائے گی۔

اسی طرح رِیْــش کا مطلب دولت بھی ہے اور زندگی گزارنے کے وسائل بھی ہیں۔ یہاں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس کے لئے بھی تقویٰ ضروری ہے، زندگی کی سہولیات حاصل کرنے کے لئے کوئی غلط کام نہیں کرنا، غلط ذریعہ سے دولت نہیں کمانی۔ ناجائز کاروبار نہیں کرنا، حکومت کا ٹیکس چوری نہیں کرنا۔ اس طرح کی دولت سے تم اگر چوری کرتے ہو تو ظاہراً تو شاید عارضی طور پر خوبصورت گھر بنا لو لیکن تقویٰ سے دُور چلے جاؤ گے۔ اس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری کمزوریوں کو ڈھانکنے کے لئے اور تمہاری زینت کے لئے جو جائز اسباب تمہارے لئے میسر کئے ہیں۔ ان کو استعمال میں لانا ضروری ہے۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھو کہ لباس تقویٰ ہی اصل چیز ہے۔ اس کی طرف اگر تمہاری نظر رہے گی تو ظاہری لباس، رکھ رکھاؤ اور زینت کے لئے بھی تم اس طرح عمل کرو گے جس طرح خدا تعالیٰ کا حکم ہے اور جس طرح تمہارے باپ آدم نے اپنے آپ کو ڈھانکنے کی کوشش کی تھی جب شیطان نے اسے بہکایا تھا۔ پس آدم کی اولاد کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف، اس کی خشیت اور تقویٰ ہر وقت پیش نظر رہے گا اور استغفار اور توبہ اور دعاؤں سے اس کی حفاظت کی کوشش کرتے رہو گے تو دنیا میں جو بے انتہا لغویات ہیں ان سے بھی بچ کر رہو گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے، چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰی قرآن شریف کا لفظ ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے''۔ (یعنی گہرے سے گہرے مطلب باریک مطلب کو تلاش کرے اور پھر عمل کرنے کی کوشش کرے)۔

آپؑ فرماتے ہیں: ''ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تاکہ قبولیت دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے''۔

پس یہ کم از کم معیار ہے جو ہمارا ہونا چاہئے کہ تقویٰ کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا ہے کہ ہماری زینت ظاہری لباسوں، دولت کو جمع کرنے یا اعلیٰ گھر بنانے اور ان کو صرف سجانے میں نہیں ہے بلکہ اصل زینت جو روحانی زینت ہے۔ اس لباس سے ہے جو تقویٰ کا لباس ہے اور یہی ایک احمدی کا مطمح نظر ہونا چاہئے۔ اور یہ لباسِ تقویٰ کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ''اللہ سے کئے گئے عہد کا پورا حق ادا کرتے ہوئے اور بندوں کے حقوق بھی صحیح طرح ادا کرو''۔

ایک احمدی کے لئے یہ حق ادا کرنے کا کیا طریق ہے، اس کے لئے ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرائط بیعت کی صورت میں لائحہ عمل رکھ دیا ہے۔ ہم نے یہ عہد بھی کیا ہے کہ ہم ان شرائط کے پابند رہنے کی حتی الوسع کوشش بھی کرتے رہیں گے۔ تو اس پہ پھر کوشش کرنی چاہئے۔ پہلی شرط مختصراً مَیں بتا دیتا ہوں۔ یہ کہ کسی بھی حال میں شرک نہیں کرنا۔ اب شرک ظاہری بھی ہے اور مخفی بھی ہے۔ روزمرہ کی بہت سی مصروفیات ہمیں خدا تعالیٰ کی عبادت سے غافل کر دیتی ہیں۔ لیکن ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری اصل زینت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہے۔ ہمارا حقیقی مفاد اس میں ہے کہ ہم ان مخفی شرکوں سے بچیں جو آئے دن ہمارے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

پھر دوسری شرط میں تمام وہ برائیاں آ گئیں جو انسان کو روزمرہ کے معاملات میں پیش آتی رہتی ہیں اور ایک مومن کا ان سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔ یعنی جھوٹ ہے، بدنظری ہے، زنا ہے۔ اب زنا صرف یہی نہیں کہ ضرور عملی طور پر زنا کیا جائے، گندے خیالات کا ذہن میں بار بار آنا اور ان سے ذہنی حظ اٹھانا بھی ایک زنا کی قسم ہے۔ پھر فسق و فجور ہے۔ ہر ایسی حرکت جس سے معاشرے میں فتنہ و فساد پھیلے فسق و فجور میں شامل ہیں۔ ظلم ہے، خیانت ہے، فساد ہے، بغاوت ہے، چاہے وہ حکومتی نظام کے خلاف ہو، چاہے جماعتی نظام سے متعلق باتیں کی جائیں۔ اس کے علاوہ غلط باتوں کے لئے بھی جب بھی نفس کسی بھی انسان کو ابھارے اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ ہم نے عہد کیا ہے کہ ہم بچیں گے۔

پھر تیسری شرط میں پانچ وقت کی نمازیں ہیں۔ اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کے مطابق ان کو ادا کرنا ہے اور اب مسجد کی تعمیر کے بعد تو خاص طور پر آپ کو اس بات کی یاددہانی ہوتی رہنی چاہئے اور پھر تقویٰ میں بڑھنے کے لئے صرف فرض نمازیں ہی نہیں۔ فرمایا کہ تہجد پڑھنے کی طرف بھی توجہ ہو، آنحضرت ﷺ کی طرف درود بھیجنے کی طرف بھی توجہ رہے کیونکہ ہماری دعاؤں کی قبولیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے وسیلہ آنحضرت ﷺ کی ذات کو بنایا ہے اگر دُرود نہیں تو دعائیں بھی بے فائدہ ہیں اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہماری تبلیغ بھی کامیابی کی منزلیں طے کرے گی۔ یہ دُرود ہی ہے جو ہماری روحانی حالتوں کو ترقی کی طرف لے جائے گا۔ پھر استغفار میں باقاعدگی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں پر اس کی حمد اور تعریف ہے۔

چوتھی شرط یہ کہ عام طور پر تمام انسانوں کو اللہ کے تمام بنی نوع انسان اور خاص طور پر مسلمانوں کو نفسانی جوشوں سے، جوش، غصے، اور غضب سے تکلیف نہیں پہنچانی۔ اگر اس پر عمل شروع ہو جائے تو تمام ذاتی رنجشیں دور ہو جائیں اور یہ دنیا بھی جنت نظیر بن جائے۔

پھر پانچویں شرط یہ کہ ہر حال میں خدا تعالیٰ سے وفا کا تعلق رکھنا ہے۔ جو کچھ حالات ہو جائیں اللہ تعالیٰ سے تعلق نہیں چھوڑنا۔

چھٹی شرط یہ کہ تمام دنیاوی خواہشات کو ختم کر کے وہی عمل کرنا ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے۔

ساتویں بات یہ کہ تکبر اور خود پسندی کو مکمل طور پر ترک کرنا ہے۔ عاجزی اور دوسروں سے ہمیشہ نرمی اور خوش خلقی سے پیش آنا ہے۔

پھر ایک عہد یہ ہم نے کیا ہے کہ اسلام اور اسلام کی عزت اپنی جان، اپنے مال، اپنی اولاد سے زیادہ کریں گے۔

اور نویں بات یہ کہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ انسانیت کو فائدہ پہنچانے کی کوشش ہوگی۔

اور آخری بات یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کامل اطاعت کا تعلق ہوگا اور اس کے ساتھ محبت بھی ایسی ہوگی کہ کسی دوسرے رشتے میں وہ محبت نہ ہو۔

اور پھر اب آپ کے بعد یہ عہد خلافت احمدیہ کے ساتھ بھی ہے جو ہمیں نبھانا ہوگا کہ ہر معروف فیصلہ جو خلیفۂ وقت دے گا وہ مانوں گا۔ اور جب خلافت پر یقین ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کا انعام ہے تو خلافت کی طرف سے کیا گیا ہر فیصلہ قرآن و سنت کے مطابق اور معروف فیصلہ ہی ہوگا۔

پس مَیں نے مختصراً یہ ذکر کیا ہے اس عہد کا جو تقویٰ کی شرط ہے اور تقویٰ میں بڑھنے کے لئے ضروری ہے اور اس عہد کی تکمیل کرتے ہوئے جب ہم عبادت کے لئے مسجدوں میں جائیں گے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے۔ کہ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ (سورۃ الاعراف: 32) کہ اے ابنائے آدم ہر مسجد میں اپنی زینت کے یعنی لباس تقویٰ کے ساتھ جایا کرو۔ اپنی زینت سے مراد تو یہی لباس تقویٰ ہے، جیسا کہ مَیں نے ترجمہ میں پڑھا ہے جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اگر ہم ان شرائط پر غور کریں جو بیعت کی ہیں جن کا خلاصہ مَیں نے ابھی بیان کیا ہے اور جس پر پابندی کا ہم عہد کرتے ہیں اور ان پر عمل کرتے ہوئے جب ہم خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے، جھکیں گے اور جھکنے کے لئے مسجدوں میں جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والے بنیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''اگر بار بار اللہ کریم کا رحم چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو اور وہ سب باتیں جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہیں چھوڑ دو۔ جب تک خوف الٰہی کی حالت نہ ہو تو تب تک حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ کوشش کرو کہ متقی بن جاؤ۔ جب وہ لوگ ہلاک ہونے لگتے ہیں جو تقویٰ اختیار نہیں کرتے تب وہ لوگ بچا لئے جاتے ہیں جو متقی ہوتے ہیں۔ انسان اپنی چالاکیوں، شرارتوں اور غداریوں کے ساتھ اگر بچنا چاہے تو ہرگز نہیں بچ سکتا''۔ فرمایا ''یاد رکھو کہ دعائیں منظور نہیں ہوں گی جب تک تم متقی نہ ہو اور تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ کی دو قسم ہیں ایک علم کے متعلق اور دوسرا عمل کے متعلق''۔ فرمایا ''علوم دین نہیں آتے اور حقائق و معارف نہیں کھلتے جب تک متقی نہ ہو''۔ پس اپنی عبادتوں کی قبولیت کے لئے ہمیں تقویٰ پر قدم مارنا ہوگا۔ فرمایا اور عمل کے متعلق یہ ہے کہ نماز، روزہ اور دوسری عبادات اس وقت تک ناقص رہتی ہیں جب تک متقی نہ ہو۔ پس اپنی عبادتوں کی قبولیت کے لئے ہمیں تقویٰ پر قدم مارنا ہوگا اور تقویٰ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کئے گئے عہد اور امانتوں کو جب ہم پورا کریں گے۔ تب ہمارے اندر پیدا ہوگا اور بندوں سے کئے گئے عہد اور امانتیں بھی ہم نے پوری کرنی اور لوٹانی ہیں۔ تب ہم تقویٰ پر صحیح قدم مارنے والے ہوں گے۔ تب ہم ان راہوں پر چلنے والے ہوں گے جو خدا تعالیٰ کے قرب کی طرف لے جانے والی راہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتے ہوئے اپنی مسجدوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے اور مسجدوں کے حق ادا کرنے میں خالص ہو کر اس کی عبادت کرنے کے ساتھ اسلام کا پیغام پہنچانا بھی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی فرمایا کہ اس کے ذریعہ سے تبلیغ کے مواقع بھی پیدا ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ان تمام برکات کا مورد بنائے جو اس مسجد سے وابستہ ہیں۔ نیکیوں اور اخلاص میں بڑھتا چلا جائے۔ آپس میں محبت، پیار اور بھائی چارے کی فضا کو قائم کرنے والے ہوں۔ عہدیدار بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے عاجزی، انکساری، پیار اور اخلاص کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے والے ہوں اور افراد جماعت بھی نظام جماعت کو سمجھتے ہوئے اطاعت کا نمونہ دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ پرانے احمدیوں کا بھی خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق بڑھائے اور نئے آنے والے جن میں سے کافی تعداد میں کل میرے ساتھ اجتماعی ملاقات میں شامل تھے

نورتن جیولرز ربوہ
فون:6214214 فون گھر:047-6211971
فون دکان:6216216

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے
فون دکان:6212837 رہائش:6214840

The Vission of Tomorrow
New Heven Public School
Multan Tel: 061-6779794

پرائم پیپر ٹریڈرز
اعلیٰ معیار کا رائٹنگ پیپر، کرافٹ پیپر
آفسٹ اور پیکنگ کا کاغذ دستیاب ہے
طالب دُعا: ملک مدثر احمد سنکوہی
22-ذوالقرنین چیمبرز-گنپت روڈ-لاہور-فون آفس:042-7232380-7248012

جن کے چہروں، باتوں اور عمل سے خلافت کے لئے وفا، اخلاص، پیار، گہرا تعلق اور اطاعت اور محبت پھوٹی پڑ رہی تھی اللہ تعالیٰ ان کے اس تعلق کو بھی مزید بڑھاتا چلا جائے۔ احمدیت کے لئے وہ مفید وجود بننے والے ہوں۔ تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوں۔

مجھے آنے سے پہلے ماجد صاحب (عبدالماجد طاہر صاحب) نے بتایا کہ 28 دسمبر 1984ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے دورہ فرانس کے دوران اپنے اس کشفی نظارے کا پہلی دفعہ ذکر کیا تھا جس میں گھڑی پردس کے ہندسے کو چمکتے دیکھا تھا اور آپ کے ذہن میں اس کے ساتھ آیا تھا کہ یہ Friday the 10th کی تاریخ ہے۔ وقت نہیں ہے۔ تو آج بھی اتفاق سے یا اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ Friday the 10th ہے اور فرانس کی پہلی مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔ خدا کرے کہ وہ برکات جو Friday the 10th کے ساتھ وابستہ ہیں، جن کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ کو بھی خوشخبری دی گئی تھی اور اللہ تعالیٰ ایک بات کو کئی رنگ میں پورا فرماتا ہے اور کئی طریقوں سے ظاہر فرماتا ہے اللہ کرے کہ وہ اس مسجد کے ساتھ بھی وابستہ ہوں اور یہ مسجد جماعت کی ترقی کے لئے اس ملک میں ایک سنگ میل ثابت ہو۔

کئی صدیاں پہلے جو ہم تاریخ دیکھتے ہیں تو فرانس میں مسلمان سپین کے راستے داخل ہوئے تھے لیکن یہاں انہیں مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا اور دنیاداری بھی آ چکی تھی اور سرحدوں کے قریب کے علاقے سے ہی انہیں پسپا ہونا پڑا کیونکہ اس وقت دنیاداری بھی غالب آ رہی تھی روحانیت کم ہو رہی تھی، لیکن مسیح محمدی کو جو پیار اور محبت اور دعاؤں کا ہتھیار دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا کارگر ہتھیار ہے جو دلوں کو گھائل کرنے والا ہے جس کو کبھی پسپا نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ یہ زخم ایسا ہے جو زندگی بخشتا ہے۔ پس یہاں کے احمدی اس بات کو بھی پیش نظر رکھیں کہ آپ مسیح محمدی کے غلاموں میں سے ہیں۔ اس دفعہ یہ حملہ جو دلوں کو جیتنے کے لئے ہے، باہر سے اندر کی طرف نہیں ہو رہا بلکہ فرانس کے مرکز سے تمام ملک میں کرنے کے اللہ تعالیٰ نے سامان آپ کو بہم پہنچائے ہیں۔ پس اس موقع کو ضائع نہ کریں اور اپنی عبادتوں اور اعلیٰ اخلاق اور تبلیغ کے معیار پہلے سے بہت بلند کر دیں تا کہ سعید فطرت لوگوں کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے جلد سے جلد لے آئیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:

دو وفاتوں کی افسوسناک اطلاع ہے جن کے جنازے ابھی مَیں جمعہ کے بعد پڑھاؤں گا۔ ایک تو ہیں ہمارے مولانا بشیر احمد صاحب قمرؔ جو صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی تھے۔ ان کی کل 9/اکتوبر کو وفات ہوئی ہے، آپ کی عمر 74 سال تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ اور آخر وقت تک اللہ تعالیٰ نے ان کو خدمت کی توفیق دی، کچھ عرصہ پہلے یا چند دن پہلے ان کو انفیکشن ہوا۔ اس کے بعد نمونیہ ہو گیا تھا جو وفات کی وجہ بنا۔ آپ نے 1950ء میں اپنی زندگی وقف کی تھی۔ 1958ء میں شاہد کا امتحان پاس کیا اور پھر پاکستان میں، گھانا میں، فجی میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو 1999ء میں ناظر تعلیم القرآن مقرر کیا گیا تھا۔ بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے، بہت سادہ مزاج تھے، افریقہ میں میرے ساتھ بھی رہے ہیں، مَیں نے دیکھا کہ افریقن لوگوں کے ساتھ بڑا پیار اور محبت کا سلوک تھا۔ بڑے انتھک محنتی اور اکیلے رہے اور کوئی شکوہ نہیں اور خود ہی کھانا پکا بھی لیتے تھے، مختصر سی خوراک، بڑے دعا گو، نیک اور متقی انسان تھے۔ وفات سے ایک دن پہلے انہوں نے مجھے اپنی صحت کے بارہ میں مختصر خط لکھا بڑے ٹوٹے ہوئے الفاظ میں اور ساتھ لکھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نیک، مددگار اور تعاون کرنے والے لوگ ہمیشہ مہیا فرماتا رہے۔ بڑا درد تھا، بڑا اخلاص کا تعلق تھا اور بے نفس ہو کر خدمت کرنے والے انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ وہ ہمارے لندن میں جو وکیل اشاعت ہیں، نصیر احمد قمرؔ صاحب، ان کے والد تھے۔ ان کا ایک اور بیٹا ہے جو سب سے چھوٹا ہے وہ صدر انجمن احمدیہ میں کارکن ہے مظفر احمد قمرؔ۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو بھی صبر عطا فرمائے، ان کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔

دوسرے بھی ہمارے واقف زندگی مبلغ مکرم عبدالرشید رازی صاحب جو 29 ستمبر کو آسٹریلیا میں 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ بھی تحریک جدید میں اور آئیوری کوسٹ، تنزانیہ، فجی اور گھانا میں مبلغ کے طور پر کام کرتے رہے۔ بڑے سادہ مزاج آدمی تھے اور تقریباً سال پہلے ہی اپنے بیٹے کے پاس آسٹریلیا جا کر آباد ہونے کا خیال تھا۔ ابھی ان کا معاملہ پراسس میں ہی تھا کہ وفات ہو گئی۔ ان کو اچانک ایک کینسر ڈائیگنوز (Diagnose) ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند فرمائے اور ان کے بیوی بچوں کو صبر اور حوصلہ دے۔ ان کی تدفین سڈنی میں ہی عمل میں آئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ تین بجے ختم ہوا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دونوں مرحومین مکرم بشیر احمد صاحب قمرؔ اور مکرم عبدالرشید صاحب رازی کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

MTA نے فرانس کی سرزمین پر تعمیر ہونے والی اس پہلی مسجد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس افتتاحی خطبہ جمعہ کو دنیا بھر میں Live نشر کیا۔

فرانس کے نیشنل ٹی وی F - 3 ٹی وی France-24 نے خطبہ جمعہ کے بعض مناظر ریکارڈ کئے۔ اس موقع پر اخباری نمائندے اور جرنلسٹ بھی موجود تھے اور میئر صاحب بھی موجود رہے اور اپنا انٹرویو ریکارڈ کروایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور الجزائر اور دیگر ممالک سے تعلق رکھنے والی چھ فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقاتوں کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر سے باہر تشریف لائے تو صدر جماعت یونان (Greece) مکرم مشتاق احمد صاحب نے حضور انور سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ موصوف مسجد کی افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے آئے تھے۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے 'مسجد مبارک' میں واقفین نو بچوں کی کلاس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم اسامہ چوہدری نے پیش کی اور اس کا اُردو ترجمہ پڑھا۔ فرنچ ترجمہ عزیزم اطہر کاہلوں نے پیش کیا۔ بعدازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام۔

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار اے میرے پیارے میرے محسن میرے پروردگار

عزیزم اسامہ ربانی نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا اور اس کا فرنچ ترجمہ عزیزم آصف بٹ نے پیش کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کون کون سے لڑکے یونیورسٹی میں گئے ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔ کون سے مضامین لئے ہیں۔

یونیورسٹی جانے والے ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ انجینئرنگ کر رہا ہے اور آئندہ الیکٹرانک کا پروگرام ہے۔ حضور انور نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا کرو گے؟ اس بچے نے جواب دیا کہ پڑھائی مکمل کر کے اپنا وقف جاری رکھوں گا۔

ایک طالبعلم نے بتایا کہ انگریزی زبان کی ڈگری میں پہلا سال ہے۔ اس کے بعد ٹیچر بھی بن سکتا ہوں اور ٹرانسلیٹر بھی بن سکتا ہوں۔

یونیورسٹی جانے والے ایک اور طالبعلم نے بتایا کہ یونیورسٹی کے تیسرے سال میں ہوں اور Law پڑھ رہا ہوں۔ اور ابھی ابتدائی مرحلہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ انٹرنیشنل لاء پڑھو۔ ایک اور طالبعلم نے بتایا کہ Law میں پہلا سال ہے۔ وکیل بننا چاہتا ہوں۔ وکیل بن کر جماعت کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ ایک طالبعلم نے بتایا کہ میڈیکل کالج میں پہلے سال میں ہوں۔ حضور نے فرمایا ٹھیک ہے۔

بعدازاں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اگلے سال یونیورسٹی کون کون جا رہا ہے۔ اس پر ایک بچے نے ہاتھ کھڑا کیا۔ حضور نے فرمایا جا کر کیا کرو گے۔ اس بچے نے جواب دیا کہ اس کا ارادہ یونیورسٹی جا کر اکاؤنٹنگ کورس کرنے کا ہے۔

ایک اور بچے نے بتایا کہ اس وقت سائنس انجینئرنگ میں ہوں۔ فنانس کے شعبہ میں جانا چاہتا ہوں۔ حضور انور نے اس بچے کو فرمایا کہ سول انجینئرنگ کرو۔ اکاؤنٹنگ میں دو کافی ہیں۔

ایک طالبعلم نے بتایا کہ میڈیکل کے پہلے سال میں ہوں۔ ایک اور نے بتایا کہ انجینئرنگ کے پہلے سال میں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو واقفین نو بچے کالج یا یونیورسٹی جا رہے ہیں وہ اپنے دو تین مضامین کا Choice بتا کر پہلے پوچھ لیا کریں کہ یہ یہ مضامین پسند ہیں ان میں سے ہم کونسا مضمون اختیار کریں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جامعہ جانے والا کون ہے۔ جس پر ایک طالبعلم نے بتایا کہ آئندہ سال جامعہ میں جانا ہے اور جرمنی جامعہ میں جاؤں گا۔ ایک اور طالبعلم نے بتایا کہ اس کا بھی آئندہ سال جامعہ جانے کا پروگرام ہے۔

حضور ایدہ اللہ کے دریافت فرمانے پر عرض کیا گیا کہ اس وقت فرانس سے ایک طالبعلم جامعہ یوکے کے پہلے سال میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

ایک طالبعلم نے حضور انور سے دریافت کیا کہ اس وقت میڈیکل کے پہلے سال میں ہوں۔ آگے جا کر کون سی لائن اختیار کروں۔ سرجری، کارڈیالوجی یا میڈیسن میں سپیشلائزیشن کروں؟ حضور انور نے فرمایا کہ ابھی تو آغاز ہے جب وقت آئے گا تو اس وقت پوچھنا۔

ایک بچے نے حضور انور سے دریافت کیا کہ آئندہ سال یونیورسٹی جانا ہے۔ Law کروں یا اکنامکس کا کورس لوں۔ حضور انور نے فرمایا اکنامکس پڑھ لو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام بچوں سے دریافت فرمایا جو پندرہ سال سے اوپر تھے کہ کیا انہوں نے باقاعدہ اپنے وقف کے فارم پُر کر دئے ہیں۔ فرمایا۔ جس نے ابھی تک اپنا وقف فارم پُر نہیں کیا اگر وقف میں رہنا چاہتا ہے تو اپنا فارم پُر کرے۔ جس نے نہیں رہنا وہ بتا دے کہ ہم نے نہیں رہنا۔

کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تمام بچوں کو تحائف عطا فرمائے۔

چھ بج کر 45 منٹ پر یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

(باقی آئندہ)

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تمام احباب جماعت کو صد ساله خلافت جوبلی مبارک!
الفضل جیولرز
پته : صرافه بازار سیالکوٹ پاکستان
طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

بقیہ رپورٹ از صفحہ نمبر 2

افتتاحی اجلاس کے اختتام پر چند ضروری اعلانات محترم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے پڑھ کر سنائے۔

دوسرا اجلاس: پہلے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی بعد دوپہر پانچ بجے محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس کارپرداز بھارت کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم کے اے محمد ظفر اللہ صاحب آف قادیان نے سورہ النساء کی آیت ۵۸ تا ۶۲ کی۔ اور ترجمہ پیش کیا۔ مکرم رضوان احمد متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا پاکیزہ منظوم کلام:

میں اپنے پیاروں کی نسبت ہرگز نہ کرونگا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجہ پر ہوں راضی اوران کی نگاہ رہے نیچی

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد ''جماعت احمدیہ کا تعارف اور اس کے عقائد'' کے عنوان پر محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے تقریر کی۔ آپ نے سورہ جمعہ کی آیت نمبر ۳ اور ۴ کی تلاوت کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری زمانہ کے متعلق پیشگوئیوں اور مسلمانوں کی موجودہ ابتر حالت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ بعدہٗ کے اے محمد راشد متعلم جامعہ احمدیہ نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا منظوم کلام ''کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح'' پڑھ کر سنایا۔ اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور نے بعنوان ''عالم اسلام کے مسائل اور ان کا حل'' کی۔ آپ نے اسلام کی پُر امن عالمگیر تعلیمات کا تذکرہ کرتے ہوئے مسلمانوں کی حالت زار اور عالم اسلام کو لاحق مسائل کا واحد حل امام الزمان کی بیعت اور خلافت کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھنے کو بیان فرمایا۔ تقریر کے اختتام پر مختلف ممالک سے بذریعہ فون و فیکس و ای میل جلسہ سالانہ کی مبارکبادی کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ اس کے بعد مکرم مولوی مقصود علی صاحب مبلغ سلسلہ نے محترم ثاقب زیروی صاحب کا کلام:

سنی ہم نے جس دم نوائے خلافت
ہوئے جان و دل سے فدائے خلافت

نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد اجلاس کی تیسری تقریر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ناظم ارشاد وقف جدید قادیان نے ''اسلامی خلافت کا نظام، اس کی حقیقت اور ضرورت'' کے عنوان سے نہایت مدلل اور جامع انداز میں فرمائی۔ آپ نے سورۃ نور کی آیت استخلاف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے خلافت راشدہ اور خلافت احمدیہ کا ذکر فرمایا۔ تقریر کے بعد جامعہ احمدیہ کے چھ طلباء نے مکرم مرشد احمد ڈار متعلم جامعہ احمدیہ قادیان کے ہمراہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ

یا عین فیض اللہ والعرفان
یسعٰی الیک الخلق کالظمان

ترانہ کی شکل میں نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس پُر معارف قصیدہ کا یہ شعر ''یارب صلّ علیٰ نبیک دائمًا ۔فی ھذہ الدّنیا و بعثٍ ثانِ'' جلسہ گاہ کے تمام احباب بآواز بلند دہراتے جاتے تھے۔ جلسہ گاہ میں اس بابرکت قصیدہ سے وجد کا عالم طاری ہو گیا تھا۔

تعارفی تقریر: حضرت بابا نانکؒ کی سولہویں پشت کے وارث اور چولہ بابا نانک کے متولی جناب سکھ دیو صاحب بیدی نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا اور جلسہ سالانہ کے انعقاد پر مبارکبادی اور جماعت احمدیہ کی پُر امن تعلیمات کی سراہنا کی۔ بعدہٗ پہلے دن کی کارروائی بفضلہٖ تعالیٰ اپنے اختتام کو پہنچی۔

دوسرا دن مورخہ ۲۶ رمئی

بروز منگلوار

پہلا اجلاس: دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی ٹھیک سوا آٹھ بجے محترم مولانا جلال الدین صاحب نیّر ناظر بیت المال آمد کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اجلاس کی کاروائی کا آغاز مکرم محمد مقصود علی صاحب متعلم جامعۃ المبشرین قادیان کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ آپ نے سورۃ جمعہ کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔ بعدہٗ مکرم مولوی نصر من اللہ استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے محترم محمد ہادی صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا کا کلام

خلافت کے پرتو میں بیٹھے یہاں
ستاروں سے آگے کا دیکھا جہاں

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم و محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان نے بعنوان ''خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں خدائی تائیدات کا نزول'' کی۔ آپ نے خلافت کے قیام کے اغراض و مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں ہونے والی تائیدات الٰہیہ کا تذکرہ کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام انی معک یا مسرور کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آج ہم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے مبارک دور میں اس الہام کو پورا ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ موصوف کی تقریر کے بعد عزیز رضوان احمد ظفر متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا منظوم کلام

ظہور مہدی آخر زماں ہے
سنبھل جاؤ کہ وقت امتحاں ہے

پڑھ کر سنایا۔ نظم کے بعد اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ''سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے کارنامے'' آپ نے سورۃ جمعہ کی آیت و اٰخرین منھم کی تلاوت کرتے ہوئے فرمایا کہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی و مسیح موعود کے نزول اور ظہور کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ پیشگوئیوں کے مطابق بزرگان امت و سلف صالحین نے ظہور امام مہدی کا وقت چودھویں صدی مقرر فرمایا تھا۔ چنانچہ عین پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود و مہدی معہود بنا کر مبعوث فرمایا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ دنیا کے ۱۹۳ ممالک میں پھیل چکی ہے۔ تقریر کے بعد مکرم ہاشم احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

ہمیں اس یار سے تقویٰ عطا ہے
نہ یہ ہم سے کہ، یہ احسان خدا ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اجلاس کے آخر میں چند ضروری اعلانات پڑھ کر سنائے گئے۔

دوسرا اجلاس: دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی کاروائی محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ محترم مولوی کے محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے سورۃ الانعام کی آیت ۵۲ تا ۶۲ تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔ بعدہٗ مکرم نعیم احمد کاشف متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے محترم میر اللہ بخش صاحب تسنیم کا کلام

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے
یہ ملّت کی تنظیم کی جان ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ نظم کے بعد ''منکرین خلافت کا انجام'' کے موضوع پر محترم مولوی سید کلیم الدین صاحب مبلغ انچارج دہلی نے تقریر کی۔ موصوف نے حضرت آدم علیہ السلام کے خلیفہ بننے اور ابلیس کے انکار کرنے کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر دور میں شیطان نے خدا تعالیٰ کے مقرر فرمودہ مامورین من اللہ کا انکار کیا اور تکبر سے کام لیا۔ ایسا ہی واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد رونما ہوا کہ بعض منکرین خلافت نے مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کا نہ صرف انکار کیا بلکہ ناقدری بھی کی۔ چنانچہ خدا کے قائم کردہ خلیفہ کے بالمقابل وہ سب ناکام و نامراد ہوئے۔ اس تقریر کے بعد خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی جلسہ کے موقعہ پر مبارکبادی کے پیغامات جو دنیا کے مختلف ممالک سے موصول ہوئے پڑھ کر سنائے گئے۔ اس کے بعد مکرم نصرؓ من اللہ صاحب استاذ جامعہ احمدیہ اور ان کے ساتھیوں نے محترمہ امۃ القدوس شمس صاحبہ آف لندن کا کلام:

آج خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہیں
یہ حقیقت ہے کوئی فسانہ نہیں

کو ترانہ کی شکل میں نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اجلاس کی دوسری تقریر مولانا محترم منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی قادیان نے ''خلافت احمدیہ کی سوسالہ ترقی پر ایک نظر'' کے موضوع پر کی۔ آپ نے آیت استخلاف کی تلاوت کے بعد قیام خلافت کے بارہ میں پیشگوئیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو بیان فرمایا۔ جس میں قیام خلافت احمدیہ کے بارہ میں واضح ارشادات پائے جاتے ہیں اور انہی پیشگوئیوں کے مطابق آج جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام قائم و دائم ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس بابرکت نظام پر ۱۰۰ سال پورے ہو چکے ہیں۔ ساتھ ہی آپ نے ۱۰۰ سالہ دور خلافت میں جماعت احمدیہ کو حاصل ہونے والی عظیم الشان ترقیات کا مختصر خاکہ پیش فرمایا۔ موصوف کی تقریر کے بعد چند ضروری اعلانات پڑھ کر سنائے گئے۔ اس کے بعد عزیزم اطہر احمد شمیم متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

ہے شکر رب عزوجل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

پڑھ کر سنایا۔

اس اجلاس کے آخر میں ایک غیر مسلم مہمان جناب ادھے تلک ایڈوکیٹ (زیر تبلیغ) نے جو عثمان آباد سے تشریف لائے تھے، اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کی تعلیمات کو سراہا۔

بعدہٗ صدر مجلس کی اجازت سے یہ اجلاس برخاست ہوا۔

تیسرا دن مورخہ ۲۷ رمئی ۲۰۰۹ء

بروز بدھوار

پہلا اجلاس: اس روحانی جلسہ کے تیسرے اور آخری روز کے پہلے اجلاس کی صدارت محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے فرمائی۔ ٹھیک سوا آٹھ بجے اجلاس کی کاروائی مکرم نور الدین صاحب استاد جامعہ احمدیہ قادیان کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی آپ نے سورہ البقرہ کے آخری رکوع کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔ تلاوت کے بعد مکرم مرشد احمد ڈار متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام:

بتاؤں تمہیں کیا کہ کیا چاہتا ہوں
ہوں بندہ مگر میں خدا چاہتا ہوں

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ نظم کے بعد ''خلافت احمدیہ کے ذریعہ پیشوایان مذاہب کا احترام'' کے موضوع پر محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح و ارشاد برائے نومبائعین نے بزبان پنجابی تقریر کی۔ موصوف نے قرآن و حدیث کی روشنی میں خلافت کی اہمیت و ضرورت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آج سے ایک سوسال قبل حضرت

مسیح موعود علیہ السلام کی نیابت میں خلافت علی منہاج النبوت کو جاری فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں خلفاء احمدیت کی طرف سے اٹھائے گئے ان اہم اقدامات اور کارناموں کا تذکرہ کیا جو دنیا میں خاص کر بھارت میں امن اور آشتی کی بنیاد ڈالنے کا باعث بنے۔ آپ نے پیشوایان مذاہب کے احترام کے قیام کی خاطر جماعت احمدیہ کی کاوشوں کا تذکرہ کیا۔ اس تقریر کے بعد دنیا بھر سے آئے ہوئے جلسہ سالانہ کی مبارکبادی کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ اس تقریر کے بعد مکرم فریدالدین صاحب شمس اوران کے ساتھیوں نے محترم قریشی محمد شفیع صاحب اسلم (بھکشو) کا کلام

گوکل والے شیام کنہیا
بھارت کے خوش کام کنہیا

ترانہ کی شکل میں خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ جس سے غیر مسلم افراد بہت متاثر ہوئے۔

انعامات تحقیقی مقالہ جات: اس کے بعد ان خوش نصیب احباب وخواتین کو انعامات سے نوازا گیا جنہوں نے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی پروگرام کے تحت ''تحقیقی انعامی مقالہ نویسی'' میں حصہ لے کر اوّل دوم سوم پوزیشن حاصل کی تھی۔ یہ انعامات محترم جناب ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان و نمائندہ حضور انور نے اپنے دست مبارک سے تقسیم فرمائے۔ جبکہ خواتین میں یہ انعامات بذریعہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت زنانہ جلسہ گاہ میں دیئے گئے۔ انعامات کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اراکین مجلس انصاراللہ:

عنوان: اسلامی خلافت کا تصور (خلافت کی اہمیت وضرورت)

اوّل: مکرم ریاض احمد خان صاحب ساندھن یوپی۔۹۰۰۰ روپے۔

دوئم: مکرم دلشاد صاحب آف ننگلہ گھنو یوپی۔۷۰۰۰ روپے۔

سوئم: مکرم فیروز الدین صاحب انور آف کلکتہ: ۵۰۰۰ روپے۔

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ:

عنوان: برکات خلافت دین کے استحکام کے لحاظ سے۔ (خلافت راشدہ اور خلافت احمدیہ کے دور کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔)

اوّل: مکرم شمیم احمد صاحب غوری متعلم جامعہ احمدیہ قادیان۔۹۰۰۰ روپے۔

دوئم: مکرم محمد منصور احمد صاحب حیدرآباد۔۷۰۰۰ روپے۔

سوئم: مکرم سید نعیم احمد کاشف متعلم جامعہ احمدیہ قادیان۔۵۰۰۰ روپے۔

ممبرات لجنہ اماء اللہ:

عنوان: برکات خلافت خوف کو امن میں بدلنے کے لحاظ سے (خلافت راشدہ اور خلافت احمدیہ کے دور کو ملحوظ رکھتے ہوئے)

اوّل: مکرمہ روؤف رومی صاحبہ کوڈالی کیرلہ۔۹۰۰۰ روپے۔

دوئم: مکرمہ صباحت پروین صاحبہ یادگیر کرناٹک۔۷۰۰۰ روپے۔

سوئم: مکرمہ صبیحہ وسیم صاحبہ قادیان۔۵۰۰۰ روپے۔

مبلغین کرام:

عنوان: برکات خلافت اور قیام توحید

اوّل: مکرم مولوی میر عبدالحفیظ صاحب مبلغ سلسلہ کشن گڑھ۔۹۰۰۰ روپے۔

دوئم: مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور۔۷۰۰۰ روپے۔

سوئم: مکرم مولوی سید کلیم احمد صاحب عجب شیر قادیان۔۵۰۰۰ روپے۔

معلمین کرام:

عنوان: خلافت علیٰ منہاج النبوت کی بشارت اور خلافت احمدیہ کا قیام

اوّل: مکرم مولوی عبدالمتین عالم صاحب بنگال۔۹۰۰۰ روپے۔

دوئم: مکرم مرزا انعام الکبیر صاحب پالاکرتی آندھراپردیش۔۷۰۰۰ روپے۔

سوئم: مکرم مولوی غلام حسن صاحب بیاور راجستھان۔۵۰۰۰ روپے۔

اطفال وناصرات:

عنوان: تنظیموں کے لحاظ سے خلافت ثانیہ کی برکات

اوّل: عزیزہ فریحہ سعدی بنت مکرم مصلح الدین سعدی صاحب حیدرآباد۔۷۰۰۰ روپے۔

دوئم: عزیزہ خان آمنہ کنول بنت مکرم مجیب اللہ صاحب عثمان آباد۔۵۰۰۰ روپے۔

سوئم: عزیزہ خان صادقہ عنبر بنت مکرم مجیب اللہ صاحب عثمان آباد۔۳۰۰۰ روپے۔

نوٹ: اطفال بچوں کے مقالے معیار پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے مقابلہ سے خارج کردیئے گئے۔

تقسیم انعامات کے بعد مکرم ومحترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے شکریہ احباب پیش کیا۔ آخر میں صدر اجلاس نے اس اجلاس سے اختتامی خطاب فرمایا اور جلسہ کے بخیرو خوبی کامیاب انعقاد پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور مسیح موعود علیہ السلام کے وہ دعائیہ ارشادات جو آپ نے شاملین جلسہ کے بارہ میں فرمائے ہیں پڑھ کر سنائے اور مقامی طور پر اختتامی دعا کرائی۔

اختتامی اجلاس: پروگرام کے مطابق خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء کا اختتام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لندن سے براہ راست خطاب سے ہونا تھا۔ چنانچہ حضور انور کے اس تاریخی خطاب کو سننے کا انتظام مردانہ و زنانہ جلسہ گاہ میں ہی کیا گیا تھا۔ لندن میں منعقدہ اختتامی اجلاس برائے جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ کی کاروائی مکرم فیروز عالم صاحب انچارج بنگلہ ڈیسک کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ جبکہ نظم مکرم عمر شریف صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

ہے شکر رب عزوجل خارج از بیاں

نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایم ٹی اے کی معرفت سے حاضرین جلسہ سے براہ راست خطاب فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے پُر سوز لمبی دعا کروائی۔ جس میں قادیان اور لندن کے علاوہ دنیا بھر کے احمدی اس تاریخی جلسہ کی اجتماعی دعا میں شامل ہوئے۔ (اس تاریخی خطاب کا خلاصہ الگ سے بدر کے شمارہ ہذا کے صفحہ اول پر شائع کیا جارہا ہے)

حاضری: امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے باوجود شدید گرمی اور پنجاب کے مخدوش حالات کے ۶۰۰۰ سے زائد شمع احمدیت کے پروانے قادیان دارالامان میں اکٹھے ہوئے۔ بیرون ملک سے گیارہ ممالک کے احمدیوں نے اس جلسہ میں شرکت کی۔

رواں ترجمہ: سامعین کرام کی سہولت کے لئے جلسہ سالانہ کی تمام کاروائی کا رواں ترجمہ بھی انگریزی، بنگلہ، ملیالم، تامل اور تلگو زبانوں میں سنایا جاتا رہا۔ جس سے شاملین جلسہ نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔

نماز تہجد و درس القرآن: الحمدللہ جلسہ سالانہ کے ایام میں مورخہ ۲۲ مئی ۲۰۰۹ سے یکم جون تک مسجد اقصیٰ، مسجد دارالانوار، مسجد ناصر آباد میں باجماعت نماز تہجد اور بعد نماز فجر درس القرآن کا اہتمام کیا گیا۔

پریس میڈیا: شعبہ پریس اینڈ میڈیا نے جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ کی کوریج کے لئے بھرپور کوشش کی۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں ملک کے متعدد کثیر الاشاعت اخبارات اور مختلف ٹی وی چینلوں نے جلسہ سالانہ کے بارہ میں خبریں شائع اور نشر کیں۔ جن میں سے بعض اخبارات نے نمایاں سپلیمنٹ اور جماعتی تعارف پر مبنی مضامین رنگین تصاویر کے ساتھ شائع کیں۔ اخبارات کے اسماء درج ذیل ہیں: ہند سماچار جالندھر (اردو)، پنجاب کیسری (ہندی)، دینک بھاسکر (ہندی)، دینک جاگرن (ہندی)، اجیت سماچار (ہندی)، دیش سیوک (ہندی)، ٹریبون جالندھر (ہندی)، جگ بانی (پنجابی)، پہرے دار (پنجابی)، اجیت جالندھر (پنجابی)، سپوکس مین (پنجابی)، سچ دی پٹاری (پنجابی)، آج تک (پنجابی)، پنجابی ٹریبون (پنجابی)، ملیالم منورما (ملیالم)، ماترا بھومی (ملیالم) وغیرہ۔

اس کے علاوہ الیکٹرانک میڈیا کے تحت ۱۰ ٹی وی چینلوں کے نمائندگان نے جلسہ سالانہ کی کوریج کی اور مختلف پروگراموں کو نشر کیا۔ جن میں سے چند ایک کے اسماء اس طرح سے ہیں: Total TV، PTC پنجابی، News 24، VOi، سہارا ٹی وی، IBN7، DE Tv، DD. Punjabi۔

لنگر خانہ: ہر سال کی طرح امسال جلسہ سالانہ کے ایام میں دارالضیافت کے علاوہ لنگر خانہ نمبر 2 (نزد دفاتر جلسہ سالانہ) اور لنگر خانہ نمبر 3 (نزد بہشتی مقبرہ) میں روایات سے ہٹ کر تین وقت کا تازہ کھانا تیار کیا جاتا رہا۔ علاوہ ازیں حضور انور کی خصوصی ہدایت پر (South Indian) کیرلہ کے مہمانوں کے لئے گیسٹ ہاؤس میں ان کے ذائقہ کے مطابق الگ کھانا تیار ہوتا رہا۔

قیام گاہیں: موسم گرما اور مہمانوں کی کمی کے پیش نظر امسال رہائش کے تمام تر انتظامات پختہ قیام گاہوں مثلاً مستورات کے لئے تعلیم الاسلام ہائی اسکول، نصرت گرلز ہائی اسکول میں اور مردوں کے لئے سرائے طاہر، گیسٹ ہاؤسز اور دارالضیافت وغیرہ میں انتظام تھا۔

طبّی امداد: موسم کی مناسبت سے نور ہسپتال کے علاوہ تمام قیام گاہوں میں طبّی سہولیات فراہم کی گئی تھیں۔ اسی طرح جلسہ گاہ میں ایمرجنسی کے طور پر ایمبولینس کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

اعلانات نکاح: جلسہ سالانہ کے تیسرے روز مورخہ ۲۷ مئی ۲۰۰۹ء کو بعد نماز ظہرو عصر ۱۷ نکاحوں کے اعلان محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے مسجد اقصیٰ میں کئے۔

MTA اور انٹرنیٹ: جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء کے تینوں روز کی کاروائی بذریعہ ایم ٹی اے قادیان سے براہ راست ساری دنیا میں نشر ہوتی رہی۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ کی ویب سائٹ www.alislam/mta پر براہ راست تمام کاروائی نشر ہوتی رہی۔ (فالحمدللہ علیٰ ذالک) اللہ تعالیٰ ایم ٹی اے کے رضاکاران کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اسپیشل ٹرین: ہر سال کی طرح امسال بھی محکمہ ریلوے نے مہمانوں کی سہولت کے پیش نظر Special ٹرین امرتسر تا قادیان چلائی۔

دعائے مغفرت برائے موصیان: ۲۰۰۷ء کے بعد جن موصیان نے وفات پائی ہر سال کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ان کے اسماء بغرض دعائے مغفرت حاضرین جلسہ کے سامنے پڑھ کر سنائے گئے۔

یہ اسماء محترم مولانا محمد عنایت اللہ صاحب

نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے جلسہ سالانہ قادیان کے تیسرے روز کے پہلے اجلاس کے آخر میں پڑھ کر سنائے۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔ مرحومین کے اسماء درج ذیل ہیں:

مکرمہ فرحت النساء صاحبہ زوجہ مکرم محمد عظمت اللہ صاحب قریشی بنگلور (کرناٹک)، مکرم مولوی سید علام الدین صاحب ولد مکرم مولوی سید فیاض الدین صاحب سونگھڑا (اڑیسہ)، مکرمہ سیدہ فہیمہ خاتون صاحبہ زوجہ مکرم سید کریم بخش صاحب (سرلو-اڑیسہ)، مکرم ٹی علی صاحب ولد مکرم کنج احمد صاحب (کالیکٹ-کیرلہ)، مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم سید محمد شاہ سیفی صاحب (بیج بہاڑہ - کشمیر)، مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب اوگامی ولد مکرم عبدالعزیز صاحب (اوگام-کشمیر)، مکرمہ کنیز فاطمہ صاحبہ زوجہ مکرم محمد عثمان صاحب (بھدرک-اڑیسہ)، مکرمہ کے پی جمیلہ صاحبہ زوجہ مکرم ایم محمد شریف صاحب (پینگاڑی-کیرلہ)، مکرمہ اللہ رکھی صاحبہ زوجہ مکرم شریف احمد ڈوگر صاحب درویش قادیان (پاکستان)، مکرم مولوی محمد یوسف صاحب ولد مکرم محمد صاحب (کرولائی-کیرلہ)، مکرم خواجہ عبدالستار صاحب درویش ولد مکرم محمد عبداللہ صاحب (قادیان)، مکرمہ فخر النساء بیگم صاحبہ زوجہ مکرم مستری عبدالغفور صاحب (قادیان)، مکرم میر عبدالمجید صاحب ولد مکرم میر عبدالعزیز صاحب (یاری پورہ-کشمیر)، مکرم شمس الدین صاحب ولد مکرم عبدالرسول صاحب (چنتہ کنٹہ-آندھرا)، مکرمہ لاڈلی بیگم صاحبہ زوجہ مکرم سیٹھ سید حسن صاحب (حیدرآباد-آندھرا)، مکرم سی جی وسیم احمد صاحب ولد مکرم عبدالسلام صاحب (لکش دیپ-کیرلہ)، مکرم حافظ اطہر احمد نسیم صاحب ولد مکرم حافظ مظہر احمد صاحب (قادیان)، مکرم ایم ابراہیم کٹی صاحب ولد مکرم حسن کٹی صاحب (پینگاڑی-کیرلہ)، مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مہار درویش ولد مکرم حاجی خدا بخش صاحب (قادیان)، مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد احمد صاحب درویش (قادیان)، مکرمہ وصوفیہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم سید فضل احمد صاحب (پٹنہ-بہار)، مکرم سید محمد بشیر عالم صاحب ولد مکرم سید عاشق حسین صاحب (کلکتہ-بنگال)، مکرم عبدالحلیم صاحب ولد مکرم امیر محمد صاحب (چارکوٹ-پونچھ)، مکرمہ رحمۃ النساء صاحبہ زوجہ مکرم ایم نور احمد صاحب (سورب-کرناٹک)، مکرم چوہدری محمود احمد عارف صاحب درویش ولد مکرم حکیم شیر محمد صاحب (قادیان)، مکرم اے ایم ایس شریف احمد صاحب ولد مکرم اے ایم سید صاحب (ستان کولم-کیرلہ)، مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم مولوی سراج الحق صاحب درویش مرحوم (حیدرآباد-آندھرا)، مکرمہ سیدہ میموالنساء صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر محمد امام صاحب (شموگہ-کرناٹک)، مکرمہ فاخرہ نصرت صاحبہ زوجہ مکرم شہزاد احمد صاحب (کینیڈا)۔

نظامتیں: جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کو احسن رنگ میں سرانجام دینے کے لئے ہر سال کی طرح امسال بھی مختلف نظامتیں تشکیل دی گئیں اور ان کے ناظمین و ایڈیشنل ناظمین نے اپنے اپنے معاونین کے ساتھ نہایت ہی احسن رنگ میں ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ حفاظتی نکتہ نگاہ سے امسال حفاظتی تدابیر پر بطور خاص توجہ دی گئی۔

جلسہ گاہ: امسال موسم گرما کی مناسبت سے جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے مختلف تجاویز سیدنا حضرت امیر المومنین کی خدمت میں بغرض منظوری بھجوائی گئیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت احمدیہ گراؤنڈ میں مردانہ جلسہ گاہ بنانے کی منظوری مرحمت فرمائی۔ جبکہ زنانہ جلسہ گاہ نوتعمیر شدہ بلڈنگ لجنہ اماء اللہ بھارت میں بنایا گیا۔ امسال موسم گرما کے پیش نظر وسیع وعریض عارضی شیڈ تعمیر کیا گیا۔ جلسہ سے پہلے ہی شدید آندھیوں کی وجہ سے کام میں کئی دشواریاں پیش آئیں۔ مگر آخر کار وقت رہتے اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور پُر نور کی دعاؤں اور رضا کاران کی محنت سے یہ کام پورا ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کی تمام کاروائی بخیر و خوبی اختتام کو پہنچی۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ جس کا ذکر حضور انور نے جلسہ سالانہ قادیان کے آخری روز اپنے خطاب میں بھی فرمایا۔

☆☆☆☆

بقیہ مضمون ازصفحہ نمبر 7

نہ کیا گیا چنانچہ سوات منگورہ اور دیگر علاقوں میں طالبان نے اپنے زور و طاقت کے ذریعہ خود ساختہ شرعی نظام جاری کر کے صدر پاکستان سے اُس کی منظوری بھی حاصل کی جس کے بعد وہاں کے حالات مزید ابتر ہوتے چلے گئے اور اندرون ملک کے علاوہ بیرون ممالک میں بھی بے چینی کی لہر پیدا ہوگئی چنانچہ حالات قابو سے باہر دیکھ کر حکومت پاکستان کو سخت قدم اُٹھانا پڑا۔ چنانچہ اب مسلسل کئی ہفتوں سے ان علاقوں میں طالبان اور پاکستانی فوج کے مابین جنگ چل رہی ہے گویا اپنے ہی ملک میں اپنے ہی لوگوں کے ساتھ اس وقت معرکہ آرائی جاری ہے اور اب تک سینکڑوں طالبانی اور فوج کے آدمی مارے جاچکے ہیں اس کے علاوہ سینکڑوں معصوم شہری بھی مختلف اوقات میں مارے گئے ہیں۔

لاکھوں لوگوں کو گھر چھوڑ کر بھاگنا پڑا ہے اس گرمی کے موسم میں لاکھوں لوگ پریشان حال ٹینٹوں میں رہ رہے ہیں جہاں پانی خوراک لباس دوائیوں کے مسائل سے وہ دوچار ہیں۔ افراتفریح کا عالم ہے آئے دن پاکستان کے شہروں میں بم دھماکے ہوتے ہیں اور سینکڑوں معصوم شہری مارے جارہے ہیں حالات انتہائی سنگین ہیں پاکستان کے لوگ اب اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتے انسانی بم کی شکل میں نوجوان تیار کئے گئے ہیں جو کہ کسی بھی جگہ حادثہ کرتے ہیں۔ کس کس واقعہ کو بیان کیا جائے پاکستان کی تاریخ گواہ ہے کہ آج جس طرح سے حکام طالبان کے خلاف کارروائی کررہی ہے کاش وقت پر حکومت جاگی ہوتی اور خلفائے کرام کی باتوں کو سنجیدگی سے لیا ہوتا تو آج یہ دن دیکھنے نہ پڑتے۔

ذرا سوچیں غور کریں اور سابقہ حالات و واقعات کو مدّ نظر رکھیں کہ کس طرح پاکستان میں انفرادی اور اجتماعی طور پر جماعت احمدیہ کے افراد کو ستایا گیا تنگ کیا گیا انہیں زدکوب کیا گیا، شہید کیا گیا، احمدی مساجد کو شہید کیا گیا، کلمہ طیّبہ کو مٹایا گیا، قرآن مجید کی بے حرمتی کی گئی۔ کلمہ گو لاکھوں احمدی مسلمانوں کو آئینی طور سے غیر مسلم قرار دیا گیا۔ آرڈی نینس کے تحت انہیں بنیادی حقوق سے محروم کیا گیا۔ احمدی ڈاکٹروں کو چن چن کر شہید کیا گیا۔ یہ کام حکام کے سامنے کئے گئے۔

پس آج خدا کی غیرت جوش میں آئی ہے اور اب اُس کا عذاب اور غضب بھڑکا ہے اب باوجود ہزارہا کوششوں کے یہ آگ ٹھنڈی ہوتی نظر نہیں آرہی ہے اب پاکستان کا کتنا نقصان ہوا اور ہورہا ہے دنیا میں اب کیا عزت رہی ہے ان حالات کے باوجود بعض افراد حکام میں ایسے بھی ہیں جو ملاں کو خوش کرنے کے لئے جماعت کے خلاف مزید مذموم ارادے باندھ رہے ہیں لیکن وہ یاد رکھیں کہ خدا اب انہیں اس طرح ذلیل و رسوا کرے گا جس طرح ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۹ء، اور ۱۹۸۷ء میں وہ اُن لوگوں کو ذلیل و رسوا کرچکا ہے جنہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف اقدام کیا تھا۔

”آندھی کی طرح جو اُٹھے تھے اب گرد کی صورت بیٹھے ہیں“

جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار دنیا بھر کے احمدیوں کو درد بھرے الفاظ میں یہ دعا کی تحریک کرتے ہیں کہ پاکستان کی بقا اور امن کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ سعید روحوں کو نیک ہدایت دے اور حکام کو عقل و سمجھ عطا کرے اور شر پسند عناصر کو ذلیل کرے۔ آمین

☆☆☆☆☆

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز | اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ | کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649

گولبازار ربوہ — 047-6215747

AEM

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

”اخبار بدر کے لئے قلمی ومالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں“

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : Deco Builders

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

جماعت ان تھک محنت کرتی ہے تا کہ سوسائٹی میں بسنے والے متفرق گروہ آپس میں اتحاد قائم کریں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں سمجھتی ہوں کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم جماعت کو پارلیمنٹ سے متعارف کروائیں تا کہ پارلیمنٹ کے جو ممبر ایسے ہیں کہ انہیں جماعت سے رابطے کا موقع نہیں ملا وہ بھی جماعت کے اس قیمتی پیغام کو سن سکیں جو آج دنیا کے اضطراب کو دور کرنے کے لئے نہایت ضروری عوامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے لئے اپنے حلقہ انتخاب میں رہنے والوں کی نمائندگی کرنا خوشی اور فخر کا باعث ہے اور ان لوگوں میں جماعت احمدیہ کا شمار بھی ہوتا ہے۔

Chris Grayling کی تقریر

اگلے مقرر جناب Chris Grayling ممبر آف پارلیمنٹ تھے جو Ewell اور Epsom کے حلقہ انتخاب سے 2001ء میں پارلیمانی ممبر منتخب ہوئے تھے۔

انہوں نے مختلف حیثیتوں سے خدمات سرانجام دیں۔ شیڈو لیڈر، ہاؤس آف کامنز رہے ہیں۔ شیڈو وزیر برائے ٹرانسپورٹ اور پنشن بھی رہے ہیں۔ اس سال جنوری میں ان کا تقرر شیڈو وزیر داخلہ کا ہوا۔

Chris Grayling نے حضور انور کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ یہ میرے لئے بہت خوشی اور اعزاز کا باعث ہے کہ آج کی اہم تقریب میں آپ کے ساتھ مَیں شامل ہو رہا ہوں۔ **آپ اور آپ کی جماعت کے افراد قیام امن کے لئے جو کوششیں کر رہے ہیں یہاں برطانیہ میں اور بین الاقوامی سطح پر بھی ہم بھی آپ کی ان خواہشات میں شریک ہیں۔**

انہوں نے کہا کہ مَیں اپنے پارٹی کے لیڈر جناب ڈیوڈ کیمرون اور پارلیمنٹ کے اپنے دیگر ساتھیوں کی طرف سے نیک خواہشات لے کر حاضر ہوا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ آج کے اجلاس سے بین المذاہب ہم آہنگی کی آپ کی کوششوں میں مزید ترقی ملے گی۔ میرے لئے آج اس مسجد میں آنا خوشی کا باعث ہے۔ مَیں نے اپنے سیاسی کیریئر کا آغاز مرٹن (Merton) کے علاقہ سے کیا تھا اور مَیں اس علاقہ کا کاؤنسلر بنا تھا۔ مجھے اس مسجد کی تعمیر کے لئے جو کام ہوئے ان تمام کاوشوں اور محنتوں کو دیکھنے کا موقع ملا اور وہ مجھے بخوبی یاد ہیں۔

2003ء میں جب اس کا افتتاح ہوا اس وقت سے یہ مسجد علاقہ میں ایک پہچان کی صورت اختیار کر گئی ہے جو نہ صرف عبادت کا مرکز ہے بلکہ معاشرہ کے لئے تبادلہ خیال اور یکجہتی پیدا کرنے کا مرکز بھی ہے۔ **آپ کی جماعت مجھے خاص طور پر متأثر کرتی ہے۔ اس وجہ سے کہ آپ نے تنگ نظری کی تعلیم کے برعکس اعلیٰ ظرفی کا جو طریق اپنایا ہوا ہے اور دوسروں کو اپنے ساتھ شامل کر کے جس طرح اپنے اردگرد میں بسنے والوں کو شمولیت کی دعوت دیتے ہیں اور تفریق یا گروہ بندی نہیں کرتے۔ آپ کے ممبر دنیا بھر میں فلاحی کام کرتے ہیں اور یہاں برطانیہ میں بھی خدمات میں حصہ لیتے ہیں۔ مَیں آپ کے کاموں سے بہت متأثر ہوں۔** جو خدمات آپ کی جماعت نے فلاحی اداروں کی بھی کی ہیں مثلاً Save the Children Fund اور Great Ormond Street بچوں کے ہسپتال اور کینسر ریسرچ یو کے کے لئے۔ **گزشتہ دس سال میں آپ نے دس لاکھ پاؤنڈ سے زیادہ چندہ جمع کر کے ان فلاحی اداروں کو دیا ہے۔ بے گھر افراد کی مدد اور دیکھ بھال کے لئے بھی آپ کے ممبرز جو خدمات کر رہے ہیں وہ بھی قابل ستائش ہیں۔** یکجہتی کی روح پیدا کرنے کے لئے یہ سب چیزیں ضروری ہیں۔ میراتھن واک بھی جو آپ کرواتے ہیں وہاں بھی بہت اچھے اخلاق کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ ایک اور چیز جو آپ کی جماعت میں ہم نے قابل تحسین دیکھی ہے وہ نوجوانوں کے ساتھ منظّم کام ہیں۔ آج کی دنیا میں جو سب سے بڑے مسائل درپیش ہیں ان میں سے ایک نوجوانوں کو مثبت کاموں میں محرّک کرنا ہے۔ کثرت سے دیکھنے میں آتا ہے کہ نوجوان محسوس کرتے ہیں کہ ان کا اپنے اردگرد کے معاشرہ میں کوئی حصہ نہیں ہے اور نہ اپنائیت کا احساس۔ اس کا نتیجہ مختلف شکلوں میں رونما ہوتا ہے مثلاً بداخلاق اور بد خُلقی، انتہا پسندی اور منشیات کا استعمال۔ نوجوانوں کو نشوونما میں مدد دینا تا کہ پیشہ وارانہ صلاحیتیں اجاگر ہوں اور زندگی میں امید افزا سمت کا تعین ہو یہ وہ اجزا ہیں جو نوجوانوں کو عطا کرنا غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ آپ کی جماعت اس شعبہ میں جس تنظیم سے کام کرتی ہے وہ واقعی بنیادی اہمیت کا کام ہے۔

انہوں نے کہا کہ مَیں اور میرے ساتھی آپ کی جماعت سے ان خوشگوار تعلقات کو بہت اہم سمجھتے ہیں۔ ہم زندگی کے تمام شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے گروہوں سے تعلقات کو اہمیت دیتے ہیں اور مضبوط تعلقات استوار کرنے کے خواہاں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے کئی ساتھیوں کے ساتھ آپ کے اچھے مراسم ہیں اور یہ ہم سب کے لئے خوشی کا باعث ہے۔

اپنے بارہ میں انہوں نے کہا کہ مَیں جنوری میں شیڈو وزیر داخلہ بنایا گیا تھا۔ اور میرے لئے یہ کام اہمیت کا حامل ہے کہ تمام مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے بخوبی واقفیت حاصل کروں۔ نہ صرف قومی سطح پر بلکہ مَیں خود ewell اور Epsom کے علاقہ کا نمائندہ ممبر آف پارلیمنٹ بھی ہوں۔ قریب کے زمانہ میں میری اس علاقہ میں رہنے والے احمدیوں سے ایک تقریب پر ملاقات ہوئی اور بہت اچھا تبادلہ خیال بھی ہوا۔

آج کی سوسائٹی جس میں مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے لوگ بستے ہیں ہمارے لئے ضروری ہے کہ افہام و تفہیم کی فضا کو قائم کریں۔ آپ کی جماعت انتہا پسندی کے خطرات کو بخوبی سمجھتی ہے کہ اس سے کس قدر تکلیف دہ صورتحال پیدا ہو سکتی ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم انتہا پسندی کے رجحانات کو اعتدال پسندی کی طرف کھینچ لائیں اور جو انتہا پسندی کی طرف مائل ہوتے نظر آئیں ان کے خیالات کو تبدیل کرنے کی کوشش کریں۔

انہوں نے کہا کہ شیڈو وزیر داخلہ ہونے کی حیثیت سے میرے لئے بہت ضروری ہے کہ مَیں تمام لوگوں کو اچھی طرح سمجھ سکوں۔ اور اس چیز کو بھی سمجھ سکوں کہ کون سے عوامل ہیں جو لوگوں کو انتہا پسندی کی طرف لے جاتے ہیں اور جو خطرات مسلمانوں کے ایک چھوٹے سے طبقہ کی طرف سے انتہا پسندی کے نتیجہ میں درپیش ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انتہا پسندی کا رجحان صرف مسلمانوں کے بعض حلقوں کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ انتہا پسندی اور بھی کئی حصوں میں دیکھی جا رہی ہے۔ جیسا کہ یہاں یورپ کی سیاست میں بھی دائیں طرف سے انتہا پسند ہیں جنہیں Extremist Right کہا جاتا ہے۔ خوش قسمتی سے یہاں برطانیہ میں اس قسم کا رجحان رکھنے والوں کی تعداد بہت کم ہے اور ہم سب سیاسی پارٹیوں کی کوشش ہے کہ اس کی تعداد بڑھنے نہ پائے۔ ایک اور انتہا پسندی کا رجحان قومیت کے بارہ میں ہے۔ اس کا ایک عملی مظاہرہ بد قسمتی سے حال ہی میں شمالی آئرلینڈ میں دیکھنے میں آیا اور دنیا کے بعض دوسرے حصوں میں وقتاً فوقتاً سر اٹھاتا ہے۔ اس وجہ سے آج کا جلسہ جو آپ نے کیا ہے اس قسم کے اجلاسوں کی بہت بڑی اہمیت ہے اور جو لوگ قیام امن کی کوششیں کرتے ہیں ان کا کردار بھی بہت اہمیت کا حامل ہے۔ انتہا پسندی کا ازالہ طاقت کے بل بوتے پر نہیں کیا جا سکتا۔ ہمیں لوگوں کو باور کروانا پڑے گا کہ ایک اور سمت ہمارے لئے موجود ہے جو افہام و تفہیم اور رواداری کا بہتر راستہ ہے اور ایک دوسرے کے جذبات کا احترام پیدا کرنے کا بھی۔ ہمیں ان اقدار کو پروان چڑھانے کے لئے متحد ہو کر کھڑے ہونا ہوگا اور ان اقدار کا فلک شگاف نعرہ ساری دنیا میں بلند کرنا ہوگا۔

انہوں نے حضور انور کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ان ہی وجوہات کی بنا پر آپ کی ان کوششوں کو مَیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ یہ ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ ہم معاشرہ میں امن و آشتی کے قیام کی کوششیں کریں۔ اور معاشرہ میں تفریق پیدا کرنے کے خیالات کو دور کریں۔ نہ صرف قومی سطح پر بلکہ ساری دنیا میں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم دنیا میں متحد ہو کر انتہا پسندی اور مذہبی نارواداری اور ظلم کے خلاف ڈٹ کر کھڑے ہو جائیں۔ میرے خیال میں تو تمام مذاہب کا یہ ہی دستور العمل ہے اور ہونا چاہئے۔

ہمارا نصب العین یہ ہونا چاہئے کہ ہم ایسے معاشرہ کا قیام کریں جس میں مسلمان، یہودی، ہندو، عیسائی اور دوسرے عقائد کے لوگ مل جُل کر امن و آشتی اور رواداری کے ساتھ صلح جوئی سے رہ سکیں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں امید کرتا ہوں کہ آج کی یہ تقریب اور آپ کی اس سلسلہ میں کاوشیں ایک اہم سنگ میل کی طرح کام آئیں گی اور یہ ہمارے نصب العین کے حصول کے لئے اہم ثابت ہوگا۔

Baroness Emma Nicholson کی تقریر

اگلی تقریر محترمہ Baroness Emma Nicholson کی تھی۔ محترمہ ایما نکلسن بہت ممتاز سیاسی رہنما ہیں۔ ہاؤس آف لارڈز کی ممبر ہیں۔ اور لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کی سینئر رہنما ہیں۔ یورپین پارلیمنٹ کی ممبر بھی ہیں۔ 1991ء میں انہوں نے ایک فلاحی ادارے کی بنیاد رکھی جو بے گھر ریفیوجیز کی مدد کرتا ہے۔ 2002ء میں ان کا تقرر بین الاقوامی صحت کے ادارہ WHO کی طرف سے نمائندہ کے طور پر ہوا جن کا مخصوص دائرہ عمل ،حفظان صحت، قیام امن اور تعمیرات کے شعبہ جات ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ یورپین پارلیمنٹ کی کمیٹی برائے امور خارجہ کی نائب صدر ہیں اور نمائندہ کمیٹی برائے ایرانی تعلقات کی بھی ممبر ہیں۔ اس کے علاوہ وہ تقریباً پچاس تنظیموں کی اعزازی ممبر بھی ہیں۔ یہ مساوی انسانی حقوق کی پُر جوش علمبردار ہیں اور جماعت احمدیہ سے ان کے بہت اچھے مراسم ہیں۔

محترمہ ایما نکلسن صاحبہ نے اپنی تقریر کا آغاز حضور انور اور تمام معزز حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کیا اور کہا کہ جماعت احمدیہ کی مہمان نوازی ایک بہت ہی خوشکن تجربہ ہے۔ مسلمانوں کی مہمان نوازی کا خُلق تو ہر جگہ دیکھنے میں آتا ہے مگر جماعت احمدیہ میں یہ خُلق ممتاز نوعیت کا ہے۔ **آپ کا کھلے دلوں اور کھلے بازوؤں اور کھلے ذہنوں سے تمام طبقات کے لوگوں کو خوش آمدید کہنا خوشی کا باعث ہے۔** آج یہاں جن لوگوں کا اجتماع آپ نے کیا ہے اس میں تمام مختلف مذاہب کی نمائندگی ہے اور مذہب کو نہ ماننے والے بھی مدعو ہیں۔ ہر طبقہ فکر کی نمائندگی ہو رہی ہے۔ ان سب کو جو چیز متحد کرتی ہے وہ مساوی انسانی حقوق کا تحفظ ہے جو آپ کا نصب العین ہے کہ تمام مرد و زن کو مساوی حقوق ملنے چاہئیں۔

آج کے اس اجتماع میں بہت سے سیاستدان بھی موجود ہیں۔ ہمارا جس پارٹی سے تعلق ہو ہمارا نصب العین بھی ان ہی اقدار کا حصول ہے۔ ہم میں سے ہر ایک سیاست میں اس غرض سے شامل ہوا ہے کہ ہم انسانوں کی خدمت کرنے کے خواہشمند ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس لحاظ سے ہم میں اور آپ میں کیا فرق ہے؟۔ فرق یہ ہے کہ ہم آپ کے مہمان ہونے کی حیثیت سے یہاں نہایت آرام سے بیٹھے ہیں، تقریب سے خوب لطف اندوز ہو رہے ہیں مگر مجھے معلوم ہے کہ آپ کے ذہنوں کے پس منظر میں اور آپ کے دلوں کے اولین حصوں میں درد کی لہریں موجزن ہیں اُس احساس کی وجہ سے کہ اس وقت دنیا میں بعض مسلمان ملکوں میں اور بعض غیر مسلم ملکوں میں احمدی مردوں، عورتوں اور بچوں پر محض ان کے مذہبی عقائد کی وجہ سے اس قدر شدید ظلم کئے جا رہے ہیں کہ ان مظالم کی بعض دفعہ تو انتہا ہو جاتی ہے جس کے نتیجہ میں ان سے زندہ رہنے کا حق چھین لیا جاتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہم میں سے بہت سے افراد نے میدان سیاست میں صرف اس وجہ سے حصہ لیا ہے کہ ہمارے دلوں میں تعصب کے خلاف شدید ردّ عمل ہے اور شدت سے ہم اس جذبہ کے علمبردار ہیں کہ ہر مرد اور عورت کو مذہبی آزادی کا حق ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ احمدیوں کو آئے دن ان تجربات کا سامنا ہے۔ **پاکستان میں کچھ قوانین اس قسم کے لاگو کئے گئے ہیں جن کی وجہ سے احمدی کلیدی عہدوں پر فائز نہیں کئے جاتے۔ احمدی ووٹ نہیں دے سکتے بغیر اس کے کہ وہ اپنے عقیدہ سے لاتعلقی کا اظہار کریں۔ بلکہ حالات اس طرح کر دئے گئے ہیں کہ احمدیوں کے لئے جینا محال ہو جاتا ہے۔** اس طرز عمل کے آئینہ دار وہ ملک بھی بن جاتے ہیں جہاں اسی طریق کو اپنا لیا جاتا ہے۔ شاید ہی کوئی مہینہ بلکہ کوئی ہفتہ گزرتا ہوگا جب دنیا کے کسی نہ کسی حصہ سے مجھے دردناک اطلاعات نہ ملتی ہوں کہ کس طرح ظالمانہ طریقہ پر کسی احمدی کو گرفتار کر لیا گیا ہے، زیادتی کا نشانہ بنایا گیا ہے یا کسی ملک سے بے دخل کر دیا گیا ہے۔ ہمارے معاشرہ میں اس قسم کی زیادتی اس قدر کم بلکہ شاذ ہی دیکھنے میں آتی ہے جس کی وجہ سے اکثر تو خیال کیا جاتا ہے کہ اس کا دنیا میں وجود ہی نہیں ہے۔ مگر ہم سب جو آپ کی تکلیف کا احساس رکھتے ہیں، آپ سے ہمدردی رکھتے ہیں، آپ سے محبت رکھتے ہیں، آپ کی عزت کرتے ہیں اور آپ کے دکھ میں شریک ہیں۔ ہمیں احساس ہے کہ اس خوبصورت مسجد میں تو نہیں مگر دنیا کے کسی اور حصہ میں خدا جانے کہ آج کی رات کسی احمدی پر کیسی گزرے گی اور یہ نہ ہو کہ اسے زندگی کی نعمت سے محروم کر دیا جائے۔ جس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ اپنے مذہب پر کاربند ہے جو کہ ان کے باپ دادا اور اولاد کا مذہب ہے۔ یہ ایک انتہائی شرمناک صورتحال ہے اور ہم جو آپ سے ہمدردی رکھتے ہیں ضرور کوشش کرتے رہیں گے جہاں تک ہمارے اختیار میں ہے کہ ان مظالم کو جڑ سے اکھاڑ دیا جائے۔

(باقی آئندہ)

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

بقیہ خطاب از صفحہ اوّل

جلسہ کے لئے دنیا بھر کے احمدیوں کے دلوں میں ایک جذبہ پایا جاتا ہے اور دنیا بھر کے احمدیوں کا قادیان سے تعلق قادیان کے کارکنان جلسہ کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلاتا ہے کہ ان کے نمونے کس اعلیٰ درجہ کے ہونے چاہئیں...! جب لوگ قادیان جاتے ہیں تو اس کے متعلق ایک بڑا تصور اپنے ساتھ لے کر جاتے ہیں ہمیشہ یادرکھیں کہ کبھی کسی کی ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ قادیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلی نبی کا شہر ہے اپنے ماحول میں اپنے اس شہر کے تقدس کو قائم رکھیں اور یہ قادیان کے رہنے والے ہر احمدی کا فرض بنتا ہے۔ خاص طور پر واقفین زندگی کو اس اہمیت کا احساس کرنا چاہئے۔ تمام کارکنان کو اپنے گریبان میں جھانکنے کی ضرورت ہے۔

فرمایا: آج قادیان کے شعائر اللہ کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ نے قادیان میں رہنے والوں پر ڈالی ہے۔ قادیان کی بستی وہ بستی ہے جس میں دینی فائدہ اٹھانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کا اعلان فرمایا تھا اور یہ جلسہ آپؑ کے وصال کے بعد بھی جاری رہنا تھا اور جب جاری رہنا ہے تو تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کا حصول بھی جاری رہنا ہے۔ جب ایک احمدی قادیان جاتا ہے تو شعائر اللہ کو دیکھ کر اس کی ایک جذباتی کیفیت ہو جاتی ہے۔ ان مقامات پر دعاؤں میں ایک رقّت درد اور سوز پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ وہ مقامات ہیں جہاں زمانے کے امام کی آخری قیام گاہ ہے، آپؑ کا مدفن ہے وہاں دعا کر کے تسکین کی ایک عجیب کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور ایک پاک تبدیلی کا احساس ہوتا ہے لیکن اگر وہاں کے رہنے والوں کے نمونے اس حق کی ادائیگی کی طرف متوجہ نہ ہوں تو وہ اپنے لئے بھی اور باہر سے آنے والوں کے لئے بھی مایوسی پیدا کرتے ہیں۔ پس یہ قادیان کے باسیوں کی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ جلسہ میں آنے سے معرفت میں ترقی ہوگی اس لحاظ سے بالخصوص واقفین زندگی کی معرفت میں ترقی ہونی چاہئے تاکہ وہ دوسروں کی معرفت میں ترقی کا ذریعہ بنیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ درحقیقت کوئی شخص خدا کو شناخت نہیں کر سکتا جب تک وہ اس مقام تک نہ پہنچ جائے کہ سمجھ لے کہ بے شمار ایسے کام ہیں جو انسان کی عقل سے بالاتر اور بلند تر ہیں۔ پس یہ معرفت بنیادی چیز ہے۔ اور اس سے بڑھ کر معرفت وہ ہے جو اللہ اپنے بندے کے ساتھ اپنے خاص سلوک کے طور پر فرماتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کو بعض اصولی باتیں بتائی ہیں ان میں سے ایک ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی تو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا۔ یہ آیت ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کی نصیحت کرتی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپؐ کے نمونوں پر چلنے کی ہر حالت میں کوشش کی ہے چاہے وہ سختی اور تنگی کے حالات ہوں یا کشائش کے حالات۔ آپؐ کے نمونے گھریلو زندگی کے بارہ میں بھی ہیں اور معاشرتی زندگی کے بارہ میں بھی اور کوئی حصہ زندگی نہیں جس میں آپؐ کے نیک نمونے نہیں ملتے۔ پس اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونوں کے پیچھے چلنے کی کوشش کرو۔ اس کے لئے ہمیں ایک جہاد کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

والّذین جاھدوا فینا لنھدینّھم سبلنا۔ یعنی جو لوگ ہماری راہوں کی تلاش کی کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔

فرمایا: جب یہ حالت پیدا ہوتی ہے اور ایک انسان ایک جہاد کے رنگ میں خدا تعالیٰ کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو حقیقی بصیرت عطا فرماتا ہے اور اس کی معرفت بڑھتی ہے اور یہی معرفت ہے جو پھر انسان کی بقاء کا ذریعہ بنتی ہے۔ پس خدا کی معرفت کا حصول ایک جہاد ہے۔ جس کے لئے ایک مسلسل کوشش کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو یہ نکتہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کا ایک مقصد یہ بتایا کہ بھائیوں کا تعارف بڑھے گا۔ یادرکھو حقیقی مومن اگرچہ کہ ان کا رشتہ خونی رشتہ نہ بھی ہو ان کی اخوّت کا معیار انصار مدینہ کے معیار کا سا ہوتا ہے۔ ساتھ ہی فرمایا کہ اس جلسہ کے نتیجہ میں تعلقات اخوت استحکام پذیر ہونگے اور یہ اخوت کے تعلقات تب استوار ہوتے ہیں جب ایک دوسرے کے لئے اعضاء کی طرح ہو جائیں۔ جب ایک بھائی اپنے دوسرے بھائی کی تکلیف کو اپنی تکلیف کی طرح محسوس کرے تب یہ بات صرف جلسہ تک محدود نہیں رہے گی بلکہ جلسہ کے بعد بھی دنیا کے احمدیوں کے دلوں میں ہمیشہ کے لئے پیدا ہو جائے گی۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنے دلوں کو ٹٹولنا چاہئے کہ ہم کس حد تک اس جلسہ کے پروگراموں سے فیض اٹھانے والے ہیں۔ یہ جلسہ چونکہ MTA کے ذریعہ دیکھا اور سنا جا رہا ہے اس لئے جہاں جہاں احمدی میری یہ باتیں سن رہے ہیں وہ بھی اپنے نفسوں کو ٹٹولنے والے ہونے چاہئیں۔

فرمایا: یہ ایک ثابت شدہ امر ہے کہ اس وقت یوروپ و امریکہ اور افریقہ کے ممالک میں یہاں تک کہ عرب دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ نے دلوں کو پھیرنے کے لئے ہوا چلائی ہوئی ہے وہ خدا تو سچے وعدوں والا خدا ہے۔ آج جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے اس کے وعدوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ہمارا ایمان بڑھتا ہے اور مخالفین احمدیت کے ایمانوں میں ایک کھلبلی پیدا ہوتی ہے۔ دشمن مخالفت کے ذریعہ جماعت کو مٹانے کی ناکام کوشش کرتا ہے لیکن اتنی ہی زیادہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ترقیات وفتوحات عطا فرماتا ہے۔ پس ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے اور اپنے عہد بیعت کو پورا کرنے کی فکر کرنی چاہئے اور سب سے زیادہ ذمہ داری واقفین کی ہے جو مرکز میں بیٹھے ہیں اور جن میں قادیان اور ربوہ کے رہنے والے شامل ہیں۔ قادیان کے رہنے والے اپنے بزرگوں کے نمونے دیکھیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے راستوں پر چلنے کی کوشش کریں تب ہی ہم نئے آنے والوں کی تربیت کر سکیں گے۔ اگر ہم اپنی اصلاح نہیں کر سکیں گے تو کس طرح دوسروں کی معرفت کا ذریعہ بنیں گے۔ فرمایا کہ ایک وقت تھا کہ ہندوستان میں مخالفت کا سامنا نہیں تھا لیکن آج نئے شامل ہونے والوں کو بالخصوص غریب احمدیوں کو تکلیفیں دی جارہی ہیں وہ شہادت کے مقام حاصل کر رہے ہیں۔ یہ چیزیں ہمیں بتا رہی ہیں کہ یہ خدا کی تقدیر ہے اور یہ وہ تقدیر ہے جو کبھی ٹلنے والی نہیں۔ جتنی بھی مخالفتیں ہوں جتنی بھی جائیدادیں چھینی جائیں جتنی بھی شہادتیں ہوں بالآخر فتح ہمارا مقدر ہے۔ لیکن ہمیں اس وقت کے لئے تیار رہنا چاہئے جب لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں فوج درفوج لوگ شامل ہونگے۔ ہمیں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کے فریضہ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ میں مخالفین احمدیت سے بھی کہتا ہوں کہ وہ مخالفت سے باز آجائیں۔ ہم اس خدا کی گود میں ہیں جو سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور ہے۔ وہ ہمارا مولا اور ہمارا نصیر ہے اگر یہ لوگ اپنے مظالم سے باز نہ آئے تو اپنے انجام کو دیکھیں گے اور خدا تعالیٰ ہماری اقلیت کو اکثریت میں تبدیل کر دیگا۔ خدا تعالیٰ نے ہم پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ ہم اسلام اور احمدیت کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلائیں اور جب کہ تائیدات الٰہیہ کی ہوائیں چل رہی ہیں تو ایک خاص توجہ سے یہ کام کرنا چاہئے۔

فرمایا: آج حُسنِ اتفاق سے ۲۷ رمئی کا دن ہے آج ہی کے دن دنیا کے سب احمدیوں نے میرے ساتھ ایک عہد دہرایا تھا عہد کو ہمیشہ یادرکھیں۔ اس عہد میں یہ بات تھی کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک دنیا میں پہنچاتے چلے جائیں گے اور خلافت کی حفاظت کریں گے۔ پس آج ہر ایک اس عہد کی ہمیشہ پاسداری کرنے کا عہد کرے۔ اللہ کرے کہ یہ جلسہ بے انتہا برکات کا حامل ہو اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دعاؤں کا وارث بنائے جو آپ نے شاملین جلسہ کے لئے کی ہیں۔ آخر پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس جلسہ میں ۱۱ ممالک کے چھ ہزار افراد نے شمولیت کی ہے۔ حضور کے خطاب کے بعد قادیان اور لندن سے قصائد اور نعتیہ منظوم کلام پیش کئے گئے۔ اس کے بعد شجر کاری پروگرام کے تحت حضور انور نے اپنے دست مبارک سے مسجد فضل لندن کے احاطہ میں پودے لگائے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ مضمون از صفحہ نمبر 19

گیارہویں بات یہ ہے کہ بچپن کا زمانہ کم عقلی کا زمانہ ہے اور اسی طرح جو کم عقل ہیں اگر وہ ان احکامات پر عمل نہیں کرتے تو وہ قابل مواخذہ نہیں۔

بارہویں بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جو باوجود عقل اور قویٰ اور صحت کی حالت میں ہونے کے اللہ کے احکامات پر عمل نہیں کرتا وہ قابل مواخذہ ٹھہرے گا۔

فرمایا: پس اللہ بے شک طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا لیکن اگر ایک انسان اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار نہیں لاتا تو یہ چیز اس کو جہنم میں لے جانے کا باعث بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لھا ماکسبت وعلیھا مااکتسبت۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس تعلق میں یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ وہی بدی سزا کے حکم میں ہے جس میں اکتساب کا رنگ ہو۔ یعنی انسان جان بوجھ کر جو بدیاں کمائے۔ پس اللہ کسی کو اس کی استعداد سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا بلکہ عفو اور درگزر سے کام لیتا ہے لیکن اگر کوئی بدی کرتا ہے اور اس پر اصرار سے کام لیتا ہے تو وہ اس کو سزا دیتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے آخر میں یہ دعا بھی سکھادی۔

رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَانَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَابِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔

(سورة البقرہ:۲۸۷)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہمارا مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے۔ اور اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر (ان کے گناہوں کے نتیجہ میں) تُو نے ڈالا۔ اور اے ہمارے ربّ! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو۔ اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم کر۔ تُو ہی ہمارا والی ہے۔ پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کے آخر میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس تزکیۂ نفس کے لئے یہ دعائیں انتہائی ضروری ہیں کیونکہ جب تزکیہ نفس ہوگا تو لایکلف اللہ کا ادراک بھی ہوگا۔ ایک حقیقی مومن کا کام ہے کہ عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرے اللہ تعالیٰ ہمیں تمام احکامات پر ہماری تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 18210:: میں فاطمہ مجید زوجہ ایم کے عبدالمجید قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن آئیرا پورم ڈاکخانہ ولین چڑنگرا ضلع ایرنا کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20/1/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 2000 روپئے وصول شد۔ کنگن سونے کا ایک عدد 8 گرام قیمت 8400 روپئے۔ کان کی بالی دو عدد 4 گرام قیمت 4200 روپئے۔ ہار ایک عدد 8 گرام قیمت 8400 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے ۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم کے عبدالمجید　　الامۃ فاطمہ مجید　　گواہ ایم اے طاہر

وصیت 18211:: میں نسیمہ عمر زوجہ کے ایم عمر قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن آئیرا پورم ڈاکخانہ ولین چڑنگرا ضلع ایرنا کلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20/1/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 8 گرام سونا وصول شد۔ ہار دو عدد 48 گرام قیمت 49920 روپئے۔ کنگن دو عدد 24 گرام قیمت 24960 روپئے۔ انگوٹھی ایک عدد 4 گرام قیمت 4160 روپئے۔ کان کی بالی دو عدد 4 گرام قیمت 4160 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے ۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے ایم عمر　　الامۃ نسیمہ عمر　　گواہ کے ایم نورالدین ین

وصیت 18212:: میں این حسن خان ولد نوح خان قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 69 سال تاریخ بیعت 5/4/1986 ساکن آئیرا پورم ڈاکخانہ ولین چڑنگر ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 18/1/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زمین 10 سینٹ سروے نمبر 1-100/5، 100/22 اور 98/14 جس کی موجودہ قیمت 600000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم کے عمر　　العبد این حسن خان　　گواہ ریحانت

وصیت 18213:: میں کے منصور احمد ولد کے ایا موقوم مسلم پیشہ تجارت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن پتہ پریم ڈاکخانہ پتہ پریم ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12/9/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اراضی 14.1/4 سینٹ جس میں ایک پختہ مکان بھی ہے (سروے نمبر BL-73/183) جس کی موجودہ قیمت 800000 روپئے ہے۔ یہ جائیداد میری اور اہلیہ کی ہے۔ یعنی نصف حصہ کا خاکسار مالک ہے۔ والدین حیات ہیں۔ ان سے ابھی کوئی جائیداد خاکسار کو نہیں ملی۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی عبدالناصر　　العبد کے منصور احمد　　گواہ سی کے انور سعادت

وصیت 18214:: میں سی کے شمس الدین ولد سی کے بیران قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 49 سال پیدائشی احمدی ساکن چینیکل ڈاکخانہ کاراکنو ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30/10/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ میری اور اہلیہ کی ایک مشترکہ قطعہ اراضی 9 سینٹ حال ہی میں مبلغ 180000 روپئے میں فروخت کی گئی ہے۔ جس کی قیمت وصول ہونا باقی ہے۔ اس رقم میں مبلغ 100000 روپئے مجھے ملیں گے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سی کے منصور احمد　　العبد سی کے شمس الدین　　گواہ پی عبدالناصر

وصیت 18215:: میں ٹی کے نصرت زوجہ سی کے شمس الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن چینیکل ڈاکخانہ کاراکنو ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 30/10/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ میری اور میرے خاوند کا ایک مشترکہ قطعہ اراضی 9 سینٹ حال ہی میں 180000 روپئے میں فروخت ہوا ہے۔ جس میں سے مبلغ 80000 روپئے مجھے ملیں گے۔ اس کے علاوہ زیورات ہے جس میں حق مہر شامل ہے۔ زیورات طلائی: ایک عدد ہار 32 گرام قیمت 30720 روپئے۔ کان کی بالی ایک سیٹ 2 گرام قیمت 1920 روپئے۔ کل قیمت 32640 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سی کے شمس الدین　　الامۃ ٹی کے نصرت　　گواہ پی عبدالناصر

وصیت 18216:: میں این ناصر ولد این عبداللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن چینیکل ڈاکخانہ کاراکنو ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/11/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ ان کی جائیداد موجود ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی عبدالناصر　　العبد این ناصر　　گواہ سی کے انور سعادت

وصیت 18217:: میں سی پی زینب زوجہ عثمان کویا مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن منجیری ڈاکخانہ کرووامبرم ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8/11/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ اراضی 10 سینٹ بمقام ملمبارا۔ نروکرا۔ تحصیل منجیری۔ جس کی موجودہ قیمت 400000 روپئے ہے۔ نقد رقم 200000 روپئے۔ اس کے علاوہ زیورات بھی ہیں۔ طلائی زیورات: طلائی ہار دو عدد وزن 33 گرام، کنگن ایک عدد 12 گرام، انگوٹھی 2 عدد ساڑھے چار گرام، طلائی بالیاں ایک سیٹ 4 گرام۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے ۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سی ایچ عبدالغفور　　الامۃ سی پی زینب　　گواہ پی پی حسن کویا

وصیت 18218:: میں عبدالفتاح حسن ولد پی پی حسن کویا قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن منجیری ڈاکخانہ کرووامبرم ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8/11/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی پی حسن کویا　　العبد عبدالفتاح حسن　　گواہ پی عبدالناصر

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز　　الیس اللہ بکاف عبدہ　　**کاشف جیولرز**

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ　　گولبازار ربوہ

فون 047-6213649　　047-6215747

بے شک اللہ تعالیٰ انسان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا
لیکن ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لائے

خدا تعالیٰ کی صفت ''الواسع'' کے حوالہ سے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا کی بصیرت افروز تفسیر

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۹ رمئی ۲۰۰۹ بمقام مسجد بیت الفتوح لندن - یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔

(سورۃ البقرہ:۲۸۷) کی تلاوت فرمائی۔

ترجمہ: اللہ کسی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ اس کے لئے ہے جو اس نے کمایا اور اس کا وبال بھی اسی پر ہے جو اس نے (بدی کا) اکتساب کیا۔ اے ہمارے ربّ! ہمارا مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے۔ اور اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر (ان کے گناہوں کے نتیجہ میں) تُو نے ڈالا۔ اور اے ہمارے ربّ! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو۔ اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم کر۔ تُو ہی ہمارا والی ہے۔ پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔

پھر فرمایا اس آیت کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لا یکلّف اللہ نفسًا الا وُسعھا کہ اللہ تعالیٰ کسی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر اس پر بوجھ نہیں ڈالتا۔ فرمایا جب وسعت کا لفظ انسان کے لئے بولا جائے تو وہ اس کی محدود صلاحتیوں اور استعدادوں کو سامنے رکھ کر بولا جاتا ہے۔ لیکن یہی لفظ جب اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس کی صلاحیتوں اور استعدادوں کی کوئی قید نہیں وہ تمام قدرتوں کا مالک ہے اس کی طاقتوں اور علم کی اتنی وسعت ہے کہ اسکا کوئی کنارہ نہیں۔ بہر حال اس آیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلامؑ کے حوالوں کی روشنی میں بتاؤں گا کہ اللہ تعالیٰ نے اگر انسان کو اس کی طاقت کے مطابق مکلّف بنایا ہے تو اس کا کیا مطلب ہے۔ انسان کی ذمہ داری ہے کہ اللہ کے احکامات پر عمل کرے اور ایک مومن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی تعلیم دے کر یہ بتایا ہے کہ اس کا دائرہ استعداد کہاں تک وسیع ہو سکتا ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو اپنے اعمال کے مطابق جزاء اور سزا کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ اس سے عیسائیوں کے باطل عقیدہ کفارہ کا بھی ردّ ہو جاتا ہے جس میں ایک معصوم نبی کو نعوذ باللہ لعنتی موت مار کر گناہ گاروں کے گناہ معاف کرنے کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ قرآن مجید نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ انسان استغفار کر کے نیکیوں کی طرف بڑھ کر اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر کے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کو حاصل کر سکتا ہے۔ قرآن مجید نے جو ہمیں تعلیم دی ہے اُس میں کفارہ کی کہیں ضرورت نہیں ہے۔ ہر ایک کا مواخذہ اس کے اعمال کے مطابق آخرت میں ہوگا۔

فرمایا: یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی وسعت علمی سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کو یہ دعا سکھلائی ہے کہ وقل رب زدنی علما (سورۃ طٰہٰ:۱۱۵) یعنی اے میرے اللہ! میرے علم کو بڑھاتا چلا جا۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا علم دیا کہ جو قیامت تک کے تمام علوم پر حاوی ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر علم و عرفان کے خزانے نازل فرمائے۔ تو پھر آپؐ کے ماننے والوں کے لئے اس دعا کی کس قدر ضرورت ہوگی۔ آپؐ نے تو فرمایا ہے کہ علم حاصل کرو چاہے تم کو چین تک جانا پڑے۔ بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ کسی کو تکلیف میں نہیں ڈالتا جب تک کہ وہ اس میں صلاحیت و استعداد نہ ڈال دے اور ساتھ ہی فرمایا کہ اس کے لئے حقیقی مومن کو علم بڑھانا چاہئے اور اس کو اس واسطے دعا کرنی چاہئے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اللہ تو اپنی وسعت علمی کی وجہ سے تمام حالات جانتا ہے اور جب وہ کسی کو مکلّف کرتا ہے تو ان سب باتوں کو مدّنظر رکھ کر کرتا ہے جو کسی بھی انسان کے بارہ میں اُس کے علم میں ہیں اور اگر کوئی شخص اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار نہیں لاتا تو پھر وہ جواب دہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

طالب حق کو ایک مقام پر پہنچ کر ٹھہرنا نہیں چاہئے جیسے بند پانی میں ایک عفونت پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح ایک مقام پر ٹھہر جانے سے ترقی رک جاتی ہے۔ مومن کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اپنی صلاحیتوں اور استعدادوں کو بڑھائے اور اس کے لئے دعا کرتا رہے اور ضروری ہے کہ علم کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا ادراک حاصل ہو اور اس ادراک کی وجہ سے انسان اللہ کی طرف جھکتا ہے جیسا کہ فرمایا: ان یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ پس یہاں علماء سے مراد سطحی علماء نہیں بلکہ وہ لوگ ہیں جو اپنے علم میں اضافہ ہوتے دیکھتے ہیں تو خدا تعالیٰ کا ادراک انہیں حاصل ہوتا ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

جس طرف دیکھیں وہی راہ ہے تیرے دیدار کا

دوسری بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لا یُکلف فرما کر یہ بات سمجھائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان پر وہی ذمہ داری ڈالی ہے جو اس کے حدّ استعداد میں داخل ہے۔ اس آیت سے پہلی آیت میں فرمایا کہ مومن اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں فرشتوں پر ایمان رکھتے ہیں، یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد رکھنی چاہئے کہ ایک اجنبی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے آپؐ سے دریافت فرمایا کہ ایمان کیا ہے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ یوم آخرت کو مانے اور خیر اور شر کی تقدیر پر یقین رکھے۔ اب یہ ایسی باتیں ہیں کہ جن کے ماننے میں کوئی تکلیف مالا یطاق نہیں (طاقت سے باہر نہیں) اسی مجلس میں اس فرشتے نے ارکان اسلام کا ذکر کیا کہ اے محمدؐ مجھے اسلام کے متعلق کچھ بتائیے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے، رمضان کے روزے رکھنے اور حج بیت اللہ کرنے کا ذکر فرمایا۔ تو یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جو انسان کی طاقت کے اندر ہیں۔ تب ہی اللہ تعالیٰ نے ان کے کرنے کا حکم دیا ہے۔

انسانی وسعت کے متعلق جو تیسری بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ تمہارے لئے اسوۂ حسنہ ہے فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ یعنی یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں اسوۂ حسنہ ہے۔ اگر ہمارے اندر یہ قوتیں ودیعت نہیں کی گئی تھیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال کو ظلی طور پر اخذ کر لیں تو ہمیں یہ تعلیم نہ دی جاتی۔

چوتھی بات یہ ہے کہ گو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانیت کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور جو تعلیم آپؐ لائے ہیں اس پر عمل کرنا ہر ایک کے لئے ضروری ہے لیکن اگر کسی پر اتمام حجّت نہیں ہوئی تو چونکہ اللہ تعالیٰ کسی کی طاقت سے بڑھ کر مکلّف نہیں کرتا وہ قابل مواخذہ نہیں۔

پانچویں بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ خلاف عقل باتوں کے ماننے پر مجبور نہیں کرتا۔ قرآن شریف میں بیشمار جگہ حکیم کا لفظ آیا ہے۔ حکمت کا مطلب ہی یہ ہے کہ عدل و انصاف کو جاری کرنا اور عقل کے تقاضوں کے مطابق تعلیم دینا۔ مثلاً اگر شراب اور جوئے سے منع کیا ہے تو اس کی حرمت کی حکمت بھی بیان فرمائی ہے۔

چھٹی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی کے قویٰ کی برداشت سے بڑھ کر کوئی تعلیم نہیں دیتا مثلاً اگر بعض چیزوں کا کھانا حرام قرار دیا ہے تو مجبوری کی حالت میں جبکہ جان کا خطرہ ہو اسے جائز بھی قرار دیا ہے۔

ساتویں بات یہ ہے کہ اللہ کے احکامات انسان کی طاقت کے اندر ہیں۔

آٹھویں بات یہ کہ جن احکامات کی بجا آوری کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہ انسانی عقل اور حالات کے لحاظ سے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک دیہاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ مجھ پر کیا فرض ہے تو آپؐ نے نماز روزہ زکوٰۃ اور حج کا ذکر کر کے ساتھ ہی نوافل کا ذکر بھی فرمایا اور فرمایا کہ چاہو تو ان نوافل کو بھی ادا کرو۔ اس پر وہ دیہاتی بولا کہ میں آپ کے بیان کردہ فرائض سے نہ کچھ زیادہ کرونگا اور نہ کچھ کم۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے سچ بولا ہے تو کامیاب ہو گیا۔

نویں بات یہ ہے کہ قرآن مجید کے تمام احکامات قابل عمل ہیں کوئی بھی ایسا حکم نہیں جو انسان پر بوجھ ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن مجید کی عکسی تصویر تھے۔

دسویں بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سچی خوابیں ہر انسان کو اس لئے دکھاتا ہے تاکہ اسے انبیاء کی صداقتوں کا ادراک ہو سکے۔

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 58 | Thursday | 4-11 th June 2009 | Issue No. 23-24

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام بیت الفتوح (لندن) میں امن کانفرنس کا انعقاد

مختلف سیاسی وسماجی اہم شخصیات کے علاوہ مختلف مذاہب وطبقات فکر سے تعلق رکھنے والے افراد کی کانفرنس میں شمولیت

Chivonne McDonogh ممبر آف پارلیمنٹ، Justine Greening، کمیونٹی اور لوکل گورنمنٹ کی شیڈو وزیر، Chris Grayling ممبر پارلیمنٹ اور شیڈو وزیر داخلہ ، Baroness Emma Nicholson کی تقاریر اور جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور نہ صرف معاشرہ میں بلکہ تمام دنیا میں امن کے قیام اور بنی نوع انسان کی بہبودی کے لئے کی جانے والی خدمات پر خراج تحسین

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

(رپورٹ: حامدہ سنوری فاروقی ۔لندن)

(قسط نمبر ۱)

مورخہ 21/مارچ 2009ء بروز ہفتہ مسجد بیت الفتوح کے طاہر ہال میں ایک Peace Conference کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف سیاسی وسماجی شخصیات نے شمولیت کی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعد میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب سے نوازا۔ اس کانفرنس کی مختصر رپورٹ ہدیۂ قارئین ہے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ سورۃ الحجرات کی آیات 11 تا 14 تلاوت کی گئیں۔

پہلی تقریر مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت برطانیہ کی تھی۔ انہوں نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ آج کی تقریب کا مقصد آج کی پریشان حال دنیا میں امن کی تدابیر پر غور کرنا ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا قیام 1889ء میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے قادیان میں فرمایا تھا، جو کہ ہندوستان کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ آپ نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر یہ فرمایا کہ آپ ہی وہ مسیح موعود اور مصلح ہیں جن کا آنا تمام مذاہب میں بطور پیشگوئی موجود تھا۔ آپ نے اپنے آنے کی غرض یہ بیان فرمائی کہ دنیا کو امن اور برادرانہ یکجہتی کے ساتھ تحفظ اور اسلام کی عالمگیر تعلیمات سے رُوشناس کروایا جائے۔ اس جماعت کے ماننے والے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ دنیا کے دلوں کو اپنے احسن نمونہ اور تبادلۂ خیال کے ساتھ مضبوط دلائل دے کر اور اسلام کی حسین تعلیمات سے قائل کر کے ہی جیتا جا سکتا ہے۔ جماعت کے افراد اپنے آپ کو خدمت مخلوق خدا میں اکثر مصروف رکھتے ہیں۔ اس وقت دنیا میں 55 ہسپتال ،15 کالج ،350 اسکول اور بے شمار ڈسپنسریاں اور کلینک دکھی انسانیت کی خدمت میں مصروف ہیں۔ بے شمار اساتذہ، ڈاکٹرز اور نرسیں اور رضا کار بغیر رنگ ونسل کی تمیز کے انسانیت کی خدمت میں مصروف ہیں۔ ہیومینٹی فرسٹ جماعت کا ایک فلاحی ادارہ ہے جو دنیا میں جہاں بھی مصائب ہوں خدمات انجام دیتا ہے۔ بوسنیا، انڈونیشیا، پاکستان، سری لنکا غرض جہاں بھی ضرورت پڑی یہ امداد کے لئے پہنچ گئے ہیں۔

حضرت امیر المومنین کی ہدایات کی روشنی میں جماعت کے رضا کار غریب ممالک میں بجلی، پانی اور صاف رہن سہن مہیا کرنے کے منصوبوں پر دور دراز کے علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا ٹیلی ویژن سٹیشن چوبیس گھنٹے کے پروگرام نشر کرتا ہے جن کو ساری دنیا میں دیکھا اور سنا جاتا ہے۔ اس ذریعہ سے نہ صرف زبانیں سکھائی جاتی ہیں بلکہ اعلیٰ اخلاقی، تربیتی اور مذہبی پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔ نہایت چھوٹی ابتداء سے اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی شاخیں دنیا کے 190 ممالک میں قائم ہو چکی ہیں۔ جماعت کا نصب العین جس کے تحت تمام احمدی زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں وہ ہے ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘۔

Chivonne McDonogh کی تقریر

مکرم امیر صاحب یوکے کی اس مختصر تقریر کے بعد Chivonne McDonogh ممبر آف پارلیمنٹ نے تقریر کی۔ یہ مورڈن کے علاقہ کی نمائندہ ہیں جہاں مسجد بیت الفتوح واقع ہے۔ انہوں نے اپنا سیاسی کیریئر مرٹن کے علاقہ Colliers Wood سے بطور کاؤنسلر شروع کیا تھا۔ انہوں نے پارلیمنٹ میں بہت سی کمیٹیوں میں خدمات انجام دی ہیں۔

Chivonne McDonogh نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مَیں یہ سمجھتی ہوں کہ اسلام صرف ایک مذہب ہی نہیں بلکہ ایک طریق زندگی ہے۔ اسلام کے ذریعہ اس کے ماننے والے اپنے خالق کی پہچان کرنے کے علاوہ ایک مکمل ضابطہ حیات پا لیتے ہیں۔ جب آپ اسلامی تعلیمات اور اقدار کو دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ مذہب نہ صرف مساوی حقوق، بے نفس اور بے لوث قربانی اور خدمت، معاشرہ میں انصاف اور ہر فرد کو احساس ذمہ داری کی تعلیم دیتا ہے جو کہ بہت ہی قابل تعریف قدریں ہیں بلکہ اس کے ساتھ ہی ان اقدار پر عمل پیرا ہونا ضروری اور قابل جزا قرار دیتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ مَیں اس بات پر یقین رکھتی ہوں کہ یہ کافی نہیں ہے کہ ان اعلیٰ اقدار کو لفظوں میں بیان کیا جائے مگر پھر اُس پر عمل کر کے نہ دکھایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ سچ اور انصاف اسلامی تعلیم کی دو بنیادی اینٹیں ہیں اور یہ دونوں اقدار برطانوی قانون کی بھی بنیاد سمجھی جاتی ہیں۔ ایک قوم کی حیثیت سے ہم مسلسل کوشاں رہے ہیں کہ مساوی حقوق اور معاشرہ میں انصاف ہر شخص کو حاصل ہوں خواہ ان کا تعلق کسی بھی رنگ ونسل سے ہو۔ اس کا ثبوت ان قوانین سے ملتا ہے جو مختلف ترمیمات کے تحت ملک کے قوانین میں ہمیں نظر آ رہا ہے۔ مثلاً مرد، عورت کے مساوی حقوق کا قانون، نسلی تعصب (Race Relation) سے دور رہنے کے قانون، مساوی روزگار کے مواقع مہیا ہونے کا قانون۔ مگر انہوں نے کہا کہ بعض دفعہ ہم خود ان اعلیٰ معیاروں کو قائم کرنے میں ناکام رہتے ہیں جن کی ہمیں تمنا ہے۔ مگر یہ کوئی بہانہ نہیں ہونا چاہئے۔ مساوی حقوق اور انصاف آپ کے مذہب کی تعلیم بھی ہے اور برطانیہ کے قوانین کا حصہ بھی۔ عملی اظہار گو اس کا یہ ہونا چاہئے کہ روزگار کے مساوی مواقع سب کو حاصل ہوں۔ اور جی ہاں! اس میں سیاسی مواقع بھی شامل ہیں تا کہ انگریز مسلمانوں کی ذہنی اور فنی استعدادیں نشو ونما پا سکیں۔ یہ برطانوی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے مسلمان شہریوں کو تمام مساوی حقوق مہیا کرے اور باعزت مقام عطا کرے۔ مگر جب ہم حقوق کی بات کرتے ہیں تو ہمیں ان ذمہ داریوں کی بات بھی کرنی ہوگی جو ایک دوسرے کے معاملات میں اور معاشرہ کے حق میں ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ اس سے مراد ہے کہ تمام افراد سوسائٹی کے متحرک ممبر ہوں اور ذمہ داریاں اٹھانے والے ہوں۔ **جیسا کہ ہم حکومت سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ ملک میں امن وامان اور شہریوں کے لئے انصاف قائم کرے گی اسی طرح ہم پر بھی ذمہ داری ہے کہ ہم معاشرہ میں امن وامان قائم رکھنے والے ہوں۔ میرے خیال میں یہاں موجود سب لوگ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ آپ کی جماعت نے اس سلسلہ میں بہترین مثالی نمونہ قائم کر کے دکھایا ہے۔ آپ نے وقت اور روپیہ کی قربانی کر کے لوکل سوسائٹی میں ایک بہت اچھا مقام پیدا کیا ہے۔**

انہوں نے کہا کہ **میرے لئے یہ اعزاز کا باعث ہے کہ مَیں گواہ بن گئی ہوں اس وفاشعاری کی جس کا مظاہرہ آپ کی اعلیٰ اقدار سے ہوتا ہے اور منصفانہ عمل کے لئے اپنے مذہبی معاملات میں بھی اور یہاں برطانوی سوسائٹی میں اپنے اردگرد کے ماحول میں بھی۔**

Justine Greening کی تقریر

اس تقریر کے بعد محترمہ **Justine Greening** نے تقریر کی۔ جسٹن صاحبہ پٹنی کے علاقہ سے مئی 2005ء میں پارلیمنٹ کی ممبر منتخب ہوئیں۔ اپنے انتخاب کے فوراً بعد انہیں کنزرویٹو پارٹی کی نائب قائد مقرر کیا گیا جن کی خاص ذمہ داری نوجوانوں کے مسائل تھے۔ اس کے بعد وہ ملازمت اور پنشن کمیٹی کی ممبر رہیں اور حزب اختلاف کی طرف سے Shadow وزیر برائے خزانہ رہیں۔ اس وقت وہ کمیونٹی اور لوکل گورنمنٹ کے محکمہ کی شیڈو وزیر ہیں۔ اس وقت وہ پارلیمنٹ کی سب سے کم عمر خاتون ممبر بھی ہیں۔ جسٹین صاحبہ جماعت احمدیہ کے ساتھ اچھے تعلقات رکھتی ہیں اور اکتوبر 2008ء میں انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ہاؤس آف پارلیمنٹ میں ایک تقریب منعقد کی تھی۔

Justine Greening نے اپنی تقریر میں خوشی کا اظہار کیا کہ وہ آج کے اس اجلاس میں شریک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم میں سے کئی افراد ہر سال امن کے قیام کے اس جلسہ میں شریک ہوتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ مسجد میں آ کر اکٹھے ہو کر تبادلۂ خیال کا موقع ہمارے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سوسائٹی میں خواہ کتنے بھی گروہ ہوں سوسائٹی بہرحال ایک اکائی کی حیثیت رکھتی ہے۔ دنیا کی بے چینیوں پر جب نظر ڈالیں تو ہمیں احساس ہوتا ہے کہ امن کے قیام کے لئے یہ چیزیں نہایت ضروری ہیں۔ افہام وتفہیم، رواداری اور لحاظ ملاحظہ۔ ان چیزوں پر زور دینا جو ہم سب میں مشترک اقدار ہیں جبکہ آج کی دنیا میں اکثر یہ نظر آتا ہے کہ لوگ ان نظریات پر زیادہ زور دیتے ہیں جن میں اختلاف ہو۔ انہوں نے کہا کہ وہ عوامل جو ہمیں متحد کرنے والے ہوں وہ معاشرہ کی بنیادی اینٹیں ہیں اور سوسائٹی میں یکجہتی کا موجب ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں جماعت احمدیہ کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ میرے حلقۂ انتخاب میں جماعت موجود ہے۔ صرف اس لئے نہیں کہ جو خدمات یہ ہمارے علاقہ میں معاشرہ کی کر رہے ہیں بلکہ جو خدمات یہ ساری دنیا میں کر رہے ہیں۔ یہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز تھا کہ جماعت کی پارلیمنٹ میں دعوت دینے کی سعادت مجھے ملی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ ہمیں میزبانی کا شرف حاصل ہوا کیونکہ

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں